Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : *Aziz Burney*

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-12 ● 72 :شمارہ ● 12:جلد ● KOLKATA ● Sunday, 16th March 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۱۵ ؍رمضان ۱۴۴۶ھ ● اتوار، ۱۶؍ مارچ ۲۰۲۵ء ● کلکتہ

Titas® FOOTWEAR

بہار، اتر پردیش، پنجاب، جھارکھنڈ میں ہولی کے نام پر فساد

بہار: مونگیر میں ہولی کا جھگڑا سلجھانے گئے اے ایس آئی کا قتل، حملہ آور فیملی سمیت فرار

پٹنہ، 15؍مارچ: بہار کے ضلع مونگیر میں ہولی کے روز دو فریقین کے درمیان جھگڑا ہوگیا تھا جس نے مشکل حالات پیدا کردیے تھے۔ دونوں فریقین کے (باقی صفحہ 4 پر)

پنجاب: لدھیانہ میں دو برادریوں میں جھڑپ، نماز کے دوران پتھراؤ کا الزام

15؍مارچ: پنجاب کے لدھیانہ میں جمعہ کے روز ہولی کے موقع پر (باقی صفحہ 4 پر)

جھارکھنڈ: گریڈیہہ میں ہولی جلوس کے دوران جھڑپ، دکانوں اور گاڑیوں کو آگ لگائی گئی، کئی زخمی

گریڈیہہ: 15؍مارچ: جھارکھنڈ کے گریڈیہہ ضلع میں ہولی جلوس کے دوران فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوگئی، جس کے نتیجے میں دو فریقوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع رپورٹ کے مطابق، پتھراؤ کے تبادلے میں کئی افراد زخمی ہو گئے، جبکہ مشتعل ہجوم نے متعدد دکانوں اور گاڑیوں کو نذر آتش کردیا۔

پولیس کے مطابق، یہ واقعہ گریڈیہہ کے گھوڑتھمبا علاقے میں پیش آیا، جہاں ہولی کے جلوس کے گزرنے پر کسی بات پر کہاسنی ہوئی، جس کے بعد حالات کشیدہ ہوگئے۔ موقع پر موجود لوگوں کا کہنا ہے کہ بحث و تکرار کے بعد معاملہ سنگین ہوگیا اور دونوں طرف سے پتھراؤ شروع ہوگیا۔ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) ڈاکٹر (باقی صفحہ 4 پر)

مغربی بنگال: بیربھوم میں انٹرنیٹ خدمات 17 مارچ تک معطل، علاقے میں سخت حفاظتی انتظامات

کولکاتا، 15؍مارچ: مغربی بنگال کے بیربھوم ضلع میں انٹرنیٹ اور وائس اور انٹرنیٹ ٹیلی فونی خدمات پر روک لگادی گئی ہے۔ سیتھیا قصبے کے قریب پانچ گرام پنچایت علاقوں میں یہ پابندی لگائی گئی ہے۔ افسروں کا کہنا ہے کہ یہ قدم افواہوں اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ 14 مارچ جمعہ کو ریاست کے وزیر داخلہ اور پہاڑی معاملوں کے سکریٹری نے حکم جاری کیا اور انٹرنیٹ سمیت وائس اوور انٹرنیٹ (باقی صفحہ 4 پر)

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ
الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم
(اوّل وقت)

برائے کولکاتا و مضافات

16 / مارچ 2025

فجر	4 بج کر 25 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 46 منٹ
ظہر	11 بج کر 46 منٹ
عصر	4 بج کر 05 منٹ
مغرب	5 بج کر 51 منٹ
عشاء	7 بج کر 00 منٹ

رَمَضَانُ المُبَارَک

برائے کولکاتا و مضافات

ختمِ سحری	4 بج کر 25 منٹ
وقتِ افطار	5 بج کر 51 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ،

ممتا کا ''جل بھرو جل دھرو'' اسکیم کارگر و کامیاب

لداخ کی ماہر ماحولیات نے وزیر اعلیٰ کی حکمت عملی کو سلام کیا

گڑگاؤں 15 مارچ: ''خود کو اتنا ماہر بناؤ کہ کامیابی دوڑ کر تمہارے پاس آجائے'' تھری ڈیڈیٹ کا یہ مکالمہ عامر خان کے منہ سے ادا ہوا تھا۔ عامر خان نے جس کا کردار ادا کیا تھا وہ لداخ کا سونم وانگ چکی تھے اور انہوں نے بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا دل کھول کر تعریفیں بھی کیں۔ وزیر اعلیٰ کا کامیاب اسکیم ''جل بھر جل بھرو'' کی وجہ سے حال ہی میں گڑگاؤں کے صحت عامہ کی ایک تقریب میں میکانیکل انجینئر نئی چیز دریافت کرنے والے ماہر ماحولیات سونم وانگ چک حاضر ہوئے تھے۔ اس تقریب میں انہوں نے ممتا بنرجی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بنگال ماحولیات آلودگی کو دور کرنے میں اچھی پہل کی ہے۔ یہ بھی کہا کہ ممتا حکومت نے پانی ذخیرہ کرنے میں بھی اپنی حکمت عملی اچھی دکھائی ہے۔ بنگال میں پانی ذخائر کا کام جس کامیابی سے ہو رہی ہے وانگ چونے اس معاملے میں ممتا حکومت کی دل کھال کر تعریف کی۔ دریہ کہ ریاستی حکومت میں تبدیلی کے بعد جل دھرو جل بھرو اسکیم کو مزید ممتا حکومت نے فروغ دیا ہے۔ پورے ملک کے ساتھ بنگال میں بھی پانی کا مسئلہ بڑھتا جا رہا تھا۔ شدید گرمی میں انسانوں کی حالت پانی کی عدم دستیابی سے مشکل میں تھی۔ 12-2011 کے مالیاتی سال میں ممتا بنرجی نے یہ اعلان کیا کہ بارش کے پانی کو محفوظ کیا جائے اور پانی کے ذخائر کو مٹی کے نیچے بھنڈار میں بہتر طریقے سے سنبھال کر رکھا جائے۔ جس سے گرمی کے دنوں میں پانی کی قلت نہ رہے کسی بھی ضلع میں، اس کے بعد ہی اس اسکیم کو تیزی سے عمل میں لایا گیا۔ کالنا، 2، بردوان 2، میماری، میں، جس کے بعد پانی کا یہ مسئلہ بہت حد تک حل بھی ہوا۔ وانگ چونے ممتا حکومت کو اس کامیابی پر ادب سے سلام بھی کیا۔

ووٹنگ میں گڑبڑ کا خدشہ، ترنمول کا الیکشن

کمیشن پر حملہ، آدھار-ووٹر آئی ڈی لنک پر بڑا سوال

کولکاتا: 15 مارچ (اشفاق احمد ثمر) مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت میں ترنمول کانگریس نے الیکشن کمیشن (EC) پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ انتخابی فہرستوں میں بڑے پیمانے پر گڑبڑ کی جا رہی ہے۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ بی جے پی "فرضی ووٹروں" کے ذریعے انتخابات میں دھاندلی کا منصوبہ بنا رہی ہے، اور ووٹر آئی ڈی کو آدھار سے جوڑنے کا عمل اسی سازش کا حصہ ہو سکتا ہے۔

ترنمول کی "اخلاقی فتح" یا الیکشن کمیشن کی ساکھ بچانے کی کوشش؟

ترنمول کانگریس نے ہفتے کی شام ہونے والی اپنی ورچوئل میٹنگ سے قبل ایک بڑا دعویٰ کیا۔ پارٹی کے مطابق، الیکشن کمیشن کا آدھار اتھارٹی (UIDAI) اور مرکزی داخلہ سیکریٹری کے ساتھ میٹنگ کرنا دراصل ممتا بنرجی کی مہم کی جیت ہے۔

ترنمول کی راجیہ سبھا میں ڈپٹی لیڈر ساگریکا گھوش نے الیکشن کمیشن کے اس اقدام کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور X (سابقہ ٹویٹر) پر پوسٹ کیا:

"پہلے تین بیانات، اور اب یہ میٹنگ۔ یہ محض اپنی ساکھ بچانے کی ایک کوشش ہے۔ ہم انتخابات تک عقابی نظر رکھیں گے۔"

"کلون شدہ آدھار کارڈ" اور ووٹر لسٹ میں دھاندلی کا الزام

ترنمول کانگریس کا الزام ہے کہ بی جے پی ووٹر لسٹ میں فرضی نام شامل کروا رہی ہے، اور اس کے لیے "کلون شدہ آدھار کارڈز" استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اسی ہفتے ترنمول کے ایک وفد نے الیکشن کمیشن کے اعلیٰ حکام سے ملاقات میں اس مسئلے کو اٹھایا۔

جب ترنمول کے ایک سینئر رہنما سے پوچھا گیا کہ کیا پارٹی مودی حکومت کے آدھار کو ووٹر آئی ڈی سے جوڑنے کے اقدام کی حمایت کرتی ہے تو انہوں نے واضح جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے کہا:

"ہمارا مسئلہ کچھ اور ہے،" یعنی پارٹی کا اصل خدشہ آدھار لنکنگ سے زیادہ ووٹر لسٹ میں ممکنہ دھاندلی ہے۔

ممتا بنرجی کی قیادت میں عوامی تحریک

ممتا بنرجی خود اس معرکے کی قیادت کر رہی ہیں اور عوامی سطح پر اس مسئلے کو اٹھا رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی الیکشن کمیشن کی سرپرستی میں ووٹر لسٹ میں چھیڑ چھاڑ کر رہی ہے، جس کا مقصد مخصوص حلقوں میں ووٹنگ نتائج پر اثر ڈالنا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ یہی حکمت عملی مہاراشٹر میں اپنائی گئی، جہاں لوک سبھا میں کانگریس کی زبردست جیت کے باوجود اسمبلی انتخابات میں اسے شدید شکست ہوئی۔ دہلی میں بھی، جہاں عام آدمی پارٹی (AAP) دس سال سے برسرِ اقتدار تھی، انتخابات میں اسے کراری ہار کا سامنا کرنا پڑا۔

ممتا بنرجی نے پارٹی کارکنوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ نظر ثانی شدہ ووٹر لسٹ کے ساتھ گھر گھر جا کر ووٹروں کی تصدیق کریں۔ پارٹی کے بڑے رہنما، جیسے کہ کولکاتا کے میئر فرہاد حکیم اور شمالی بنگال کے وزیر اُدین گُہا، خود اس مہم کی قیادت کر رہے ہیں۔

دہلی میں اپوزیشن کا دباؤ، پارلیمنٹ میں بحث کا امکان

ترنمول کانگریس نے نہ صرف مغربی بنگال بلکہ دہلی میں بھی اس مسئلے کو پارلیمنٹ میں اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ ممتا بنرجی نے نوین پٹنائک کی بیجو جنتا دل (BJD) سمیت دیگر اپوزیشن جماعتوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

اب حزبِ اختلاف کی تمام بڑی جماعتیں حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ پارلیمنٹ کے جاری بجٹ سیشن میں اس معاملے پر بحث کرائی جائے۔

ترنمول کے ایک رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ'' امکان ہے کہ اگلے ہفتے اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث ہو۔ ہم اس کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔''

کیا ممتا بنرجی الیکشن کمیشن کو ''ولن'' کے طور پر پیش کر رہی ہیں؟

ہریانہ اور مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے بعد، راہل گاندھی نے انتخابی فہرستوں میں چھیڑ چھاڑ کا الزام لگایا اور اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کو خطوط لکھے۔ لیکن بعد میں کانگریس نے اس معاملے پر زیادہ زور دینا چھوڑ دیا۔

اس کے برعکس، ممتا بنرجی مسلسل اس مسئلے کو اٹھا رہی ہیں اور عوام میں یہ بیانیہ مضبوط کر رہی ہیں کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ ایک کانگریسی رہنما نے تسلیم کیا کہ ''ہم نے بھی آواز اٹھائی تھی لیکن ممتا بنرجی کی طرح اس معاملے کو برقرار نہیں رکھ سکے۔ وہ الیکشن کمیشن کو براہ راست نشانہ بنا کر سخت موقف اختیار کر رہی ہیں۔''

کیا ممتا بنرجی کی حکمت عملی کامیاب ہوگی؟

آنے والے اسمبلی انتخابات سے قبل ممتا بنرجی کے لئے دو بڑے مسائل اہم ہیں:

1. انتخابی فہرستوں میں مبینہ چھیڑ چھاڑ
2. مرکز کی جانب سے مغربی بنگال کو ترقیاتی فنڈز نہ دینا

یہ دونوں ایشوز ممتا کے لئے نہ صرف پارٹی کو متحد رکھنے بلکہ ووٹروں کو ساتھ جوڑنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیا ممتا بنرجی کی یہ جارحانہ حکمت عملی ترنمول کانگریس کو ایک اور انتخابی جیت دلا پائے گی؟ یا پھر بی جے پی کی چالیں انہیں سخت مقابلہ دینے میں کامیاب ہوں گی؟ یہ سوال آنے والے انتخابات کے دوران واضح ہوگا۔

ہولی کے دوران کولکاتا میں بدنظمی: 160 سے زائد افراد گرفتار، 33 لیٹر سے زیادہ شراب ضبط

کولکاتا: 15 مارچ (اشفاق احمد ثمر) کولکاتا پولیس نے ہولی کے دوران شہر کے مختلف حصوں سے 160 سے زائد افراد کو "بدنظمی" کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق زبردستی رنگ پھینکنے کی کچھ شکایات موصول ہوئیں تاہم زیادہ تر گرفتاریاں نشے کی حالت میں جھگڑوں، ہولی کھیلتے وقت سڑکیں بلاک کرنے، کھلے عام شراب پینے اور شور و غل مچانے کے الزامات میں ہوئیں۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا "ہم نے جمعہ کی شام تک مختلف علاقوں سے 33 لیٹر سے زیادہ شراب ضبط کی ہے۔ اس کے علاوہ، شہر بھر میں 500 سے زائد پکٹس قائم کئے گئے جبکہ 28 بھاری ریڈ یو فلائنگ اسکواڈز دن بھر شہر کے مختلف علاقوں میں گشت کرتے رہے۔ اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لئے پولیس اہلکاروں کو موٹر سائیکلوں پر بھی تعینات کیا گیا تاکہ گلیوں اور تنگ راستوں میں فوری کارروائی کی جا سکے۔ پولیس نے حفاظتی اقدامات کے تحت 60 سے زائد گھاٹوں پر بھی خصوصی انتظامات کیے، جہاں کولکاتا پولیس کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ یونٹ کی ٹیمیں تعینات رہیں۔ سینئر افسران کے مطابق پولیس ٹیمیں گھاٹوں پر موجود تھیں تاکہ نشے میں دھت افراد کو ہگلی ندی میں کودنے سے روکا جا سکے۔ ایک افسر نے بتایا ''پولیس اہلکاروں کو لائف جیکٹ فراہم کئے گئے تھے تاکہ لوگوں کو احتیاط سے نہانے اور نشے کی حالت میں پانی میں نہ جانے کا پیغام دیا جا سکے۔''

پولیس کا کہنا ہے کہ ان تمام اقدامات کا مقصد ہولی کے دوران امن و امان کو برقرار رکھنا اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنا تھا۔

پولوا کے اننت پور میں نوجوان کی لاش برآمد ہوتے ہی سنسنی

ہگلی: 15 مارچ (محمد شبیب عالم) لاش چندن نگر ریل اوور برج کے نیچے سے برآمد ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی پولوا تھانہ پولس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ لاش کو برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لئے چنسورہ امام باڑہ اسپتال بھیج دیا گیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے لیا۔ ڈی ایس پی ڈی اینڈ ٹی پریوبرت بخشی، سی آئی ہگلی دیہی پولیس کے اوسی موقع پر پہنچ گئے۔ ڈی ایس پی نے بتایا کہ پولبا تھانے کو اننت پور میں ایک نوجوان کی لاش پڑی ہونے کی اطلاع ملی پولیس نے لاش کو برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے جس کے جسم پر کوئی بڑی چوٹ کے نشان نہیں ہیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد موت کی وجہ معلوم ہوگی۔ پولیس موت کے طریقے کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہنا چاہتی ہے۔ پولیس نوجوان کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ نوجوان کی موت پل سے گرنے سے ہوا حادثہ تھا یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی۔

کمرہٹی: ہولی کے رنگوں میں محبت کی خوشبو، نفرت ہار گئی، بھائی چارہ جیت گئی

کمرہٹی: 15 مارچ (نور عالم) ہولی صرف رنگوں کا نہیں، دلوں کے جوڑنے کا تہوار ہے، اور اس بار بھی مغربی بنگال نے اپنی گنگا-جمنی تہذیب کی شاندار مثال پیش کی۔ جب پورے ملک میں ہولی کو لے کر مختلف بیانات اور تنازعات کا شور تھا، تب شمالی 24 پرگنہ کے کمرہٹی میں محبت کے رنگ بکھرے، جہاں ہندو اور مسلم بھائیوں نے مل کر ہولی منائی اور نفرت پھیلانے والوں کو واضح پیغام دیا۔ ''ہم ایک تھے، ایک ہیں، اور ایک رہیں گے''

بھائی چارے کے رنگوں میں بھیگا کمرہٹی.....

کمرہٹی میونسپل کے سبھی وارڈوں میں ہولی کا جشن ایک منفرد منظر پیش کر رہا تھا۔ مقامی کونسلر محمد افضل خان اور ترنمول کانگریس کے کرمی امتیاز احمد نے ہندو بھائیوں کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہو کر امن اور محبت کا پیغام دیا۔ ہولی کے رنگوں میں صرف خوشیاں نہیں تھیں، بلکہ ایک ایسا اتحاد بھی تھا جو برسوں سے قائم ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے مثال بنے گا۔

''یہ ہمارا پیار ہے، جو نفرت کو مٹا دے گا''

کاروباری دھرنجیسوال نے جذباتی لہجے میں کہا، ہولی ہمارے لیے صرف ایک تہوار نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ ہے۔ آج ہمارے مسلم بھائیوں نے جس محبت سے ہمارے ساتھ اس خوشی کو بانٹا، وہی اصل ہندوستان ہے۔ جو لوگ نفرت کی سیاست کرتے ہیں، ''انہیں بنگال کی مٹی نے آج پھر شکست دے دی ہے''

یہی ہمارا بنگال ہے، یہی ہمارا بھارت ہے

کونسلر محمد افضل خان نے اس موقع پر کہا، ''ہولی پورے ہندوستان کا تہوار ہے، مگر کچھ لوگ مذہب کے نام پر تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ محبت بانٹی ہے اور بانٹتے رہیں گے۔ بنگال کی مٹی میں نفرت کے لیے کوئی جگہ نہیں''

ترنمول کرمی امتیاز احمد نے بھی کمرہٹی کی گنگا-جمنی تہذیب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، ''یہاں ہولی بھی امن کے ساتھ منائی گئی اور جمعہ کی نماز بھی پورے سکون سے ادا کی گئی۔ کمرہٹی کو 'منی بھارت' کہا جاتا ہے، اور آج ہم نے ثابت کر دیا کہ یہ صرف نام کا نہیں، حقیقت میں بھی ایک جیتی جاگتی مثال ہے''

نفرت کے بازار میں محبت کی دکان چمک رہی ہے

جب ملک میں کچھ لوگ مذہبی تقسیم کے بیج بونا چاہتے ہیں، تب کمرہٹی جیسے علاقے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ''محبت کے رنگ کبھی ماند نہیں پڑتے، اور بھائی چارہ ہمیشہ جیتتا ہے'' ہولی کے اس پیغام کو ہر گوشے تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ سماج میں امن و اتحاد کی جڑیں مزید مضبوط ہوں۔

☆☆☆☆

کلکتہ مسلم یتیم خانہ اسلامیہ کی طرف سے افطار پارٹی کا اہتمام پارک سرکس میں سیونتھ پوائنٹ اسکول میں کیا گیا جس میں امیر الدین بابی نے روداد کا اجراء کیا جس میں یتیم خانہ سے متعلق تمام باتیں درج ہیں۔ اس کی تفصیلی خبر کل کے شمارے میں معہ تصاویر کے ملاحظہ فرمائیں۔

پولیس اسٹیشن میں خاتون انسپکٹر سے چھیڑ خوانی، نیوٹاؤن واقعہ میں 2 گرفتار

کولکاتا: 15 مارچ (عوامی نیوز سروس) دول کی شام میں دو نوجوان لاپرواہی سے گاڑی چلا رہے تھے۔ نتیجے کے طور پر، کار نیوٹاؤن میں بالاکا رہائش گاہ کے قریب سڑک کے کنارے سے ٹکرا گئی اور حادثے کا شکار ہو گئی۔ دونوں مزید لاپرواہ ہو گئے کیونکہ انہیں روڈ سیفٹی ایکٹ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کر کے پولیس سٹیشن لے جایا گیا۔ مبینہ طور پر، انہوں نے تھانے کے اندر ایک خاتون انسپکٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ انہوں نے اسے بے حیائی سے چھوا اور اس کے کپڑے اتارنے کی کوشش کی۔ دونوں افراد کو بلا تاخیر گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں ہفتہ کو بارسات کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ نیوٹاؤن پولیس اسٹیشن کے پولیس ذرائع کے مطابق جمعہ کی شام دو نشے میں دھت نوجوان سیکٹر فائیو سے نیوٹاؤن کی طرف گاڑی چلا رہے تھے۔ کار کی رفتار پر قابو نہ پاتے ہوئے نیو ٹاؤن میں بالاکا رہائش گاہ کے قریب سڑک کے کنارے ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ مقامی لوگوں نے شکایت کی کہ وہ بہت لاپرواہی سے گاڑی چلا رہے تھے۔ پولیس اسٹیشن پہنچ کر ڈیوٹی پر موجود خاتون انسپکٹر نے جوانوں کے نام اور پتے جاننا چاہا۔ اس نے شکایت درج کرانے کے لیے کئی ضروری سوالات پوچھے۔ یہ وہ وقت تھا جب دونوں خواتین نے مبینہ طور پر انسپکٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی۔ الزام ہے کہ اسے چھوا گیا اور اس کے کپڑے اتارنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد پولیس نے دونوں نوجوانوں کے خلاف چھیڑ چھاڑ کی شکایت درج کی۔ دو افراد کو فوری طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار افراد کو آج بارسات کی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ تاہم، تفتیش کار یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پولیس اسٹیشن میں داخل ہو کر خاتون پولیس افسر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی ایسی جرات مندانہ حرکت کرنے والے نوجوان کون ہیں اور ان کی شناخت کیا ہے۔ نیوٹاؤن پولیس اسٹیشن انہیں اپنی تحویل میں لینے کے لیے عدالت میں درخواست دے گا۔

دول کے موقع پر 6 سالہ بچی کی عصمت دری

متاثرہ اسپتال میں داخل، ملزم گرفتار

کوچ بہار، 15 / مارچ: کوچ بہار میں دول کے دن ایک وحشیانہ معاملہ سامنے آیا جب ایک نوجوان پر 6 سالہ بچی سے جنسی زیادتی کا الزام لگا۔ الزام لگا کہ ملزم نوجوان اس بچی کو مبینہ طور پر ایک ویران جگہ پر لے جا کر جنسی تشدد کا نشانہ بنایا۔ فی الحال یہ بچی جلپائی گوڑی کے سپر اسپیشلٹی اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اہل خانہ اور اہل علاقہ نے ملزم کو سزا دینے کا زبردست مطالبہ کیا ہے۔ اس واقعہ سے پورے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق متاثرہ بچی کوچ بہار کے میکھلی گنج کی رہنے والی ہے۔ جمعہ کو بچی کے اہل خانہ علاقے میں سب کے ساتھ ہولی کے رنگ کھیل رہے تھے۔ اس موقع پر ایک 6 سالہ بچی بھی مقامی بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ مبینہ طور پر اس وقت نوجوان اسے پتنگ دینے کے نام پر ایک ویران جگہ پر لے گیا۔ پھر بچی کو مبینہ طور پر وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ واقعہ کے بعد متاثرہ لڑکی روتی ہوئی گھر پہنچی۔ بچی کی ماں جاننا چاہتی ہے کہ کیا ہوا؟ جواب میں بچی نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ جس کے بعد اسے اسپتال لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد بچی بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن وہ خوف میں مبتلا ہے۔ اس دوران اہل خانہ نے پولس میں شکایت درج کرائی۔ پولس نے واقعے کی تحقیقات کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا۔ میکھلی گنج کے ایس ڈی پی او آشیش پی سبا نے کہا، "ملزم نوجوان کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ تحقیقات کی بنیاد پر مناسب فیصلہ دیا جائے گا۔

ازدواجی رنجش میں 4 سالہ بیٹی کا قتل

پولس نے ملزم باپ کو گرفتار کر لیا

ندیا، 15 / مارچ: ازدواجی تنازع کا شکار ایک چار سالہ لڑکی کو ہونا پڑا۔ الزام لگا ہے کہ اس کا باپ نے اسے قتل کر دیا ہے۔ ملزم نے نشان مٹانے کے لئے اس کی لاش کو پل سے دریائے جالنگی میں پھینک دیا۔ پولس نے بچے کی لاش دریا سے برآمد کر لی ہے۔ دل دہلا دینے والا واقعہ ندیا کے دھوبلیا میں پیش آیا ہے۔ ملزم باپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق ملزم بدھادیب گھوش دھوبلیا تھانہ کے پنچایت نمبر دو کے مایا کول علاقہ کا رہنے والا ہے۔ اس کی شادی کئی سال پہلے ہوئی تھی۔ اس جوڑے کی ایک چار سالہ بیٹی تھی۔ مقامی ذرائع کے مطابق، انہیں یہ سمجھ کر پریشانی ہوتی تھی کہ بدھادیب کی بیوی کا ایکسٹرا میریٹل افیئر ہے۔ اس معاملے کو لیکر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان اکثر جھگڑا ہوتا رہتا تھا اور اسی طرح کا جھگڑا جمعہ کو پھر ہو گیا۔ ملزم گھر سے چلا گیا۔ اسے معلوم ہوا کہ اس کی بیوی بیٹی کو چھوڑ کر باپ کے گھر چلی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی چار سالہ بیٹی کو سیر کروانے کے لئے ساتھ لیکر نکلا۔ مبینہ طور پر اس کے بعد باپ نے لڑکی کو سڑک پر مار ڈالا۔ بعد ازاں نشان مٹانے کے لئے لاش کو جالنگی پل سے دریا میں پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد گھر واپس آ کر ملزم نے اپنی والدہ کو بتایا کہ اس نے بچے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا ہے۔ معاملہ سامنے آتے ہی مقامی لوگوں نے ملزم کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی۔ لیکن وہ منہ نہیں کھولنا چاہتا تھا۔ یہ خبر دھوبلیا تھانے تک پہنچی۔ پولس نے دعویٰ کیا کہ جب بدھادیب کو تھانے لے جا کر پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے لڑکی کے قتل کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد دھوبلیا تھانے کی پولس نے جالنگی سے بچی کی منجمد لاش برآمد کی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے شکتی نگر ضلع اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ پولس نے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ دریں اثناء مقامی پنچایت کے نائب سربراہ اور مکینوں نے ملزمان کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ٹیٹا گڑھ میں آپسی جھگڑ میں ایک نوجوان کی موت، ملزم گرفتار

شمالی 24 پرگنہ (عوامی نیوز سروس): شمالی 24 پرگنہ کے ٹیٹا گڑھ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 13 میں گزشتہ کل ہولی کے دن دوپہر تقریباً 2 بج کر 10 منٹ پر ایک جھگڑا پرتشدد تصادم میں تبدیل ہو گیا، جس میں آکاش چودھری نامی نوجوان کو چاقو مار کر قتل کر دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کھردہ تھانے کی پولیس موقع پر پہنچی، زخمی کو بلرام اسپتال لے جایا گیا، بعد ازاں حالت بگڑنے پر اسے زیلتھ اسپتال اور پھر آر جی کار اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر مقامی تفتیش کے بعد پون راج بھر (22 سال)، والد راج کمار راج بھر، ساکن جے شری فیکٹری گیٹ، بڑی مسجد کے قریب کو گرفتار کر لیا۔ ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا کہ آکاش چودھری اور پون راج بھر کے درمیان 31 دسمبر 2024 کو بھی جھگڑا ہوا تھا، جس کے سلسلے میں کھردہ تھانے میں کیس نمبر 02 / 2025 درج تھا۔ شبہ ہے کہ اسی پرانی رنجش نے قتل کو جنم دیا۔ نشے میں تھا ملزم، پولیس کو حقائق بتانے سے قاصر مقامی لوگوں کے مطابق آج بھی دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا، جو بعد میں پرتشدد ہو گیا اور پون راج بھر نے آکاش چودھری پر چاقو سے وار کر دیا۔ گرفتار ملزم نشے کی حالت میں ہے اور پولیس کو ابھی تک واضح معلومات فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ پولیس نے قتل کا مقدمہ درج کیا، تفتیش جاری۔ اس واقعے کے بعد کھردہ تھانے میں کیس نمبر 130 / 25، مورخہ 14 / 03 / 2025 درج کر لیا گیا ہے، جس میں دفعہ 103(1)/3(5) بی این ایس کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔ پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے تاکہ اس ہولناک واقعے کی مکمل تفصیلات سامنے لائی جا سکیں۔

مغربی بنگال پردیش کانگریس کے صدر سوبھنکر سرکار کو رنگ لگا کر ہولی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے مغربی بنگال کانگریس اقلیتی شعبہ کے چیرمین شمیم اختر و دائس چیرمین شہزاد انور و دیگر (ساجد پرویز)

درجہ حرارت میں اضافے کے ساتھ ہی بارش کی پیشگوئی

جنوبی بنگال کے کون سے اضلاع میں بارش ہوگی؟

جنوبی بنگال، 15 / مارچ: مارچ کے مہینے میں بنگال میں گرمی کی لہر کی صورتحال ابھی سے دیکھنے کو مل رہا ہے۔ فی الحال مارچ کا مہینہ ہے لیکن پارہ جس طرح چڑھ رہا ہے اس سے اندازہ ہو رہا ہیکہ مکمل مارچ مہینہ موسم گرما کا احساس دلا دے گا۔ ریاست کے پانچ اضلاع میں آج سے گرمی کی لہر کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مغربی بردوان، مغربی مدنی پور، بانکورا، بیر بھوم اور جھارگرام میں گرمی پڑ سکتی ہے۔ اس کے درمیان محکمہ موسمیات نے ویدر اپ ڈیٹ ایک بار پھر راحت کی خبر سنا دی ہے۔ محکمہ موسمیات نے بارش (بارش کا الرٹ) کی پیش گوئی کی ہے۔ علی پور محکمہ موسمیات نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں کل اور آج بھی گرمی کی لہر رہے گی۔ مغربی بردوان، مغربی مدنی پور، بانکورا، بیر بھوم، جھارگرام کے ساتھ ساتھ پرولیا میں گرمی کی لہر آئے گی۔ ان اضلاع میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہے گا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، سنیچر کے اختتام کے بعد سوموار کو جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں ہیٹ ویو کے حالات ہوں گے۔ پرولیا کو چھوڑ کر باقی پانچ اضلاع غیر آرام دہ حد تک گرم رہیں گے۔ پارہ 40 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ درجہ حرارت معمول سے 5 ڈگری یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ کلکتہ کے علاوہ ہوڑہ، ہگلی، شمالی 24 پرگنہ، جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی بردوان، مشرقی مدنی پور، مرشد آباد، ندیا اور پرولیا میں گرم اور غیر آرام دہ موسم جاری رہے گا۔ جبکہ یہ سوموار تک کی پیشین گوئی ہے، بدھ سے موسم بدل جائے گا۔ جمعرات اور جمعہ کو جنوبی بنگال کے ہر ضلع میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہو سکتی ہے۔ دریں اثنا، شمالی بنگال میں، کالیمپونگ اور دارجلنگ میں آج بارش کا امکان ہے۔ ان دو اضلاع کے ساتھ کل علی پوردوار میں بارش ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مشرقی بنگلہ دیش کے علاقے میں طوفان کی پیش گوئی ہے۔ یہ طوفان کمزور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ راجستھان اور آسام میں بھی طوفان ہیں۔ شمالی بنگال کے پہاڑی علاقوں میں آج اور کل بارش ہو سکتی ہے۔ بدھ سے جنوبی بنگال کے موسم میں تبدیلی کا امکان ہے۔ جنوب کے ہر ضلع میں مسلسل دو دن تک گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس سے غیر آرام دہ گرمی سے راحت ملنے کی امید ہے۔

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

3

بے باک صحافت کا علمبردار

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-12 ● 72 :شمارہ ● 12:جلد ● KOLKATA ● Sunday, 16th March 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۱۵ رمضان ۱۴۴۶ھ ● اتوار، ۱۶ مارچ ۲۰۲۵ء ● کلکتہ

جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں) میں قیام کیا۔ اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

سب سے پہلی چیز جسے اللہ نے پیدا کیا وہ قلم ہے، اللہ نے اس سے کہا کہ لکھ، قلم نے کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا: "قیامت تک ہونے والی ساری چیزوں کی تقدیریں لکھ۔"

ابوداؤد 4700؛ ترمذی 2155، 3319؛ مسند احمد 208، 10208؛ السلسلۃ الصحیحۃ 3110؛ مشکوۃ 94

کالج اسٹریٹ پر چلتی سرکاری بس میں آتشزدگی

کولکاتا، 15 مارچ: (عوامی نیوز سروس) اس بار کولکاتا میں ایک سرکاری بس میں آگ لگ گئی۔ واضح ہو کہ ہوڑہ سے سیالدہ جانے والی ایک سرکاری بس میں اچانک آگ لگ گئی۔ کالج اسٹریٹ کے قریب بس میں آگ بھڑک اٹھی۔ متعدد ویڈیوز میں سرکاری بس میں آگ لگتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ تاہم بس میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ بس راجا بازار ڈپو سے ہے۔ تاہم جیسے ہی آگ کے گولے نظر آئے، مسافر جلدی سے اتر گئے۔ اس دوران بس ڈرائیور کو کچھ سمجھ آنے سے پہلے ہی بس جلنے لگی۔ بس ڈرائیور کسی طرح بس سے اترا۔ خیال رہے کہ کچھ دن پہلے جلپائی گوڑی کے مینا گوڑی میں ایک سرکاری بس میں اسی طرح کی آگ لگ گئی تھی۔ اس بار کولکاتا میں ایک بس میں آگ لگ گئی۔ اس صورت میں خوف وہراس پھیل گیا۔ بس کنڈکٹر نے بتایا کہ آگ اچانک لگی ہے۔

ہولی منانے بہار سے کولکاتا آئے نوجوان کی مشتبہ موت

کولکاتا، 15 مارچ: (عوامی نیوز سروس) بہار کے ایک نوجوان کی ہولی کے دوران کولکاتا میں رشتہ دار کے گھر جاتے ہوئے پراسرار طور پر موت ہوگئی۔ یہ واقعہ کولکاتا قصبہ تھانے کے مٹھا تالاب علاقے میں پیش آیا۔ 27 سالہ نوجوان کی لاش تالاب میں تیرتی ہوئی ملی۔ متوفی کا نام سونو رائے ہے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولس اسٹیشن اور لالبازار ہومیسائیڈ ڈپارٹمنٹ کے سراغ رساں جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ نوجوان کی لاش تالاب میں کیسے پہنچی؟ پولیس اس سوال کا جواب تلاش کر رہی ہے کہ آیا لاش کو قتل کر کے پانی میں پھینکا گیا تھا یا اسے ڈوب کر ہلاک کیا گیا تھا۔ تاہم کولکاتا پولس کے جاسوسی چیف روپیش کمار نے کہا کہ تمام پہلوؤں کی جانچ کی جارہی ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق رواں ماہ سونو بہار سے ہولی کے موقع پر کولکاتا کے قصبہ میں ایک رشتہ دار کے گھر آیا تھا۔ سنیچر کی صبح نوجوان اپنے بھائی راجو پٹیل کے ساتھ آرام کرنے کے لیے میٹھا تالاب علاقے میں ایک تالاب پر گیا تھا۔ لیکن راجو نہانے کے بعد اٹھنے کے باوجود سونو پانی سے باہر نہیں نکل سکا۔ اس کے بعد اس کے گھر والے اسے ڈھونڈنے کے لیے پورے علاقے میں بھاگے۔ بعد ازاں سنیچر کی صبح تقریباً علاقہ مکینوں نے قصبہ میٹھا تالاب کے قریب ایک نوجوان کی لاش پانی میں تیرتی دیکھی۔ خبر مقامی قصبہ تھانے تک پہنچ گئی۔ پولس نے پہنچ کر لاش کو وہاں سے نکال کر اسپتال پہنچایا۔ لالبازار کے جاسوسوں نے بھی لاش کا بغور جائزہ لیا۔ اہل خانہ نے لاش کی شناخت سانور کے نام سے کی۔ اگرچہ جسم پر زخم کے نشانات نہیں ہیں تاہم قصبہ تھانے میں پہلے ہی غیر فطری موت کا مقدمہ درج کیا جاچکا ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا یہ محض ڈوبنے کا معاملہ تھا یا اس واقعے کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی۔ ابتدائی پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی موت کی اصل وجہ معلوم ہوسکے گی۔

پرائمری اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کیلئے اہم قدم

کولکاتا، 15 مارچ: (عوامی نیوز سروس) ریاست بھر کے پرائمری اسکولوں میں بھرتی پر بڑا اپ ڈیٹ ہوا ہے۔ ریاست پرائمری اسکولوں میں خصوصی طور پر معذور بچوں کے لیے اساتذہ کی بھرتی کرنے جارہی ہے۔ ان کی تقرری کے قواعد پہلے ہی تیار ہوچکے ہیں۔ تقرری کے قوانین کو ریاستی کابینہ نے گزشتہ جمعرات کو اپنی میٹنگ میں منظوری دی تھی۔ بنابنہ ذرائع کے مطابق ریاست بھر کے پرائمری اسکولوں میں خصوصی طور پر معذور بچوں کے لیے اساتذہ کی بھرتی کے لیے 2,700 سے زیادہ آسامیاں ہیں۔ ریاستی اسکول ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے پہلے ہی اس خالی عہدہ کو تخلیق کیا ہے۔ یہ بھرتی ان خالی آسامیوں کے لیے کی جائے گی۔ بھرتی کے قوانین میں کہا گیا ہے کہ درخواست دینے والے امیدواروں کو ہندستان کی بحالی کونسل سے منظور شدہ تنظیم سے تربیت حاصل کرنی ہوگی۔

بیوی کا قتل، شوہر اور سسرال والوں کے خلاف شکایت درج

کولکاتا، 15 مارچ: (عوامی نیوز سروس) ٹالہ تھانہ کے بیل گچھیا علاقہ میں پنکی کماری نامی گھریلو خاتون کی پراسرار موت کے معاملے میں اس کے شوہر روہت چودھری اور اس کے سسرال والوں پر سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پنکی کے اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ اسے اس کے شوہر روہت کے غیر ازدواجی تعلقات کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ خاندان کا الزام ہے کہ پنکی کے سسر بیجوئے چودھری اور ساس گایتری دیوی اس قتل میں ملوث ہیں۔ واضح ہو کہ پنکی کماری اور روہت چودھری کی شادی 18 مارچ 2022 کو ہوئی تھی۔ ان کا ایک دو سالہ بیٹا ہے جو اس وقت اپنے والد کے پاس ہے۔ پنکی کے گھر والوں کا الزام ہے کہ روہت چودھری نے پہلے بھی کئی بار پنکی کے گھر والوں کو دھمکیاں دی تھیں اور انہیں ڈر تھا کہ وہ پنکی کو مار ڈالیں گے۔ جے پرساد، جو بھدریشور میں رہتے ہیں اور مرکزی فورسز میں کام کرتے ہیں، نے خاندان کی جانب سے شکایت درج کرائی اور کہا کہ پنکی کو 13 مارچ کی رات پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اگلی صبح ان کی موت کی خبر آئی۔ پنکی کے والد نے تھانہ ٹالہ میں شکایت درج کرائی ہے اور پولس نے واقعہ کی تفتیش شروع کردی ہے۔ پنکی کے اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ پولس کے پہنچنے سے پہلے اس کے سسرال والوں نے پنکی کی لٹکتی لاش کو نیچے اتارا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے آر جی کار اسپتال بھیج دیا گیا ہے، اور اہل خانہ انصاف کی مانگ کر رہے ہیں۔

گھر میں غیر سماجی سرگرمیاں جاری، 3 گرفتار

کولکاتا، 15 مارچ: (عوامی نیوز سروس) علاقے میں سماج دشمن سرگرمیوں کا الزام لگا ہے۔ اس سلسلے میں ایک ہی خاندان کے تین افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ یہ واقعہ بانس درونی کے ودیا ساگر پارک علاقے میں پیش آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک خاندان کے خلاف سماج دشمن سرگرمیوں کے الزامات کافی عرصے سے مقامی کلب میں درج تھے۔ جمعہ کو پیر پوکر روڈ پر واقع شانتی سنگھا کلب کے کئی لوگ اس معاملے کو لے کر اہل خانہ سے ملنے گئے۔ مبینہ طور پر اس وقت ملزم کے اہل خانہ نے کلب کے ارکان پر حملہ کیا۔ کلب نے اس کے بعد بانس درونی پولس اسٹیشن کو معاملے کی اطلاع دی اور تحریری شکایت درج کرائی۔ کلب حکام کا الزام ہے کہ کلب کے عملے نے باہر سے لوگوں کو لاکر مارا پیٹا۔ کلب کے رکن امر رائے نے الزام لگایا کہ ڈول کی شام جب وہ گھر والوں سے ملنے گیا تو ملزمین (1) راجندر رائے، (2) راہول داس، (3) منٹو داس اور (4) رودر رائے نے اسے روکا اور اس کے ساتھی (کلب ممبران) بپن سمنت، رتن داس، ابھجیت سنگھ اور بڑے اجیت سنگھ سرکار کے ساتھ مل کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے بپن سمنتا کی موٹر سائیکل پر بھی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں تقریباً 30 ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ کولکاتا پولس نے ارکان کی شکایات کی بنیاد پر ایک ہی خاندان کے تین افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق شانتی سنگھ کلب کے رکن امر رائے نے بانسدرونی پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی ہے جس میں خاندان پر سماج دشمن سرگرمیوں کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس کی شکایت کی بنیاد پر پولس نے آئی پی سی کی دفعہ 115(2)، 126(2)، 109، 324(4)، 3(5) کے تحت مقدمہ درج کیا۔ واقعے میں ایک ہی خاندان کے تین افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

شعبہ اردو کلکتہ گرلس کالج اور مسلم انسٹی ٹیوٹ کولکاتا کے مابین آپسی قرار داد منظور

آج کلکتہ گرلس کالج اور مسلم انسٹی ٹیوٹ کی باہمی رضا مندی سے دونوں اداروں کے سربراہان نے MOU (میمورنڈم آف انڈر اسٹینڈنگ) پر دستخط کر کے ایک شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ دونوں اداروں کے دیرینہ تعلقات کو آج دستاویزی حیثیت دے دی گئی۔ اس قرار داد کا فائدہ نہ صرف طالبات کو ہوگا بلکہ یہاں کے اساتذہ بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ اس موقع پر مسلم انسٹی ٹیوٹ کے اعزازی جنرل سکریٹری جناب نثار احمد صاحب نے کہا کہ مسلم انسٹی ٹیوٹ اور کلکتہ گرلس کالج کا رشتہ بہت پرانا ہے، آج کا دن دونوں اداروں کے لیے تاریخی ہے کہ ہم اب ایک مضبوط قرارداد کے ذریعہ علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ نائب جنرل سکریٹری جناب شیخ نذر الاسلام نے کہا کہ ہم سب کے لیے یہ خوشی کا لمحہ ہے اور اس قرارداد سے کالج کی طالبات مسلم انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری سے استفادہ کرسکیں گی۔ کالج کی پرنسپل ڈاکٹر ستیہ اپادھیائے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لیے یہ خوشی کی بات ہے کہ مسلم انسٹی ٹیوٹ کیساتھ کلکتہ گرلس کالج کا تعلق اور بھی مضبوط ہوگیا ہے، ویسے بھی ہمیشہ سے مسلم انسٹی ٹیوٹ نے ہمارے کالج کا ہر طرح سے ساتھ دیا ہے۔ گورننگ باڈی کی ممبر پروفیسر موئتری بھٹاچاریہ نے کہا کہ شہر کے ایک تاریخی ادارہ کیساتھ ہمارے کالج کا نام جڑنا خوشی کی بات ہے اس کے لیے میں شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر نعیم انیس کو مبارک باد دینا چاہوں گی ان کی ذاتی کوششوں سے یہ اہم کام انجام پایا۔

ڈاکٹر نندنی بھٹاچاریہ نے کہا کہ آج ہم لوگ ایک معاہدہ کررہے ہیں، لیکن ہم لوگوں کا مسلم انسٹی ٹیوٹ سے تعلق 28 سال پرانا ہے۔ میں نثار صاحب سے گزارش کروں گی وہ مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک ریسرچ سینٹر قائم کریں کہ وہاں تاریخ کی اہم اور نایاب کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ اس موقع پر دونوں اداروں کے مابین جو قرارداد منظور ہوئی اس میں یہ ہے کہ دونوں ادارے تعلیمی اور باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں میں برابری کی بنیاد پر مشترکہ سرگرمیوں کو فروغ دینے کی کوشش کریں گے۔ مذکورہ تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے دونوں اداروں کے سربراہان نے دستخط کر کے قرارداد کو منظور کیا۔

کاونسلر وارڈ 63 اور بورو سات کی چیئر پرسن سشمیتا بھٹاچاریا ووٹر لسٹ چیکنگ مہم کا آغاز کیا

کولکاتا: حکمراں جماعت ترنمول کانگریس نے اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بھوانی پور اسمبلی حلقہ کے وارڈ نمبر 63 میں وارڈ کاونسلر و بورو چیئر پرسن سشمیتا بھٹاچاریا و ببلو پاین کی قیادت میں گھر گھر جا کر ممتا بنرجی کی ہدایت پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے ووٹر لسٹ کے ساتھ چیکنگ مہم کا آغاز کردیا ہے، جو کئی روز تک مسلسل جاری رہے گا، ساتھ ہی موقع پر حاضر فیملی ممبران سے ملاقات اور تمام فیملی ممبران کی موجودگی کا پورا ریکارڈ بھی حاصل کیا جائے گا، کیونکہ پانچ سال قبل ہوے انتخابات کے باد آج کئی لوگ اپنا مقام بدل چکے ہیں اور کافی لوگ آج موجود بھی ہیں یا نہیں جسکا سہی ریکارڈ و تعداد معلوم ہونے کی امید ظاہر کرتے ہوئے مقامی کاونسلر و بورو چیئر پرسن سشمیتا بھٹاچاریا نے کہا کے ہم اپنے وارڈ کے بیشتر لوگوں کو جانتے ہیں لیکن ہر پانچ سال میں کافی لوگ ادھر سے اُدھر اپنا ٹھکانہ بدل لیتے ہیں اس لئے ہمیں اپنے ووٹروں کی فکر کرنا لازمی ہے اور سبسے بڑی بات یہ ہے کہ مجھے بھی بہت خوشی ہوتی ہے جب میے اپنے ووٹروں کے کریب ہوکر تمام فیملی ممبران سے رو-برو ہوتی ہوں اور سبکی خیریت معلوم کرتیں ہوں۔ لہٰذا یہ سلسلہ بدستور ابھی کئی دنوں تک جاری رہے گا۔

تیلنی پاڑہ میں ہولی کے پیش نظر امن کمیٹی کی میٹنگ

ہگلی: (ساجد پرویز) تیلنی پاڑہ میں ہولی کے اتوار امن وامان و یکجہتی سے منانے کیلیے مہاتما گاندھی اسکول میں ایک کوارڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں اے سی پی چندن نگر پولس کمشنریت۔ او سی بھدریشور تھانہ۔ زونل افیسر تیلنی پاڑہ پولس پھانڑی۔ چیئرمین پورلے چکرورتی۔ وائس چیرمین فیروز خان، کونسلروں میں پرکاش گوسوامی، شیو دیال رائے، شہزادہ سلیم، محمد عالم کے علاوہ محمد اسلم و دیگر لوگ موجود تھے۔ سبھوں نے اس بات پر اتفاق کیے ہولی کے دن ہم سب ملکر اس رنگوں کے تہوار کو مزید رنگین بنائیں گے۔

بقیہ صفحہ اول

بقیہ: بہار: مونگیر میں ہولی

درمیان اس 'ہولی کے جھگڑے' کو سلجھانے پہنچے اے ایس ا?ئی پر قاتلانہ حملہ ہوگیا، جس سے اے ایس ا?ئی کی موت واقع ہوگئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ تیز دھار والے اسلحہ سے ان کے سر اور گردن پر سنگین چوٹ آئی۔ انھیں فوری طور پر علاج کے لیے پٹنہ ریفر کیا گیا جہاں ان کی موت کی تصدیق کردی گئی۔ اس واقعہ سے بہار پولیس محکمہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ڈائل 112 پر تعینات اے ایس آئی سنتوش کمار گاؤں میں دو گروپوں کے درمیان ہوئے جھگڑے کو سلجھانے پہنچے تھے۔ اسی درمیان ایک فریق نے ان پر تیز دھار والے اسلحہ سے حملہ کردیا۔ اس حملے سے وہ سنگین طور پر زخمی ہو گئے۔ انھیں فوری طور پر پٹنہ ریفر کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انھیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ واردات کو انجام دینے کے بعد ملزم اور اس کی فیملی گھر چھوڑ کر فرار ہے۔ پولیس نے انھیں پکڑنے کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دے دی ہے اور حادثہ کی تفتیش بھی شروع ہوگئی ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ دونوں فریقین کے درمیان جھگڑا 14 مارچ کی شام تقریباً 7.45 بجے ہوا تھا۔ نندلال پور گاؤں کے پاس دونوں فریقین آپس میں کسی بات کو لے کر جھگڑنے لگے اور مار پیٹ شروع ہوگئی۔ جب اس جھگڑے کی خبر ڈائل 112 کو دی گئی تو ڈیوٹی پر موجود اے ایس آئی جائے وقوع پر پہنچے۔ اے ایس آئی کے ساتھ کچھ دیگر پولیس اہلکار بھی تھے۔ انھوں نے دونوں فریقین سے جھگڑا ختم کرنے کے لیے کہا۔ اسی درمیان ایک فریق کے شخص نے ان پر اسلحہ سے حملہ کر دیا۔ حملے میں ان کے سر اور گردن پر سنگین چوٹیں آئیں۔ اے ایس آئی کے ساتھ موجود پولیس اہلکار انھیں فوراً لے کر اسپتال کی طرف بھاگے، لیکن اے ایس آئی کو بچایا نہیں جا سکا۔ اس درمیان حملہ آور اور اس کا کنبہ بھی فرار ہو گیا۔ مونگیر ایس پی عمران مسعود نے بتایا کہ 14 مارچ کی شام ڈائل 112 پر خبر ملی تھی کہ نند لال پور گاؤں میں رنویر کی فیملی کے ذریعہ ہنگامہ کیا جا رہا ہے۔ جانکاری ملتے ہی اے ایس آئی سنتوش کمار موقع پر پہنچے، جہاں ان پر حملہ ہوا۔ انھوں نے بتایا کہ حملہ آور ملزمین کے خلاف کیس درج کر لیا گیا ہے۔ ان کی گرفتاری کے لیے پولیس لگاتار چھاپہ ماری کر رہی ہے۔ ایک رپورٹ میں بتایا جا رہا ہے کہ شنکر پور ملکی گاؤں میں ہولی کا گانا بجانے کی وجہ سے دو فریقین میں تنازعہ ہوا تھا۔ تنازعہ اتنا بڑھا کہ ایک فریق نے گولی باری شروع کر دی۔ اس حادثہ میں ایک نوجوان کی موت بھی ہوگئی، جبکہ ایک دیگر شخص سنگین طور پر زخمی ہوا۔ ملکی گاؤں کے گولو کمار اور بھولا کمار اپنے گھر کے پاس ہولی کا گانا بجا رہے تھے، جب یہ ہنگامہ ہوا۔ پڑوس کے منٹو یادو، پھوکو یادو، انل یادو، پرشانت یادو اور ان کے تین چار دیگر ساتھی آئے اور گانا بند کرنے کو کہا۔ جب بچوں نے گانا بند نہیں کیا تو انھوں نے گولی باری شروع کر دی۔ گولی لگنے سے بھولا کمار کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ گولو کمار کو کمر میں گولی لگی۔ گولو کو علاج کے لیے مونگیر صدر اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انھیں بہتر علاج کے لیے دوسرے اسپتال میں ریفر کر دیا۔

بقیہ: پنجاب: لدھیانہ میں

دو برادریوں کے درمیان جھڑپ کا واقعہ پیش آیا، جس کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ اطلاعات کے مطابق، جھڑپ اس وقت شروع ہوئی جب جمعہ کی نماز کے دوران کچھ افراد نے مبینہ طور پر پتھراؤ کیا۔ مقامی لوگوں کے مطابق، نماز کے دوران اونچی آواز میں ڈی جے بجنے کے بعد صورتحال کشیدہ ہوگئی اور دونوں برادریوں کے لوگ آمنے سامنے آ گئے۔ اس واقعے میں تین افراد زخمی ہوئے، جبکہ پولیس نے حالات پر قابو پانے کے لیے علاقے کو اپنی نگرانی میں لے لیا۔ پولیس کے مطابق، ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پتھراؤ میں مبینہ طور پر ایک خاص علاقے کے لوگ ملوث تھے۔ ڈی سی پی پی ایس ورک نے تصدیق کی کہ پولیس نے 7 سے 8 افراد کو حراست میں لے لیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہیں۔ پی ایس ورک نے کہا، ''ہولی کے موقع پر ایک طرف مسجد ہے اور دوسری طرف مہاجر (دوسرے ریاستوں سے آئے ہوئے) لوگ رہتے ہیں۔ وہ (مہاجر افراد) ڈی جے بجا رہے تھے، جس کو لے کر مہاجرین اور مسلم برادری کے افراد کے درمیان کہا سنی ہوگئی۔ دونوں نے ایک دوسرے پر پتھر بھی پھینکے۔ پولیس موقع پر پہنچی اور صورتحال قابو میں ہے۔ ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے اور کچھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہم سی سی ٹی وی بھی چیک کریں گے اور تمام قصورواروں کو گرفتار کریں گے۔'' پولیس نے اس معاملے میں بی این ایس کی دفعات 194 جی، 191 جی، 190 اور 299 کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔ افسران نے خبردار کیا ہے کہ اگر کوئی بھی فرد یا گروہ شہر کا امن خراب کرنے کی کوشش کرے گا، تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس واقعے کے بعد لدھیانہ پولیس نے علاقے میں اضافی فورس تعینات کردی ہے تاکہ مزید کسی ناخوشگوار واقعے کو روکا جا سکے۔ حکام عوام سے پرامن رہنے اور افواہوں پر یقین نہ کرنے کی اپیل کررہے ہیں۔

بقیہ: جھارکھنڈ: گریڈیہہ میں ہولی

بمل نے بتایا، ''ہولی کے دوران دوفرقوں میں تصادم ہوا۔ ہم واقعے میں ملوث افراد کی شناخت کررہے ہیں اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال حالات قابو میں ہیں اور کسی کو کوئی شدید چوٹ نہیں آئی ہے، تاہم کچھ گاڑیوں کو آگ لگائی گئی ہے۔'' پولیس نے فوری طور پر علاقے میں بھاری نفری تعینات کردی اور حالات کو کنٹرول میں لینے کے لیے سخت اقدامات کیے گئے۔ اس حوالے سے ضلع کی ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) سمیتا کماری نے کہا، ''ہولی کے دوران کچھ شرپسند عناصر نے ماحول خراب کرنے کی کوشش کی لیکن اب حالات قابو میں ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، کچھ گاڑیوں کو آگ لگانے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ معاملے کی مکمل جانچ کی جا رہی ہے تاکہ اصل وجوہات کا پتہ لگایا جاسکے۔'' پولیس نے علاقے میں کشیدگی کے پیش نظر فلیگ مارچ بھی کیا اور لوگوں سے امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ مقامی انتظامیہ نے کہا کہ جو بھی قصوروار پایا جائے گا، اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بقیہ: مغربی بنگال میں بیر بھوم

ٹیلی فونی خدمات کو 17 مارچ (پیر) صبح 8:00 بجے تک معطل کردیا گیا۔ یہ پابندی سینتھیا شہر، ہاٹورا گرام پنچایت (جی پی)، مٹھ پالسا جی پی، ہریسارا جی پی، دریاپور جی پی اور فولور جی پی علاقے میں نافذ ہے۔ حکم میں کہا گیا ہے کہ ان علاقوں میں انٹرنیٹ اور وائس اوور انٹرنیٹ خدمات کا استعمال افواہیں پھیلانے کے لیے اور غیر قانونی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے افواہیں پھیلنے کا خدشہ تھا اس لیے یہ قدم اٹھانا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق بیر بھوم میں پتھر بازی کا واقعہ ہوا تھا جس کے بعد انٹرنیٹ اور کال خدمات کو بند کیا گیا۔ علاقے میں پولیس کی تعیناتی کے ساتھ سخت حفاظتی انتظ?امات کیے گئے تھے۔ ضلع انتظامیہ نے لوگوں سے امن بنائے رکھنے اور افواہوں پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی ہے۔ افسروں کا کہنا ہے کہ حالات پر لگاتار نظر رکھی جارہی ہے اور جلد ہی خدمات بحال کر دی جائیں گی۔ اب سب کی نظریں اس پر ہوں گی کہ 17 مارچ کے بعد انٹرنیٹ خدمات معمول کے مطابق شروع ہوں گی یا پابندی کو آگے بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔

رانی گنج میں صدقہ عیدالفطر 72 روپے: مولانا الحاج مظفر حسین رضوی

رانی گنج 15 مارچ: گزشتہ 28 فروری بمطابق 29 شعبان المعظم بروز جمعہ بعد نماز مغرب مولوی صاحب کی مسجد بڑی مسجد راجہ باندھ میں تنظیم علماء اہلسنت رانی گنج کی جانب سے ائمہ مساجد پر مشتمل اعلان فطرہ سے متعلق ایک نشست ہوئی جس کی صدرات حضرت مولانا الحاج مظفر حسین رضوی خطیب وامام بڑی مسجد راجہ باندھ نے کی۔ نشست میں متفقہ طور پر طے پایا کہ بہار شریعت فتاویٰ رضویہ درمختار کی روشنی میں دو سیر تین چھٹانک جدید وزن کے مطابق دو کیلو پینتالیس گرام گندم یا اس کی قیمت بازار نرخ کے حساب سے فی کیلوگرام 35 روپے دو کیلو پینتالیس گرام کی قیمت 71.57 پیسے احتیاطاً 72 روپے فی فرد صدقہ ادا کرنا طے پایا۔ اس موقع پر مولانا الحاج مظفر حسین رضوی نے کہا کہ اہل رانی گنج کے تمام اسلامی بھائیوں جو صاحب نصاب ہو وہ اپنے اور اپنے بچوں کی جانب سے 72 روپے صدقہ عیدالفطر ادا کریں۔ صدقہ فطر کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ نبی اکرمؐ کی حدیث ہے کہ عیدالفطر سے قبل پیدا ہونے والے ایک دن کے بچے کا فطرانہ ادا کرنا بھی لازم ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے روزہ دار کو لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے اور مساکین کو کھلانے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے، لہٰذا جو نماز عید سے قبل ادا کرے، اس کا صدقہ مقبول ہوا اور جو نماز کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے (نہ کہ واجب صدقہ) یعنی اسے صدقہ فطر نہیں کہا جا سکتا۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ غرباء و مساکین کو صدقہ فطر ادا کرنا ان پر کوئی احسان نہیں ہے۔ نشست میں رانی گنج کے مختلف مساجد کے علماء کرام نے شرکت کی تھی

ہولی کے موقعے پر وارڈ نمبر 56 میں اک رنگا رنگ پروگرام میں انٹالی اسمبلی کے ہردلعزیز ایم ایل اے سری سرنا کمل ساہا، ایم ایم آئی سی وایجوکیشن سری سندیپن ساہا، سابق کاؤنسلر سریمتی دیپالی داس جنئے ہند باہنی کینائب صدر رجیشور ساہو، سنجئے راوت، بسواجیت داس، بابی بھائی اور دیگر پارٹی کارکناں موجود تھے۔

ہولی کے موقعے پر وارڈ نمبر 56 میں اک رنگا رنگ پروگرام میں انٹالی اسمبلی کے ہردلعزیز ایم ایل اے سری سرنا کمل ساہا، ایم ایم آئی سی وایجوکیشن سری سندیپن ساہا، سابق کاؤنسلر سریمتی دیپالی داس جنئے ہند باہنی کینائب صدر رجیشور ساہو، سنجئے راوت، بسواجیت داس اور دیگر پارٹی کارکناں موجود تھے۔

ٹولی گنج buddhist مورچوں کے طرف سے ایک شاندار افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں وارڈ نمبر 43 کے سماج سیوک خواجہ خیرالدین عرف محمد لڈو بھائی، ویسٹ بنگال ترنمول بیناراٹی کے اسٹیٹ آرگنائزیشن سیکریٹری زبیر عالم، شری ارنجوتی بھکو مہاراج، ویسٹ بنگال ترنمول اسٹیٹ مینورٹی کمیٹی ممبر رضیہ احمد اور بیلگچھیہ کے محمد عبداللہ بھائی نے شرکت کی

سیالدہ حیات خان لین مسجد میں تراویح کی شکل میں تکمیلِ قرآن

سیالدہ اسٹیشن کے قریب واقع قدیم مسجد حیات خان لین جہاں تراویح کی شکل میں قرآن پاک کی تلاوت کی تکمیل ہوئی۔ جس موقع پر قاری حیدر نے فرمایا کہ قرآن سے دوری ہماری ذلالت کی وجہ ہے۔ قرآن تمام علوم وفنون کا منبع ہے ضرورت ہے کہ اسکی تعلیمات کو اپنے کردار میں بسالیں۔ حافظ محمد رضوان صاحب نے نمازِ تراویح پڑھائی۔ اس موقع پر مسجد کے متولی ممتاز صدیقی، محمد سجاد، ڈاکٹر محمد ثاقب، اقبال صدیقی، عاطف ظہور اور موذن حافظ قمر عالم پیش پیش تھے۔

مسجدِ ربانی سیالدہ میں جلسہ ایصال وثواب ودعوت افطار

آج مورخہ 13 مارچ 2025 مسجد کے سابق متولی وخطیب وامام مولوی عبدالجبار رحمہ، کمال احمد مرحوم، جاوید اقبال مرحوم حافظ محمد عثمان مرحوم کے ایصال وثواب کیلئے دعائیہ مجلس کا اہتمام مسجد میں منعقد ہوا، افطار سے قبل قرآن خوانی ہوئی حافظ وقاری محمد افتخار صاحب کے تلاوت قرآن سے محفل کا آغاز ہوا، معروف ملی رہنما خواجہ احمد حسین نے مرحومین کے ملی خدمات کا ذکر مختصر میں کیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اس موقع پہ متولی جمال احمد، اخلاق الرحمٰن، انتخاب عالم، حافظ محمد زاہد، الیاس منڈل اور حاجی قاسم نے خصوصی طور پہ شرکت کی کثیر تعداد میں مصلیان موجود رہے۔ خواجہ احمد حسین نے کہا کہ 1950 سے مولوی عبدالجبار برادران نے مسجد ربانی کی خدمت کی تھی۔ اللہ مرحومین کی مغفرت فرمائے (آمین)

راجہ بازار SSCC میں IX اور X کے لئے داخلے کا آغاز

(ڈاکٹر محمد ثاقب) راجہ بازار شیور سکسس کوچنگ سینٹر (SSCC) شہر نشاط کولکاتا کا ایک مشہور و منفرد تعلیمی ادارہ ہے جہاں شہر اور صوبہ کے باہر کے قابل، تجربہ کار اور مستند اساتذہ کی منظم ٹیم کے زیر نگرانی معیاری تعلیم وتربیت دی جارہی ہے جس کے دوررس اور فخریہ نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ طلبہ و طالبات نہ صرف امتیازی نمبرات سے کامیاب ہورہے ہیں بلکہ گزشتہ برس پانچ طلبہ نے H.S میں اردو اور انگریزی میں صد فیصد مارکس حاصل کر کے ادارے اور ملت کا نام روشن کیا۔ ادارے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ محسن ملت جناب شمس الزماں انصاری سابق MMIC کی سرپرستی میں یہ اپنے مشن میں رواں دواں ہے۔ سیشن 2026 - 2025 درجہ نہم (IX) اور دہم (X) کیلئے داخلے کا آغاز ہوچکا ہے۔ خواہش مند طلباء وطالبات داخلہ فارم راجہ بازار رشیدیہ مدرسہ سکشا کیندرا 297/1 اے، پی بی روڈ، راجہ بازار کولکاتا۔ 09 سے شام 6 بجے تا رات 9 بجے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

رنگوں کا تہوار ہولی اور اسکی تاریخ

(محمد شعیب عالم)

آج دنیا بھر میں ہندو برادری اپنا رنگوں کا تہوار ہولی منا رہی ہے۔ ہولی موسم بہار میں منایا جانے والا ایک اہم ہندو تہوار ہے یہ تہوار ہندو کیلنڈر کے مطابق پھاگن ماہ کی پورے چاند کو منایا جاتا ہے۔ رنگوں کا تہوار کہا جانے والا یہ تہوار روایتی طور پر دو دن منایا جاتا ہے۔ بھارت اور نیپال میں زیادہ اہمیت سے منایا جاتا ہے اسکے علاوہ یہ تہوار بہت سے دیگر ممالک جن میں اقلیتی ہندو لوگ رہتے ہیں وہاں بھی دھوم دھام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ پہلے دن کو الاو? جلائی جاتی ہے جسے الاو? دہن یا ہولیکا دہن کہتے ہے۔ جب کہ دوسرے دن لوگ ایک دوسرے پر رنگ، عبیر، گلال وغیرہ پھینکتے ہیں ڈھول بجا کر ہولی کے گیت گائے جاتے ہیں اور گھر گھر جا کر لوگوں کو رنگ لگایا جاتا ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ ہولی کے دن لوگ پرانی رنجیشوں کو بھول کر گلے ملتے ہیں اور پھر سے دوست بن جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو رنگنے اور گانے بجانے کا دور دوپہر تک چلتا ہے۔ اس کے بعد غسل کر کے ا?رام کرنے کے بعد نئے کپڑے پہن کر شام کو لوگ ایک دوسرے کے گھر ملنے جاتے ہیں گلے ملتے ہیں اور مٹھائیاں کھلاتے ہیں۔ راگ رنگ کا یہ مقبول تہوار موسم بہار کی آمد کی نوید مانا جاتا ہے۔ ہولی کا تہوار وسنت پنچمی سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ اسی دن پہلی بار گلال اڑایا جاتا ہے۔ تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ قدیم زمانے سے یہ تہوار منایا جارہا ہے لیکن شمالی بھارت یعنی دہلی، پنجاب، یوپی، کشمیر، راجستھان، ہریانہ، بہار میں یہ زیادہ جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کا بیان کئی قدیم مذہبی کتابوں میں ملتا ہے۔ مشہور مسلم سیاح البرونی نے بھی اپنی تاریخی سفری یادداشتوں میں برصغیر میں ہولی کے تہوار کا ذکر کیا ہے۔ مغل دور کی مستند تاریخی کتابوں میں اکبر کا اپنی بیوی کے ساتھ ہولی کھیلنے کا ذکر ملتا ہے جب کہ جہانگیر نے بھی نورجہاں کے ساتھ ہولی کھیلی تھی۔ الور میوزیم کی ایک تصویر میں جہانگیر کو ہولی کھیلتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ شاہ جہاں کے وقت تک ہولی کھیلنے کا انداز بدل گیا تھا تاریخ میں بیان ہے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں ہولی کو رنگوں کی بوچھار کا تہوار کہا جاتا تھا۔ ا?خری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے بارے میں مشہور ہے کہ ہولی پر ان کے وزیر انہیں رنگ لگانے جایا کرتے تھے۔ راجہ مہاراجاؤں کے شاہی محلات میں بھی رنگ کھیلنے اور خوشیاں منانے کا رواج تھا۔ اس موقع پر تحفے تحائف کے تبادلے کی بھی روایت ملتی ہے۔ ہولی کے تہوار سے جڑی ہوئی متعدد اساطیری روایات ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور کہانی پرہلاد کی مانی جاتی ہے۔ ہولی کے تہوار کی طرح اس کی روایتیں بھی انتہائی قدیم ہیں اور اس کا فارمیٹ اور مقصد وقت کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ قدیم دور میں یہ شادی شدہ خواتین کی طرف سے خاندان کی خوشی کے لئے منایا جاتا تھا اور مکمل چاند کی عبادت کرنے کی روایت تھی۔ ویدک دور میں اس تہوار کو نواتریشٹ یشتھ کہا جاتا تھا۔ اس جشن کے بعد ہی چیت مہینے کا ا?غاز ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ہولی کا تہوار الگ الگ علاقوں میں مختلف طریقے سے منایا جاتا ہے۔ برج کی ہولی ا?ج بھی پورے ملک کی توجہ کا مرکز ہوتی ہے۔ دہلی ہریانہ کی لٹھمار ہولی کافی مشہور ہے۔ اس میں مرد عورتوں پر رنگ ڈالتے ہیں اور خواتین ان کو لاٹھیوں اور کپڑے کے بنائے گئے کوڑوں سے مارتی ہیں۔ اسی طرح متھرا اور ورنداون میں بھی 15 دنوں تک ہولی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ مغربی بنگال میں گیندے کے پھولوں کی ہولی کا رواج تھا جو آہستہ آہستہ ختم ہوگیا۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر کی رنگ پنچمی میں خشک گلال کھیلنے جبکہ گوا میں جلوس نکالنے کے بعد ثقافتی پروگراموں کے انعقاد کا رواج ہے۔ جنوبی گجرات کے قبائیلوں کے لئے ہولی سب سے بڑا تہوار ہے چھتیس گڑھ کی ہولی میں لوک گیتوں کی حیرت انگیز روایت ہے اور مدھیہ پردیش کے قبائلی علاقوں میں اسے بھگوا کے نام سے بے حد دھوم دھام سے منایا جاتا ہے جبک? ریاست بہار کا پھگوا جم کر موج مستی کرنے کا موقع ہے اور نیپال کی ہولی پر مذہبی وثقافتی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں ا?باد تارکین وطن اپنے اپنے طریقے سے ہولی مناتے ہی ہیں۔ اردو شاعری میں بیشمار شاعروں نے برصغیر کے تیوہاروں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے اور ان میں سب سے نمایاں نام نظیر اکبرا?بادی کا ہے۔ انھوں نے جس طرح سے شب برا?ت، عید وغیرہ پر نظمیں کہی ?یں اسی طرح ہولی اور دیوالی پر بھی نظمیں کہی ہیں۔ نظیر اکبرا?بادی کی شناخت اردو کے ایک ایسے شاعر کے طور پر کی گئی ہے جو سب سے زیادہ عوامی موضوعات کو اپنی شاعری کے لئے منتخب کرتا ہے۔ انھوں نے ہولی اور دیوالی پر بہت سی نظمیں کہی ہیں انھوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بے مثال ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہولی کی شروعات ملتان سے ہوئی۔ روایت ہے کہ یہ تہوار پرہلاد پوری بالی مندر سے شروع ہوا۔ پرہلاد پوری کے اصل مندر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے پرہلاد نے تعمیر کرایا تھا۔ جو ہرنیکا شیپو ملتان کے راجہ کا بیٹا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے لفظ ہولی راجہ ہرنا کشپ کی بہن ہولیکا سے ماخوذ ہے جو راجکمار پرہلاد کو جلانے کی کوشش میں خود جل کو راکھ ہوگئی تھی۔ ہولی کے بارے میں مولانا نوراحمد خان فریدی نے اپنی کتاب تاریخ ملتان جلد اول میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اُن کے مطابق راجکمار پرہلاد و ہرنا کشپ جو خود کو سورج دیوتا کہلواتا تھا اور اسی کے نام پر ملتان کا قدیم نام کشپ پورہ تھا کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ یہ پاٹھ شالہ پڑھنے جاتا تھا۔ راستے میں کمہار کا آوا پڑتا تھا۔ ایک دن وہ جب یہاں سے گزرا تو اُس نے دیکھا کہ کمہار بھٹی کھول کر برتن نکال رہے ہیں۔ پرہلاد تھوڑی دیر کے لئے وہاں پر رک گیا۔ جب کمہاروں نے درمیانی برتن نکالا تو اُس میں سے ایک بلی اور اُس کے بچے برآمد ہوئے۔ پرہلاد بڑا حیران ہوا کہ تین دن تک بھٹی برابر جلتی رہی پھر یہ بلی اور اُس کے بچے کیسے بچ گئے۔ اُس کے دل میں یہ خیال پختہ ہوگیا کہ مہاراج ہرنا کشپ کے سوا کوئی اور طاقت موجود ہے جو اپنے مخلوق کی اس طرح حفاظت کرتی ہے۔ اُس نے پاٹھ شالے جا کر اپنے گرو سے تمام ماجرہ بیان کیا مگر وہ ٹال گئے۔ پھر یہ ہونہار بچہ محل میں واپس آیا اور مہاراج سے برملا کہہ دیا کہ آپ خدا کیسے ہوسکتے ہیں خدا تو وہ ہے جس نے کمہار کی بھٹی میں بلی اور اُس کے بچوں کو جلنے سے بچایا۔ راجہ سخت جھنجلایا اور اُس نے حکم دیا کہ اس گستاخ کو قلعہ کی فصیل سے نیچے گرایا دیا جائے۔ نوکر چاکر راجکمار کو پکڑ کر قلعہ کی بلند و بالا فصیل پر لے گئے اور وہاں سے نیچے پھینک دیا لیکن مالک حقیقی نے اس معصوم کو بال بال بچالیا اور وہ مقام جہاں پر ہلاد کو جلانے کی کوشش کی گئی تھی ایک مختصر سے کمرے کی شکل میں اب تک محفوظ ہے۔ مولانا نور احمد نے جس کمرے کا ذکر کیا ہے وہ برہلاد مندر میں واقع تھا۔ 1992ء میں سانحہ بابری مسجد کے بعد ردعمل میں لوگوں نے اس تاریخی ورثے کو گرا دیا اور اب اس کا کوء نشان باقی نہیں ہے۔ فیصیل سے گرانے سے بچنے کے بعد راجہ نے راجکمار پرہلاد کو گرم تیل کے کڑھاو میں پھینکوایا مگر کچھ آنچ نہ آئی۔ دریا میں غرق کرنے کی کوشش کی مگر بے سود رہا۔ راجہ کی بہن رانی ہولکا جو راجہ کی ہم خیال تھی اُس کا دعویٰ تھا کہ وہ ریاضت کر کے آگ کو مسخر کر چکی ہے اور آگ اُس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ اس لئے وہ راجکمار پرہلاد کو گود میں لے کر آگ پر جا بیٹھی مگر پرہلاد تو صحیح سلامت بچ نکلا مگر رانی ہولکا جل کر بھسم ہو گئی۔ چنانچہ ہندو اُس عبرتناک واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے اب تک ہولی کا تہوار مناتے ہیں۔ اخلاق احمد قادری نے بھی اپنی کتاب تاریخ تمدن ملتان میں اس واقعے کو بیان کیا ہے۔ شہزاد عرفان اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ قدیم ملتان شہر جو کبھی ہندوستان کی عظیم الشان سلطنت ہوا کرتا تھا، جہاں سے وید اشلوک، عقائد، مذاہب، ثقافت، فلسفہ، علم وہنر ادب اور رسم ورواج جنم لے کر پورے ہندوستان میں پھیل جاتے تھے وہیں سے ہولی کا تہوار ایک نیک دل عادل باشاہ پرہلاد کے آگ کے دہکتے ہوئے الاؤ میں سے زندہ بچ جانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ہولی کا تہوار پھاگن کے مہینے میں پورے چاند کی تاریخ کو منایا جاتا ہے اور یہ تہوار دو دن تک منایا جاتا ہے۔ پہلے دن ہولیکا جلائی جاتی ہے جسے ہولیکا دین کہا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے دن کو دھول وندہن کہا جاتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی کئی سال بعد تک ملتان میں ہندوں کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہولی کا تہوار مناتے تھے۔ ملتان کے بہت سے گاؤں اور دیہات میں آج بھی شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے موقعوں پر ایک دوسرے پر رنگ پھینکنے کا رواج ہے۔

قومی مثنوی کے خالق شیخ احمد علی کیفی بہاری

ڈاکٹر محمد صلاح الدین
اورینٹل کالج پٹنہ سیٹی

مثنوی شاعری میں اولین درجہ رکھنے والا صنف ہے۔ پہلے سماج کا آئینہ خاص طور پر یہی ہوا کرتا تھا، اس فن کے فنکار زمانے کے حالات کو اس فنکاری سے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے باعث پرخطر اور انحطاط والے مختلف کام جو انسانی زندگی میں موجود ہوگئی ہوں اور ان کے ازالہ کے تدابیر، اور دیگر گوشے کو شاعر اپنی شاعری میں رکھتا ہے البتہ کوئی خاص گوشہ بھی ہوسکتا ہے۔

شیخ احمد علی کیفی جس کے نام نامی سے بہار ہی نہیں بلکہ شعر وادب میں ایک ممتاز نام ہے جنہوں نے مثنوی کی دنیا میں معروف اور خاص نام پایا۔ انہوں نے مختلف جہت پر سماج کی منظر کشی کی ہے۔ قومی مثنوی کے انکے جتنے جتنے اشعار سامنے گزرے وہ اس قدر سلیس زباں اور منطقی انداز ہے کہ آپ شعر کے ہر ایک مصرع کو بغیر ضانقہ لئے آگے نہیں پڑھ سکتے اور احتساب کن بھی۔

اب چونکہ شیخ احمد علی کیفی بہاری ایسے دور کے آب وہوا میں پرورش پائی جہاں فرمانرواں انگریز تھے اور ہند میں غلامی کی زنجیر کو توڑنے کی لہر چل پڑی تھی ہر طرف خوف وخطر کا ماحول تھا۔ 1857ء کی تباہی وبربادی جو تاریخ کا المناک حصہ ہے اس وقت شیخ احمد علی کیفی اپنی جوانی کے دن جھیل رہے تھے جنکی جھلک انکی قومی مثنوی میں ملتی ہے۔

شیخ احمد علی کیفی بہاری، کیفی تخلص ہے۔ وہ بہار شریف کے کاغذی محلہ بہار میں 1833ء پیدا ہوئے اور 1923ء میں کاغذی محلہ میں 90 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آج بھی ان کے خویش واقارب محمد منزل میں مقیم ہیں۔

کیفی صاحب مرزا اسداللہ خاں غالبؔ کے شاگرد تھے۔ وہ خوش الحان شاعر تھے سرسید احمد خاں بانی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہم عصر تھے۔ وہ سرسید کی تحریکات وتفکرات کے حامی تھے، کیفی صاحب کے والد ماجد کا نام شیخ اکبر علی بن شیخ مظہر علی بن شیخ ابوسبحان تھا۔ ان کے جد امجد شیخ ابوسبحان آذر بائیجان سے ہجرت کر کے کاغذی محلہ، بہار شریف میں سکونت پذیر ہوئے۔

قومی مثنوی ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب چند اہم شخصیات کے تاثرات جس میں مقدمہ احمد بدر، کیفی بہاری احمد اللہ ندوی۔ ''شیخ احمد علی: تعارف وخدمات۔'' ڈاکٹر تقی محمد ''ایک بے مثال نظم۔'' پروفیسر علی احمد فاطمی '' قومی مثنوی: ایک جائزہ۔'' ڈاکٹر انور ''حضرت احمد علی کیفی کی قومی مثنوی کی بازیافت۔'' ڈاکٹر ریحان غنی، ''سچی خراج عقیدت۔'' مسعود الرحمن، ''علم وادب کے ایک بیش بہا خزانے کی بازیافت۔'' ڈاکٹر عبدالصمد، عرض ناشر۔ سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی، دعائے خیر رفعت دوست احمد، مبارکباد خورشید عالم، اظہار تشکر، ذکی محمد۔

قومی مثنوی آج سے 110 سال پہلے 1912ء میں محمد سراج الحق منیجر اور پرنٹر و پبلشر دلگداز پریس لکھنؤ محلہ کڑہ بزن جنگ خاں نے طباعت کر کے شائع کیا۔ اس مثنوی کے آخری صفحہ پر مولانا عبدالحلیم شرر جو وقت کے جید ادیب ہیں، بہترین تبصرہ کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

''اس مثنوی میں خاص قسم کی جدت وندرت ہے۔ مسلمانوں کی پولیٹیکل حالت، ان کے اخلاق و کردار ومعاشرت، ان کے اوضاع واطوار غرض تمام باتوں پر نہایت ہی خوبی، کہنہ مغربی اور خوش اسلوبی سے گفتگو کی گئی ہے۔ زبان نہایت شستہ ورفتہ ہے۔ شاعرانہ نازک خیالیاں ہیں۔ دل پر اثر کرنے والی تشبیہیں ہیں۔ قومی مثنوی کا دوسرا ایڈیشن 2021ء مشہور ومعروف پبلشر سلسلہ خانقاہ منعمیہ، میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی سے شائع ہوا اور منظر عالم پر آیا۔

قومی مثنوی شیخ احمد علی کیفی بہاری نے جس فکر اور کرب سے سماجی سیاسی اور مشکلات کے ہر کڑی کو اس کے مناسب تدابیر سے مسائل کے حل اور اپنے اسلاف کے اوصاف سے زندگی کے ہر شعبے میں سماجی اور سیاسی گندگیوں کے سدباب کے نایاب نسخہ منظوم کیا ہے 2021ء کے ایڈیشن میں پروفیسر ڈاکٹر احمد بدر صاحب شعبہ اردو کریم سٹی کالج جمشید پور نے 16 صفحات پر مقدمہ لکھا ہے۔ انہوں نے جس باریکی سے شیخ احمد علی کیفی بہاری کے قومی مثنوی پر اظہار خیال قلم بند کیا ہے وہ بھی اپنے آپ میں یہ کہنا حق بجانب ہوگا کے نایاب ہے۔ احمد بدر کہتے ہیں اس مثنوی میں پہلی بار اہل ہند خصوصاً مسلمانوں کی سماجی اور سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور ان کا موازنہ ترقی یافتہ اقوام سے کر کے نہ صرف ان کے زوال کے اسباب بلکہ اس کے سدباب کی صورتوں پر بھی مفصلاً روشنی ڈالی گئی۔ اس اعتبار سے اسے بہار کی پہلی سیاسی مثنوی ماننا پڑے گا، کیونکہ مادر ہند سے 23 سال قبل شائع ہو چکی تھی۔ 2438 اشعار پر مشتمل یہ مثنوی اور مثنوی کی طرح حمد ونعت سے شروع ہوتی ہے اور حسب معمول فرمانروا کے وقت یعنی انگریزوں کی تعریف کے اشعار ہیں۔ پھر صوبہ بہار کا ذکر ہے یہاں کی قدامت تاریخی اہمیت اور اہم شخصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

یہ جو ہر شے ہے لن ترانی گو — کہتی ہے لا الہ الا ہو
مشرکوں سے بھی گوشِ راز آگاہ — سنتے ہیں لا الہ الا اللہ
حیرت افزا وفورِ قدرت ہے — حد سے افزوں ظہور قدرت ہے
حد سے جس شے کا ہو زیادہ ظہور — راز ہو جاتی ہے وہ اور مستور
فطرۃ تھے نبی رسولِ کریم ﷺ — دینِ فطری کی دی ہمیں تعلیم
بھیجیں ہم ان پہ درود و سلام — آل واصحاب پر بھی ان کے تمام
ساقیا، عہد جارج پنجم ہے — جشن ہے، عیش ہے، تنعّم ہے
میری خاطر سے ڈھونڈھ کر اسے لا — اور اسی جام میں لے آج پلا

پھر کیفی بہاری راجگیر کے قدرتی مناظر اور تاریخی پس منظر کو اجاگر کرتے ہیں:

بدھ مہاراج اپنا چھوڑ کے تخت — نکلے کرنے عبادتیں جب سخت
یہی جنگل انہیں پسند آیا — منتخب اس جگہ کو فرمایا
پیر مخدوم ملک شرف الدین — مدتوں یاں رہے ہیں چلہ نشیں
یادِ حق میں وہ یاں رہے مشغول — یہ مقام ان کے بھی ہوا مقبول
ہم بھی ہیں خاک اسی بہار کی آہ — ہے جو پیر شرف کی تربیت گاہ
تن بنا جس سے، تھی وہ خاک وطن — مر کے خاکِ وطن بنے گا یہ تن

شیخ احمد علی کیفی کو راجگیر میں ہی اس مثنوی کی تصنیف کا خیال آیا وہ پھر یہاں کے پرسکون مقام، پُرفضا منظر، صحت بخش آب وہوا اور پاکیزہ ماحول کی وجہ کر وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہیں یکسوئی کے ساتھ غور وفکر کیا جاسکتا ہے اور خیالات کو اشعار میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

بامقصد اور افادی ادب کی تخلیق کی اہمیت بتاتے ہوئے کیفی بہاری یہ کہتے ہیں کہ ادیبوں کا یہ فریضہ ہے کہ کتابیں خواہ درسی ہوں یا غیر درسی، ان کے مصنفین کی ذمہ داری ہے کہ جو قوم کے حق میں ہو وہی لکھیں اس گفتگو کو انہوں نے غیر ذمہ دار مصنفوں پر طنز کرتے ہوئے اس شعر پر ختم کرتے ہیں:

وقتِ تصنیف اپنی ہی اولاد — کاش آئے مصنفوں کو یاد

اس طرح شیخ احمد علی کیفی بہاری ایک جگہ فرماتے ہیں انسان کے وجود دو چیزوں پر منحصر ہے ایک بقائے نفس دوسری بقائے نوع:

اپنی شخصی جو زندگانی ہے — چند روزہ ہے جلد فانی ہے
دوسری شے کو ہے ثبات و قیام — اور اس کا بقائے نوع ہے نام
یاں ہیں فانی نفوس انسانی — نوع انساں مگر نہیں فانی
جیسے آباد اب ہیں آدم زاد — تا قیامت رہیں گے یاں آباد

اسی طرح وہ تسلسل کے ساتھ انسانی زندگی کے تمام اچھے برے گوشے کو اپنے خوبصورت اشعار میں رچتے ہیں اور جہاں اصلاح کی ضرورت ہے وہاں پوری قوت سے اپنی رائے رکھتے ہیں کہ ہماری زندگی میں جو خرابیاں روز عیاں ہیں، ختم ہونے کی راہ بھی دیکھاتے، اور راہ ہموار کرنے کی جذبہ بھی دیتے۔ شیخ احمد کیفی بہاری قوم کی بنیاد چار ستون پر ہے۔ (مارل، ارلیجس، سوشل، پالیٹکل) وہ اس بات پر حد درجہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس میں ہمیشہ توازن برقرار رہے ورنہ یہ قوم خطرے میں پڑ جائیگی۔

ہو کے ہم مذہبوں میں لٹھ بازی — تم بنو یا شہید، یا غازی
چھین لینا عقیدہ کا لیکن — روز سے لٹھ سے لٹھ کے تو ہے ناممکن
قوم میں مذہبی نزاع و جدل — ہے عظیم اک خطائے پالیٹیکل
کسی فرقے کی فتح سے سردست — کھاتی ہے قوم خود اسی کی شکست

کیفی بہاری کے متعلق جناب احمد اللہ ندوی نے اس مثنوی کے اسلوب اور روشن خیالی پر صحت مندبات کی ہے کہ کیفی نے مسلمانوں کی پالیٹکل حالت ان کے اخلاق ومعاشرت، اوضاع و اطوار، غرض تمام باتوں پر نہایت ہی خوبی کہنہ مغزی اور خوش اسلوبی پر دلچسپ بات کی ہے، ڈاکٹر تقی محمد ایسوسی ایٹ پروفیسر سابق صدر شعبۂ کامرس اورینٹل کالج پٹنہ سیٹی جو شیخ احمد علی کیفی بہاری کے پرپوتے ہیں، بہت ہی خوبصورت ڈھنگ سے اپنے خاندان کے افراد کے لگ بھگ ہر ایک فرد کا تعارف کرائیں ہیں جو شیخ احمد علی: تعارف وخدمات کے عنوان سے ہے مزید وہ کیفی صاحب کی غزل کے طرف دھیان دلاتے ہیں:

ہائے مرغ بسمل کا تڑپنا دیکھئے
حرکتیں بے ساختہ ہوتی ہیں یوں مجبور سے
بچ رہا ہم سے غریبوں کا وہ سارا مال ہے
خرچ ہم کرتے ہیں جس کو وہ ہمارا مال ہے

پروفیسر علی احمد فاطمی سابق صدر شعبہ اردو الہ آباد یونیورسٹی، الہ آباد، ''ایک بے مثال نظم عنوان'' سے قومی مثنوی کے خالق شیخ احمد علی پر وہ لکھتے ہیں قومی مثنوی کے خالق شیخ احمد علی نے تو دیباچہ وغیرہ کچھ نہیں لکھا لیکن آخر میں عبدالحلیم شررؔ نے کچھ اس طرح کے اشارے کئے ہیں جنہیں دہرائے جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ شرر، حالی سے جونیئر تھے اور سرسید سے زیادہ حالی شبلی سے متاثر تھے اور یہ مثنوی بھی اسی کے اثر میں لکھی گئی ہے ڈاکٹر انور قومی مثنوی: ایک جائزہ میں ایک کامیاب مثنوی اور وقت کی ضرورت گردانتا ہے۔ حضرت احمد علی کیفی کی قومی مثنوی کی بازیافت عنوان سے ڈاکٹر ریحان غنی پٹنہ کے معروف اور مشہور صحافی بہت ہی سلیقے سے حضرت شیخ احمد علی کیفی بہاری کے مثنوی کے چند مشہور اشعار کو پیش کیا ہے اور موازنہ دیا شکر نسیمؔ، نواب مرزا شوقؔ سے کیا ہے۔ سچی خراج عقیدت۔ ڈاکٹر مسعود الرحمن صدر شعبۂ نفسیات اورینٹل کالج پٹنہ سیٹی نے کیفیؔ کے جہاں بہت سارے گوشے مثنوی کے ہیں وہاں خاص طور پر اخلاقی، مذہبی اور تعلیمی انقلاب برپا کرنے کی جھلک کی طرف اشارہ کیا ہے اور آخر میں سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی، سجادہ نشین خانقاہ منعمیہ، میتن گھاٹ پٹنہ سیٹی و سرپرست سلسلہ جو قومی مثنوی کے ناشر بھی ہیں کیا ہی پراثر انداز میں پہلے مثنوی کے سرے فہرست شعراء جو اول تا آخر کے طرف بڑھا ہے ان کے ناموں کو تسلسل کے ساتھ اور زبانوں کے مابین ربط ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں: ''اردو مثنویوں میں عشقیہ مثنویوں کا بول بالا ہے۔ دینی وعرفانی اور دیگر عناوین کی مثنویاں حاشیہ پر نظر آتی ہیں۔ عیش وعشرت اور بے ثباتی دنیا کے موضوعات سے جل تھل زمین پر ایک اکیلا جزیرہ ہے جس پر قوم کی فکر ونصیحت سے لبریز کیفی کی قومی مثنوی نظر آتی ہے۔''

تعلیم اور کرئیر ایک جائزہ

قمر اعظم صدیقی

ڈاکٹر مظفر نازنین صاحبہ ادبی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے گریجویشن تک کی تعلیم سائنس سے حاصل کی ہے۔ اسکے بعد آپ نے میڈیکل سائنس میں اپنی دلچسپی دکھاتے ہو D.H.M.S کی سند حاصل کی اور باضابطہ طور پر اس وقت کلکتہ میں پریکٹس کر رہی ہیں، اور الحمدللہ آپ کے علاج سے سینکڑوں مریض شفا یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کا میدان سائنس رہا ہے باوجود اسکے آپ کی محبت اردو مثالی ہے۔ آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتی ہیں اس کا پورا پورا حق ادا کرتی ہیں۔ آپ کے مضامین ہندوستان کے تمام مشہور ومقبول اردو روزنامہ، ویبسائٹ، پرونل اور رسائل میں مستقل شائع ہو رہے ہیں۔ آپ کی خدمت اردو کا دائرہ صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں ہے۔ آپ کے مضامین بیرونی ممالک پاکستان، جاپان اور انگلینڈ کے ویبسائٹ میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کا مطالعہ بہت ہی وسیع ہے۔ آپ نے جہاں ایک جانب مشہور ومعروف شخصیات جیسے علامہ اقبال، مرزا غالب، مولانا ابوالکلام آزاد، کلیم عاجز کو اپنے تحریر کا موضوع بنایا ہے وہیں آپ نے نئی نسل کے قلمکاروں کی بھی حوصلہ افزائی کی ہے۔ زیر مطالعہ کتاب تعلیم اور کرئیر ڈاکٹر مظفر نازنین صاحبہ کے مضامین کا مجموعہ ہے جو کہ ۲۰ مضامین پر مشتمل ہے۔ پیش لفظ میں محترمہ لکھتی ہیں: مسلم طلبا اور طالبات کو اعلی تعلیم کی طرف راغب کرنا، تعلیم نسواں کو فروغ دینا ہی عصر حاضر کا تقاضا ہے۔ اور یہی زبان حال کی پکار ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اعلی تعلیم سے ہی کامیابی اور ترقی کی بلندیوں پر پہنچا جاسکتا ہے۔

پرواز دونوں کی ہے اسی ایک فضا میں
شاہین کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

اسی تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے ذہن میں ہر لمحہ یہ خمار اٹھ رہا تھا کہ ایک ایسی کتاب کی تشکیل کی جائے جس سے نوجوانان وطن اور ان کے والدین فیضیاب ہوسکیں (صفحہ۔6)

"عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں اس مضمون میں محترمہ نے بہت ہی قیمتی آراء پیش کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ خدا نے انسان کو سوجھ بوجھ، عقل وفہم، ذہن وفراست عطا کیے ہیں جو دوسرے مخلوق کو حاصل نہیں۔ جانور اور انسان کو جو خوبی ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے وہ ہے تعلیم (صفحہ 9)

"آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟ اس مضمون میں بھی محترمہ کا درد مسلمانوں کے حالات کو بخوبی عیاں کرتا ہے۔ ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہو لکھتی ہیں کہ:

سول سروس کے امتحانات میں، ۱۹۳ امیدوار منتخب ہو جس میں محض، ۱۳ امیدوار مسلم ہیں۔ یہ تناسب آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ مزید آگے لکھتی ہیں کہ:

آج مولانا ابوالکلام آزاد ہمارے درمیان نہیں جنہوں نے اپنے اخبار الہلال اور البلاغ کے ذریعہ قوم کی رہنمائی کی اور جو ملت اسلامیہ کے لیے مشعل راہ ثابت ہوئے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنے قیمتی زندگی کا ایک حصہ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے اور ان میں شعور پیدا کرنے کے لیے صرف کیا۔ اقبال نے ہی کہا تھا:

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

(صفحہ 16) "تعلیم نسواں کے ذریعہ ہی صحت مند معاشرے کی تشکیل ممکن ہے اس مضمون میں بھی محترمہ لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق سنجیدہ سوچ رکھتی ہیں انہوں نے لکھا ہے: تعلیم ہی وہ ہتھیار ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ زبان تہذیب، سلیقہ اور شعور تعلیم سے بیدار ہوتی ہے۔ لڑکیوں کو اعلی تعلیم کی ضرورت ہے۔ ان کی نمائندگی ہر شعبہ ہائے زیست میں بے حد ضروری ہے۔ خواہ ادب ہو یا سائنس، میڈیکل سائنس ہو یا انجینئرنگ، سیاست ہو یا صحافت، معاشیات ہو یا سماجیات ہر شعبے میں خواتین کی نمائندگی بے حد ضروری ہے۔ (صفحہ 55)

"اعلی تعلیم کے میدان میں چند علمی شخصیات کی نمایاں کارکردگی اس مضمون میں بھی

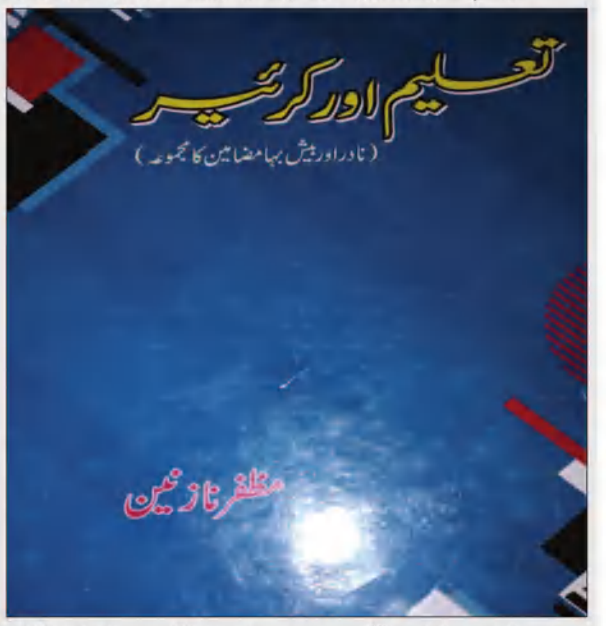

چند نمایاں شخصیت کا ذکر کر کے تعلیمی میدان میں ان کی کارکردگی کو بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس سے طلبہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ جس میں اہم نام ڈاکٹر گورنگ گوسوامی، محترم نور الاسلام، شری ابھیا نند سر، حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی کے نام قابل ذکر ہیں۔ بخوف طوالت یہاں تمام مضمون کے تعلق سے لکھنا ممکن نہیں ہے اس لیے باقی مضمون کے عنوانات آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں: مسلمانوں میں تعلیمی بیداری آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد، اردو تعلیم کے بنیادی مسائل اور اسکا حل، تہذیب گنگ وجمن کی شان ہے اردو زبان، شیریں زبان اردو: ماضی حال اور مستقبل کے آئینے میں، مقابلہ جاتی امتحانات میں تبدیلیاں، ایس ایم ایس لینگویج کا بے جا استعمال اور مستقبل میں اسکے نتائج، ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے، میڈیکل اور انجینئرنگ کالج برائے خواتین کا قیام، عالمی یوم دختراں اور تعلیم نسواں، ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی، اعلی تعلیم کے میدان میں رحمانی ۳۰ کا اہم کردار، اساتذہ کرام کی عظیم شخصیت اور ان کا المیہ، یوم اساتذہ اور رحمانی ۳۰، زمانہ کیا کہے گا کے حوالے سے اہل قلم سید انظار البشر بار کپوری اور نوجوان شاعر۔ مصطفےٰ غزالی کی عظیم شخصیت۔ ملت اسلامیہ یہ تمام مضامین اس کتاب میں شامل ہیں جسے پڑھ کر استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ مظفر نازنین صاحبہ ملت اسلامیہ کے موجودہ حالات، مسلمانوں کی پستی اور علمی میدان میں بد سے بدتر حالت کا درد اپنے سینے میں رکھتی ہیں اور اس کے لیے فکرمند بھی ہیں۔ اور ان کی اسی سوچ نے انہیں اس کتاب کی اشاعت کے لیے مجبور کیا۔ ان کے تمام مضامین میں تعلیم کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر کے دو مضامین شخصیت پر مبنی ہیں۔ نئی نسل کی رہنمائی کے لیے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے تمام لوگ اس کتاب کو اپنے بچوں کو پڑھوا کر ان کے اندر حوصلہ پیدا کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کو اہل علم حضرات قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ ۱۰۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی معاونت سے ادیبہ پرنٹرس کولکاتا میں شائع ہوئی ہے۔ اسکی قیمت صرف ۷۶ (چھہتر) روپیہ ہے۔ اس کتاب کا انتساب محترمہ نے اپنی بہن اور بھائیوں کے نام کیا ہے۔ اس کتاب میں عمدہ اور معیاری قسم کے کاغذ کا استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب کا ٹائٹل پیج بھی دلکش اور خوبصورت ہے۔ اس کتاب کو حاصل کرنے کے لیے محترمہ کے موبائل نمبر 9088470916 سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆

عامر سبحانی: جہاں رہے گا وہیں روشنی لٹائے گا!

پروفیسر مشتاق احمد

ہندوستانی انڈین سول سروس کی تاریخ کے فخریہ باب میں جن شخصیات کو امتیازی حیثیت حاصل ہے ان میں ریاست بہار کے فرزند ملت جناب عامر سبحانی کا بھی شمار ہوتا ہے۔ عامر سبحانی کی شخصیت علامہ اقبال کی زبان میں ''یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم'' کی آئینہ دار ہے۔ وہ اپنے طالب علمی کے زمانے سے ہی اپنی خداداد ذہنی صلاحیت اور بشری اوصاف جمیلہ کی بدولت معاشرے میں مثالی فرد رہے ہیں اور عملی زندگی میں بھی انہوں نے قومی وملی خدمات کے ذریعہ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ نظریہ فلاح بہبود بشر کے پاسدار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ وطن عزیز میں برادر وطن کی نگاہوں میں بھی قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں اور اس دور ذہنی تحفظات وتعصبات میں بھی ہر طبقے کے درمیان ان کی انتظامی انفراد اور بالخصوص انسانی ہمدردی کو قبولیت ومقبولیت حاصل ہے۔ واضح ہو کہ گذشتہ کل نتیش کمار کی حکومت بہار نے جناب عامر سبحانی کو ریاست کا چیف سکریٹری مقرر کیا ہے اور انہوں نے یکم جنوری ۲۰۲۲ء کو اپنا عہدۂ جلیلہ بھی سنبھال لیا ہے۔ حکومتِ بہار کے اس فیصلے کی نہ صرف ریاست میں بلکہ قومی سطح پر بھی چہار طرف پذیرائی ہو رہی ہے۔ یوں تو یہ عہدہ انہیں اپنی سینیریٹی کی بنیاد پر حاصل ہوا ہے۔ لیکن چوں کہ چیف سکریٹری کے انتخاب میں حکومت کو ہی کلی اختیار ہوتا ہے اس لئے جناب عامر سبحانی کی تقرری حکومت کی انصاف پسندی کا بھی مظہر ہے۔ لہٰذا اقلیت مسلم طبقے میں عامر سبحانی کی تقرری کو اسی نظریے سے دیکھا جا رہا ہے۔ یوں تو ایک سال قبل بھی سینیریٹی کی بنیاد پر چیف سکریٹری کے دوڑ میں ان کا نام شامل تھا اور اس بار بھی ہفتوں سے ذرائع ابلاغ میں یہ خبر گردش کر رہی تھی کہ جناب سبحانی بہار کے نئے چیف سکریٹری ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسا باوقار اور اعلیٰ انتظامی عہدہ ہے جس کی غیر معمولی اہمیت ہے اور اس کے لئے آئی اے ایس کیڈر کے بہت سے اعلیٰ آفیسران خواہاں رہتے ہیں۔ اس لئے جب تک باضابطہ حکومت کی طرف سے نوٹیفیکشن جاری نہیں ہوتا اس وقت تک طرح طرح کی افواہیں اور قیاس آرائیاں بھی گردش کرتی رہتی ہیں۔ مگر اس بار حکومت بہار نے ان تمام افواہوں اور قیاس آرائیوں کو کالعدم کرتے ہوئے جناب سبحانی کے لئے راستہ ہموار کیا ہے اور بہار کو ایک ایسا اعلیٰ حکام عطا کیا ہے جن کی پوری زندگی معمار قومیت کی مثال رہی ہے۔

ہم سبھوں کو یاد ہے کہ جب ۱۹۸۷ء کے سول سروس امتحان کا ریزلٹ آیا تھا اور اس میں جناب سبحانی نے اولیت حاصل کی تھی تو نہ صرف اقلیت طبقے میں بلکہ برادر وطن کے درمیان بھی ان کا نام فخریہ طور پر لیا جانے لگا تھا۔ ظاہر ہے کہ اُس وقت ریاست بہار کے مسلمانوں کے تعلق سے تعلیمی پسماندگی کی خبریں اکثر اخباروں کی سرخیاں رہا کرتی تھیں اور ویسے مایوسی کے دور میں جب ہندوستان کے سب سے مشکل ترین سول سروس کے امتحان میں انہوں نے اولیت حاصل کی تھی تو ایک طرف ریاست بہار کے عوام الناس کا سر فخر سے بلند ہوا تھا تو دوسری طرف مسلم معاشرے کے سنجیدہ لوگوں کے درمیان یہ بحث شروع ہوگئی تھی کہ اگر ہمارے معاشرے میں معیاری تعلیم کو فروغ دیا جائے تو ہمارے معاشرے کی تصویر وتقدیر بدل سکتی ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ ریاست بہار سے تعلق رکھنے والے طالب علموں اور بالخصوص مقابلہ جاتی امتحانات کے تئیں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے وہ راتوں رات ایک ''آئیڈیل'' بن گئے اور سچائی تو یہ ہے کہ مسلم طبقے میں مقابلہ جاتی امتحانات کے رجحانات میں ایک انقلابی تغیر بھی آیا۔ چوں کہ عامر سبحانی محض کچھ دنوں کے لئے مرکزی حکومت دہلی کے انتظامی عہدہ پر دہلی گئے لیکن وہ جلد ہی پھر بہار لوٹ آئے۔ غرض کہ ان کی خدمات کا بیشتر حصہ بہار کے عوام الناس کی فلاح وبہبود کی نذر رہا اور اب جب کہ وہ انتظامی امور کے سب سے اونچے عہدہ یعنی چیف سکریٹری کے عہدہ پر مامور کئے گئے ہیں تو اب بہار کے عوام کو ان سے قدرے زیادہ ہی توقعات وابستہ ہوگئی ہیں۔ کیوں کہ اب تک وہ جہاں بھی اور جس عہدے پر رہے ہیں وہ عہدہ ان کی حسنِ کارکردگی اور حسنِ اخلاق کی وجہ سے معتبر مانا جاتا رہا ہے۔ آغاز میں وہ کئی اضلاع کے ضلع کلکٹر رہے پھر سکریٹریٹ میں مختلف عہدوں پر اپنی نمایاں کارکردگی انجام دیتے رہے لیکن محکمہ داخلہ، کابینہ اور محکمہ اقلیتی فلاح وبہبود کو انہوں نے جو اعتبار ووقار بخشا ہے وہ صرف اور صرف ان کی صاف وشفاف شبیہ اور خلوص نیتی کا نتیجہ رہا ہے۔ وہ اپنے محکموں کے آفیسران اور ملازمین کے درمیان بھی اپنی رحم دلی، حقیقت وانصاف پسندانہ اور محافظ انسانی حقوق کے طور پر مقبول رہے تو عوام الناس کے ہر طبقے میں ان کی فعال ومتحرک شخصیت کو قبولیت حاصل رہی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کوئی بھی ہو ان کے تئیں سبھوں کا اعتماد رہا۔ بالخصوص وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے دور میں وہ ہر آزمائش میں کامیاب وکامران رہے ہیں اور اپنے مساواتی نظریہ کی بدولت کبھی بھی کسی تنازعہ کے شکار نہیں ہوئے۔ اگرچہ حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں بھی کئی بار متنازعہ فیہ بنانے کی سازشیں ہوئیں لیکن وہ تمام تر فتنہ وسازش سے محفوظ رہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے نظریۂ زیست اور اصول عمل میں کوئی تبدیلی نہیں لائی اور اپنے آئینی فرائض کو بہ حسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ وہ کسی بھی محکمہ میں رہے ہوں عوام الناس کے درمیان ان کی صاف وشفاف شبیہ ایک فرض شناس اعلیٰ حکام کی حیثیت سے قائم رہی۔

ان کا سب سے بڑا تاریخی کارنامہ ریاست بہار میں مفت کوچنگ برائے مقابلہ جاتی امتحانات کے مراکز کا قیام ہے۔ واضح ہو کہ جناب عامر سبحانی جب محکمہ اقلیت فلاح وبہبود کے سکریٹری اور بعدۂ پرنسپل سکریٹری ہوئے تو انہوں نے اپنی مدت کار میں حکومت بہار کی منظوری کے بعد ریاست کے اقلیتی طلباء کے لئے پٹنہ سمیت مختلف اضلاع میں مفت کوچنگ برائے مقابلہ جاتی امتحانات قائم کرائے۔ حج بھون پٹنہ کا مفت کوچنگ مرکز آج پوری ریاست کے غریب ونادار اور پسماندہ طبقے کے مسلم اقلیت نوجوانوں کے لئے امید کی کرن بن کر ابھرا ہے۔ وہاں یوپی ایس سی، بی پی ایس سی کے علاوہ بہار پولیس انسپکٹر عہدہ سے لے کر سپاہی تک کے خواہاں امیدواروں کو مفت کوچنگ دی جاتی ہے اور ان کے لئے قیام وطعام کا بھی نظم کیا جاتا ہے۔ حالیہ برسوں میں یوپی ایس سی اور بی پی ایس سی میں مسلم امیدواروں کی شرح میں اضافہ ہوا ہے اور پولیس محکمہ میں داروغہ، انسپکٹر اور سپاہی کے عہدے پر بڑی تعداد میں مسلم اقلیت طبقے کے نوجوانوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ سب سے مثالی کارنامہ تو اس مفت کوچنگ مرکز نے یہ کیا ہے کہ حال ہی میں داروغہ کے امتحان میں درجنوں مسلم لڑکیاں بھی کامیاب ہوئی ہیں۔ ان کی تعمیری اور مثبت فکر ونظر کا ہی نتیجہ ہے کہ پٹنہ کے علاوہ دربھنگہ، کٹیہار، بھاگل پور، آرہ، موتیہاری وغیرہ میں بھی مفت کوچنگ مراکز قائم کئے گئے اور ان مراکز سے نہ صرف اعلیٰ عہدے کے لئے بلکہ بینکنگ، ریلوے، ایس ایس سی اور یو جی سی، نیٹ جے آر ایف مقابلہ جاتی امتحانات کے ساتھ ایس ٹیٹ، سی ٹیٹ یعنی اساتذہ اہلیتی امتحانات کے لئے بھی مفت کوچنگ کرائی گئی اور ان تمام مراکز کے امیدواروں کو مفت میں کتابیں اور دیگر تعلیمی اشیاء فراہم کرائی گئیں۔ نتیجہ ہے کہ آج ان تمام مراکز سے مفت کوچنگ کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے والے ہزاروں امیدوار بہار کے مختلف اضلاع کے اسکولوں میں درسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ چوں کہ اب اسکول اساتذہ کی بحالی میں ایس ٹیٹ اور سی ٹیٹ کی کامیابی لازمی ہے لہٰذا اس مفت کوچنگ کے ذریعہ بڑا کارنامہ انجام دیا جا رہا ہے کہ بی ایڈ کے بعد طلباء کو قومی اور ریاستی اساتذہ اہلیتی مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیاب کرانے کے لئے مفت کوچنگ کرائی جا رہی ہے۔

غرض کہ جناب عامر سبحانی کا ریاست بہار کا چیف سکریٹری ہونا نہ صرف مسلم اقلیت طبقے کے لئے انبساط وفخر کا باعث ہے بلکہ ریاست بہار کے عوام الناس کے لئے ایک نیک فال ہے کہ ان کی رہبری اور سرپرستی میں بہار کے انتظامی امور میں انقلاب آئے گا اور موجودہ حکومت بہار کی جو منشا ہے کہ ریاست بہار ملک کی ترقی یافتہ ریاستوں میں نمایاں مقام حاصل کرے، اس مشن کو تقویت حاصل ہوگی۔ کیوں کہ وہ اب تک جس عہدہ ومنصب پر رہے اس عہدے کا نہ صرف معیار ووقار بلند کیا ہے بلکہ اسے تاریخی حیثیت بھی دی ہے۔ اس عہد کے نامور شاعر وسیمؔ بریلوی نے شاید عامر سبحانی جیسی ہمہ جہت، فرض شناس، انسان دوست اور مثالی شخصیت کے لئے ہی کہا ہے کہ

جہاں رہے گا وہیں روشنی لٹائے گا
کسی چراغ کا اپنا مکاں نہیں ہوتا

حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بے مثال کردار کی منفرد شخصیت

جس نے پیدا کئے کتنے لعل وگوہر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

عہد صحابہ سے لے کر اب تک تاریخ اسلام کے ہر قرن اور ہر عہد میں ایسی شخصیتیں اُفق اسلام پر طلوع ہوتی رہی ہیں۔ جن کی عبقریت کا لوہا دنیا والوں نے مانا۔ اور اُنہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اس منتہائے کمال خصوصیت کا حاصل ہونا کچھ آسان کام نہیں کہ ہر کس وناکس کو حاصل ہو جائے، اس کے لئے آزمائش کی کسوٹی پر چڑھنا پڑتا ہے۔ اُٹھنے والے نت نئے فتنوں سے پوری دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ طوفان حوادث سے گزرنا پڑتا ہے۔ وقت کے غلط افکار وخیالات ونظریات سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس وصف کی حامل ملت اسلامیہ کی ان عظیم شخصیتوں کا سرچشمۂ کمال کیا ہے جس کی بدولت اُن کی عبقریت کا سکہ چہار دانگ عالم میں چلتا رہا ہے۔ ان مقدس شخصیتوں کی سیرت وکردار کی گہرائی میں جانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام بزرگوں میں قدرے مشترک اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وتحفظ اسلام کا پاکیزہ جذبہ کارفرما تھا۔ جس نے اُنہیں گنجینۂ خیر ومنارۂ ہدایت بنا دیا۔ اسلامی روایات کے مطالعہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جن جن حضرات نے اس جوہر کو اپنایا وہ عظمت ورفعت کا آفتاب بن کر چمکا اور اسلام کا بطل جلیل قرار پایا۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کتاب زندگی کا ایک ایک ورق، امام عالی مقام، سید الشہداء سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس خون کا ایک ایک قطرہ، حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کی حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ پکار رہا ہے کہ یہ ذوات مقدسہ، تحفظ اسلام واتباع سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین نمونہ ہیں۔ موجودہ صدی میں مسند علم ودانش سے کتاب وسنت کی نقیب ایک ایسی شخصیت ابھری جو ابھرتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ آسمان سنیت پر چھا گئی۔ پھر وہ وقت آیا کہ اس ہستی کی عبقری شان دن کے اُجالے کی طرح سامنے اُجاگر ہوگئی۔ اور قوم نے اُنہیں رہنمائے ملت، معمار قوم، شیخ الحدیث، فقیہ بے بدل، مشائخ کے امیر وسلطان، شہریار علم وحکمت، مطلع فکر ونظر، پیکر اخلاص والفت، سادگی کے مجسمہ، حُسن عمل کے پیکر، مرد کامل، تقویٰ شعار، سنیت کے تاجدار، حافظ ملت کے موقر القابات وخطابات دے کر اعتراف حقیقت کیا۔

ولادت باسعادت: جلالۃ العلم، حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادیؒ ۱۳۱۲ھ مطابق 1894ء قصبہ بھوج پور، ضلع مرادآباد (یوپی) بروز پیر صبح کے وقت بزم ہستی میں رونق افروز ہوئے۔ آپؒ کے جد امجد مولانا عبدالرحیمؒ نے دہلی کے مشہور محدث حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے آپؒ کا نام عبدالعزیز رکھا تا کہ میرا یہ بچہ عالم دین بنے۔ آپؒ کے والد ماجد حضرت حافظ غلام نورؒ کی شروع سے یہی تمنا تھی کہ آپ ایک عالم دین کی حیثیت سے دین متین کی خدمت سرانجام دیں لہٰذا بھوجپور میں جب بھی کوئی بڑے عالم دین یا شیخ طریقت تشریف لاتے تو آپ اپنے صاحبزادے حضور حافظ ملتؒ کو ان کے پاس لے جاتے اور عرض کرتے حضور میرے اس بچے کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ کے والد ماجد احکام شرع کے پابند، متبع سنت، باعمل حافظ اور عاشق قرآن تھے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے قرآن مجید کی تلاوت زبان پر جاری رہتی حفظ قرآن اس قدر مضبوط تھا کہ آپ ''بڑے حافظ جی'' کے لقب سے مشہور تھے۔ بچوں کی عمر سات سال ہوتے ہی اُنہیں نماز کی تاکید کرتے اور کوئی ملنے آتا تو خوب مہمان نوازی کیا کرتے۔ آپؒ کی والدۂ محترمہ نماز روزے کی بڑی پابندی فرماتیں۔ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ایثار کا ایسا جذبہ عطا ہوا تھا کہ گھر میں غربت ہونے کے باوجود پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتیں، اکثر اپنا کھانا ایک بیوہ پڑوسن کو کھلا دیتیں اور خود بھوکی رہ جاتیں۔

آپ کی تعلیم: حضور حافظ ملتؒ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ اور حفظ قرآن کریم کی تکمیل والد ماجد حافظ غلام نورؒ سے کی۔ اس کے علاوہ اُردو کی چار جماعتیں وطن عزیز بھوجپور میں پڑھیں، جبکہ فارسی کی ابتدائی کتب بھوجپور اور 'پیپل سانہ'' (ضلع مرادآباد) سے پڑھ کر گھریلو مسائل کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم موقوف کیا اور پھر قصبہ بھوجپور میں ہی مدرسہ حفظ القرآن میں مدرس اور بڑی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ کچھ عرصے بعد حالات بدلے اور آپؒ 27 سال کی عمر میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں داخلہ لے لیا اور تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ مگر اب علم کی پیاس شدت اختیار کر چکی تھی جسے بجھانے کے لئے کسی علمی سمندر کی تلاش تھی۔ ۱۳۴۲ھ میں '' آل انڈیا سنی کانفرنس' مرادآباد میں منعقد ہوئی جس میں مشہور ومعروف اور نامور علمائے اہلسنت تشریف لائے جن میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمۃ والرضوان (مصنف بہار شریعت) بھی شامل تھے۔ آپؒ نے موقع دیکھ کر حضرت صدر الشریعہ کی بارگاہ میں درخواست کی تو حضرت نے فرمایا: شوال المکرم سے اجمیر شریف آجائیں مدرسہ معینیہ میں داخلہ دلوا کر تعلیمی سلسلہ شروع کرا دوں گا۔ ۱۳۴۲ھ میں حضور حافظ ملتؒ اپنے چند ہم اَسباق دوستوں کے ساتھ اجمیر شریف پہنچے، چنانچہ حضرت صدر الشریعہؒ نے سب کو جامعہ معینیہ میں داخلہ دلوا دیا، تمام درسی کتابیں دیگر مدرسین پر تقسیم ہوگئیں مگر حضرت صدر الشریعہؒ نے اَزراہِ شفقت اپنی معروفیات سے فارغ ہو کر تہذیب اور اصول الشاشی کا درس دیا کرتے۔ علم منطق کی کتاب ''حمد اللہ'' تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حافظ ملتؒ نے معاشی پریشانی اور ذاتی معروفیت کی وجہ سے مزید تعلیم جاری نہ رکھنے کا ارادہ کیا اور دورۂ حدیث شریف پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت صدر الشریعہؒ نے شفقت سے فرمایا: آسمان زمین بن سکتا ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے لیکن آپ کی ایک کتاب بھی رہ جائے ایسا ممکن نہیں۔ چنانچہ آپؒ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور پوری دلجمعی کے ساتھ حضرت صدر الشریعہؒ کی خدمت اقدس میں رہ کر منازل علم طے کرتے رہے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | اتوار، ۱۶/ مارچ ۲۰۲۵ء

بوگس ووٹر لسٹ اور دھاندلی

ہندستان کی جمہوریت سے دھوکہ

ترنمول کانگریس نے اس وقت بوگس انتخابی فہرست کے خلاف جو زبردست طریقے سے اپنی آواز بلند کی ہے کہ اس آواز کے سامنے چیف الیکشن کمیشن کو بھی دم بخود ہو جانا پڑا اور دوسری طرف سپریم کورٹ کو بھی اس مسئلے پر کہنے پر مجبور ہونا پڑا جب جعلی ووٹر لسٹ کا پورا ثبوت سامنے آچکا ہے تو پھر ان گروگھنٹالوں پر بھلے ہی ہاتھ نہ پہنچے لیکن ان کے ایجنٹوں اور چوری چماری میں شامل بھگوائیوں پر تو شکنجہ کسا ہی جاسکتا ہے اور ایسے میں بی جے پی کی حالیہ کامیابی جو مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، دہلی، راجستھان اور ہریانہ میں ہوئی ہے اس پر بھی سوالیہ نشان لگ چکا ہے اور کیا سپریم کورٹ ان ریاستوں میں ہوئے الیکشن کو باطل قرار دے سکتی ہے؟ حکمراں جماعت نے کانگریس کے خلاف پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اعلیٰ وزیریں میں خوب دل کے بخار نکالے اور کانگریس پر بی جے پی کے چٹ بھئیوں نے بہت سارے الٹے سیدھے الزامات عائد کئے لیکن اب ان کی بولتی کیوں بند ہے اور کیوں ان کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکل رہا ہے۔ اسی طرح سے بی جے پی کا لاڈو شوبھیند و ادھیکاری نے ابھی حال میں مسلم ممبران اسمبلی کے خلاف بہت ہی ہتک آمیز تبصرہ کیا تھا جس کے خلاف وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے تو بھرپور جواب دیا ساتھ ہی ساتھ بی جے پی کے سنجیدہ لیڈروں نے بھی شوبھیند و ادھیکاری کی اس بات کا سخت برا منایا اور انہوں نے دیکھا کہ وہ جس طرح سے بنگال کے مسلمانوں کو رام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کی اس جدوجہد کو ادھیکاری نے سخت دھچکا پہنچایا ہے۔ پہلے جب وہ ترنمول میں تھا تب وہ بی جے پی کے خالف اسی طرح کی ہتک آمیز باتیں کیا کرتا تھا جس کی بناء پر اکثر و بیشتر اس کے خلاف وجہ بتاؤ نوٹس بھی جاری ہوا تھا۔ لیکن یہ نام نہاد لیڈران اس قدر خود سر واقع ہوئے ہیں کہ انہیں اپنے کئے پر ذرا بھی شرمندگی نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے اس موقع پر اپنا بیان جاری کیا ہے کہ انتخابی امیدوار کو اس کا بنیادی حق پہنچتا ہے کہ انہیں سرکاری طور پر ووٹروں کی جو فہرست حوالے کی گئی ہے اور وہ فہرست اگر الیکشن افسر کی فراہم کردہ فہرست سے میل نہیں کھاتی ہے تو پھر اسے اس معاملے میں آواز اٹھانے کا حق پہنچتا ہے۔ اس کے باوجود کہ فتح حاصل کرنے والے امیدوار کے مارجن سے بھی وہ فہرست کم تعداد میں غلط ہو اس سے فتح حاصل کرنے والے امیدوار پر سوالیہ نشان اٹھ کھڑا ہوتا ہے دوسرے جو لوگ انتخابی فہرست میں گڑ بڑی کرتے ہیں وہ براہ راست سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن کی تضحیک کرتے ہیں اور اس معاملے میں سپریم کورٹ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن سے اس کی وجہ معلوم کرے کہ اس نے اس جعلی اور بوگس ووٹر لسٹ کو اپنے فہرست سے ملا کر دیکھئے، جس سے صاف پتہ چل سکتا ہے کہ دونوں میں کس قدر تضاد ہے۔ سپریم کورٹ کی ڈویژن بینچ کے جسٹس سنجے کرول اور جسٹس این کے سنگھ نے اپنے مشترکہ بیان میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہر ووٹ کی اپنی ایک منفرد حیثیت ہوتی ہے اور اس سے فرق نہیں پڑتا کہ کون جیتا اور کون ہارا، لیکن ووٹ کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلّم ہے اور اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہاں ہر ووٹ کا تحفظ اپنی جگہ پر اہمیت کا حامل ہے۔ عدالت عظمیٰ نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ عدالت اس وقت حکمراں جماعت کے اقدامات کو تشویش کی نظروں سے دیکھتی ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کس طرح سے جعلی ووٹر لسٹ تیار کر کے عوام کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ اگر حکمراں جماعت دستوری حق کو مسترد کر کے اپنے طور پر ایک غلط تصویر پیش کرنا چاہتی ہے تو پھر اسے لازم ہے کہ وہ اپنے موقف کا اظہار کرے تاکہ اسی کی بنیاد پر آگے کی کارروائی کی جاسکے۔ حکمراں جماعت کس طرح سے ایک جائز ووٹر کو اس کے حق سے محروم کر سکتی ہے جبکہ ووٹ دینا اس کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے اور یہ سب سے بڑا اور اہم حق ہے اور اس حق سے کسی شہری کو محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

فرقہ پرستوں کے خلاف بغاوت شروع ہو چکی

متھرا کے بانکے بہاری مندر انتظامیہ کی پہل

خورشید فرازی

اس خبر کو پڑھنے کے بعد پی ایم مودی، یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی، آسام کے وزیر اعلیٰ بسوا سرما اور دیگر فرقہ پرستوں کو شرم آئے نہ آئے لیکن اتر پردیش کے مشہور ورنداون کے بانکے بہاری مندر کے ہندوتوا کے اس مشورے کو حقارت سے ٹھکرا دیا کہ ہندو دیوی دیوتاؤں کے جو کپڑے مسلمان درزی (ٹیلر) تیار کرے ہیں، ان مسلمانوں سے کپڑے تیار نہ کرائے جائیں لیکن ورنداون کے بانکے بہاری مندر کے ٹھیکہ داروں اور چیف پروہت نے مشترکہ طور پر ہندوتوا کا احمقانہ حکم کو ماننے سے انکار کر دیا اور ہندوتوا کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف جو نفرت ظاہر کی جارہی تھی اس نفرت کو ہندوتوا کو مع سود کے ساتھ واپس لوٹا دیا جس پر بڑی حیرت ظاہر کی جارہی ہے کہ ہندوتوا کی ایسی تضحیک اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی اور اس کے بعد بھی فرقہ پرستوں کو شرم نہیں آتی تو یہ بہت افسوس کی بات ہے مندر بانکے بہاری کے ذمہ داری کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے تئیں یہ نفرت بی جے پی اور بی جے پی کے وزراء نے پھیلائی ہے اور ایسے نفرت کرنے والوں سے ہم نفرت کرتے ہیں بانکے بہاری مندر کی انتظامیہ نے ہندوتوا کے جاہلانہ پکار کے سامنے آنے پر آپس میں میٹنگ کی اور اتفاق رائے سے ہندوتوا کے حکم کو حقارت کے ساتھ مسترد کر دیا اور ہندوتوا کے علمبرداروں سے طنزاً کہا کہ اپنی نفرت کی دکانداری مندروں میں چلانے اور بھگوان دیوی دیوتاؤں کو شرمندہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ واضح رہے کہ ہولی کے موقع پر دیوی دیوتاؤں کی پوشاکیں جو رنگوں کے بوچھار میں خراب ہو سکتے ہیں ان کے لئے دوبارہ نئے کپڑے بانکے بہاری مندر کے آس پاس کے مسلم ٹیلر تیار کرتے ہیں اور وہ بیچارے بے حد غریب لیکن انتہائی شریف النفس اور خوددار کہ کسی کے بھی آگے ہاتھ پھیلانا ناپسند نہیں کرتے اور صرف کپڑے سی کر اسی اجرت سے روکھی سوکھی کھا کر زندگی گزارتے ہیں اور یہاں کا ہندو طبقہ مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارگی کے ساتھ رہتا ہے لیکن بدنظر وزیر اعلیٰ اور ان کے زرخرید غلام جیسے وزراء ہر دم اپنے گھٹیا ذہن رکھنے والے وزیر اعلیٰ کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف آئے دن اشتعال انگیز بیان دیتے رہتے ہیں اور کئی روایتوں کا حوالہ دیتے ہیں جبکہ وہ اس قدر جاہل ہیں کہ ان سے پوچھ لیا جائے کہ جو دعویٰ تم کرتے ہو اسے لکھ کر دو تو وہ انگوٹھا بڑھا کر انگوٹھا چھاپ ہونے کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ بانکے بہاری مندر انتظامیہ کے صدر اور چیف پروہت گیانیندر کشور گوسوامی جو سری ٹھاکر بانکے بہاری جی مہاراج مندر کے تمام اہم ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں انہوں نے اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے صاف طریقے سے وضاحت کر دی۔ انہوں نے کہا یہاں کے تمام مندروں میں دیوی دیوتاؤں کے کپڑے، رنگین پوشاکیں اور مختلف ڈیزائن کی کٹنگ مسلم ٹیلر کرتے ہیں اور انہیں اپنے کام کی اہم جانکاری ہے اور ان کے کاموں سے ہمیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی، لہذا ہم نہیں سمجھتے کہ ہندوتوا کی طرف سے جو فرمان سامنے آرہے ہیں اس پر دھیان دینا چاہئے کیونکہ ایسا مطالبہ کرنے والے فرقہ پرستی کے سوا زندگی میں اور کچھ نہیں جانتے۔ اور ان فرقہ پرستوں کی باتوں سے ہمیں اتفاق نہیں اور وہ زبردستی کوئی حکم ہم پر لادنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ لوگ گندہ ذہن رکھتے ہوئے مسلمان درزیوں کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہیں جبکہ وہ لوگ انتہائی شائستہ اور شریف النفس لوگ ہیں اور اس کے باوجود ان کے خلاف زہریلے بیانات دیئے جارہے ہیں اور اس پر ہمیں سخت اعتراض ہے۔ واضح رہے کہ سری کرشنا جنم بھومی سنگھرش نیاس نے ضلع متھرا کے تمام مندروں کے پروہتوں اور انتظامیہ کو سرکولیشن جاری کیا ہے کہ وہ دیوی دیوتاؤں کے کپڑے مسلم درزیوں سے نہ سلوائیں، لیکن اس کی مخالفت اس وقت متھرا کے بانکے بہاری مندر کی انتظامیہ نے کر دیا ہے تو اس مخالفانہ آواز کو بہت جلد پورے اتر پردیش میں سنا جائے گا اور فرقہ پرستوں کو یہ سوچ لینا چاہئے کہ اب ملک کے چپے چپے سے ان کی نفرت کا جواب پہلے محبت سے دیا جائے گا اور اگر وہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ وہ محبت کی زبان نہیں سمجھتے تو پھر انہیں ان کی نفرت واپس کتے ہوئے ان کی زبان پر بات کی جائے گی۔ اس وقت بانکے بہاری مندر انتظامیہ کی مخالفت کو ایک مخالفانہ دہاڑ تصور کیا جائے۔ اس وقت ہولی کے موقع پر اتر پردیش کے شاہ جہاں پور کی درجنوں مسجدوں میں موٹے تار پولین کے ذریعہ ڈھانک دیا گیا ہے مبادا فرقہ پرستوں کی طرف سے پھینکے گئے گلاس سے مسجد کی بے حرمتی نہ ہو، فرقہ پرستوں نے اس سنہرے ملک کے منہ پر کالک پوت کر رکھ دی ہے لیکن سوچنا چاہئے کہ مودی حکومت الٹی تو یہ گیدڑ بھبھکیاں دینے والے گیدڑ جیسے لیڈران کہاں بھاگ پائیں گے؟

کرناٹک اردو اکادمی پر الزامات، ادبی ایوارڈز کی واپسی

اقربا پروری و غیر شفاف تقسیم پر ادبی حلقوں میں اضطراب

از: عبدالحلیم منصور

اردو زبان، جو ہندوستان کی تہذیبی شناخت کا ایک اہم جزو ہے، ہر دور میں مختلف چیلنجز کا سامنا کرتی رہی ہے۔ اس زبان کی ترویج و ترقی کے لیے قائم کیے گئے ادارے، بالخصوص اردو اکادمیاں، ایک امید کی کرن سمجھی جاتی تھیں۔ لیکن جب وہی ادارے خود سوالات کی زد میں آجائیں، تو یہ صورتحال کسی بھی زبان و ادب کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ کرناٹک اردو اکادمی، جو ریاست میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے قائم کی گئی تھی، آج سنگین الزامات اور گہرے شکوک و شبہات کی زد میں ہے۔ جس ادارے سے اردو کے روشن مستقبل کی امید تھی، وہ آج بدنظمی، اقربا پروری، اور غیر شفافیت کے سائے میں الجھا ہوا نظر آرہا ہے۔ حالیہ دنوں میں اکادمی کی جانب سے دیے گئے ایوارڈز اور ان کے انتخابی عمل پر اٹھنے والی انگلیاں ادبی حلقوں میں بے چینی اور اضطراب کا باعث بن چکی ہیں۔ یہ وہی اکادمی ہے جس سے اردو کے فروغ کی امیدیں وابستہ تھیں، جہاں علم و ادب کے چراغ روشن کیے جاتے، زبان کی بقا کے لیے منصوبے بنتے، اور نفاذ کی راہیں نکالی جاتی تھیں۔ مگر اب اسی ادارے پر بدنظمی اور اقربا پروری کے ایسے سنگین الزامات لگ رہے ہیں جو اس کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں جب اردو اکادمی پر تنقید کی جارہی ہے، مگر اس بار جو صورتحال سامنے آئی ہے، وہ اردو دان طبقے کے لیے کئی نئے سوالات اور خدشات کو جنم دے رہی ہے۔ ماضی میں بھی اس ادارے کے کام کرنے کے طریقہ کار پر اعتراضات ہوتے رہے ہیں، مگر اس بار یہ تنقید محض چند افراد کی ناراضی کا نتیجہ نہیں بلکہ مجموعی طور پر ادبی برادری میں بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کی علامت ہے۔

کرناٹک اردو اکادمی، جو کبھی زبان و ادب کے فروغ کے ایک بڑے مرکز کے طور پر دیکھی جاتی تھی، اب ایسے فیصلوں کی لپیٹ میں آچکی ہے جو خود اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس مرتبہ سالانہ ایوارڈز کی تقسیم میں اقربا پروری اور غیر شفافیت کے الزامات اس وقت سنگین رخ اختیار کر گئے جب دو ممتاز علمی و ادبی شخصیات — ماہر منصور اور پروفیسر سید شاہ مدار عقیل — نے احتجاجاً اپنے ایوارڈ واپس کرنے کا اعلان کیا۔

ماہر منصور، جو 50 سے زائد تصانیف کے خالق ہیں اور لسانیات و ترجمے کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دے چکے ہیں اور مرکزی ساہتیہ اکادمی ایوارڈ یافتہ ہیں، نے واضح الفاظ میں کہا کہ کرناٹک اردو اکادمی کی حالیہ ایوارڈ پالیسی غیر شفاف اور اقربا پروری پر مبنی ہے۔ اسی احتجاج کے طور پر انہوں نے اپنا اعزاز واپس کرنے کا اعلان کیا۔

ان کے ساتھ پروفیسر سید شاہ مدار عقیل، جو کوئمپو یونیورسٹی کے اردو شعبے کے سابق سربراہ رہے ہیں، جن کی نگرانی میں بیس سے زائد ریسرچ اسکالرز نے ماسٹر ڈگریاں مکمل کیں، اور جو 18 کتابوں کے مصنف ہیں، نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ یہ محض دو شخصیات کی ناراضی نہیں بلکہ مجموعی طور پر ادبی حلقے میں بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کی علامت ہے۔ انہوں نے اس طریقہ کار پر تنقید کرتے ہو؟ اسے نہ صرف انکی توہین بلکہ تضحیک قرار دیا۔

یہ پہلا موقع نہیں جب اردو اکادمی کی ایوارڈ پالیسی پر سوالات اٹھائے گئے ہوں۔ گزشتہ چند برسوں میں بھی اکادمی کے تحت مختلف ایوارڈز کی تقسیم میں غیر شفافیت کے الزامات سامنے آتے رہے ہیں۔ مگر اس بار ادبی شخصیات کے ایوارڈ واپس کرنے کے اعلان نے معاملے کو مزید سنگین بنا دیا ہے اور اکادمی کی ساکھ کو ایک بار پھر داؤ پر لگا دیا ہے۔ شاید ریاست کی تاریخ میں پہلی دفعہ کرناٹک اردو اکادمی کے ذریعے اعلان کردہ ایوارڈ کی واپسی کی روایت کا آغاز ہوا ہے۔

ادبی حلقوں کی تشویش محض کسی ایک تقریب کی بدنظمی تک محدود نہیں، بلکہ اس کے پیچھے ایک پورا پس منظر ہے۔ ایوارڈز کے انتخاب میں غیر شفافیت اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب کئی مستحق شخصیات کو نظر انداز کر کے ایسے افراد کو نوازا گیا جن کی علمی و ادبی خدمات محدود یا مشکوک سمجھی جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ تمام ایوارڈ یافتگان غیر مستحق ہیں، چند حقیقی خادمان اردو کو بھی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، البتہ چند احباب کی اردو خدمات مشکوک ضرور ہیں، یہ بھی الزام ہے کہ اردو زبان و ادب سے ناواقف احباب بھی ایوارڈ یافتگان میں شامل ہیں، جس پر سوالات ہو رہے ہیں کہ شاید اردو اکادمی کے ذمہ داروں نے کرناٹک کے ادبی منظر نامہ کا جائزہ نہیں لیا۔

یہ احتجاج محض کسی ایک فرد کا نہیں، بلکہ اردو زبان و ادب کے اس وقار کا معاملہ ہے جسے کرناٹک اردو اکادمی کے زیرِ سایہ پروان چڑھنا تھا، مگر بدنظمی، اقربا پروری، اور غیر سنجیدگی کی نذر ہو گیا۔ حالیہ دنوں میں ایوارڈ تقریب میں ہونے والی بے ضابطگیوں اور روایت شکنی کے خلاف اردو کے معروف دانشوروں اور ادیبوں نے جو قدم اٹھایا، وہ ایک خاموش انقلاب سے کم نہیں۔

سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایوارڈ یافتگان میں بعض ایسے افراد شامل تھے جن کا براہِ راست تعلق اکادمی کے عہدے داروں یا ان کے قریبی حلقے (رشتہ داروں) سے جڑتا ہے۔ اس سے شکوک و شبہات مزید گہرے ہو گئے ہیں کہ انتخاب میں اہلیت کو پسِ پشت ڈال کر ذاتی تعلقات کو ترجیح دی گئی۔

حالیہ تقریب میں اردو اکادمی کی انتظامیہ نے جو طرزِ عمل اختیار کیا، اس نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ اکادمی کے متعدد اراکین کو فیصلوں سے لاعلم رکھا گیا، ایوارڈ یافتگان کے انتخاب میں غیر شفافیت برتی گئی، اور تقریب کے دوران بدنظمی کا ایسا مظاہرہ دیکھنے میں آیا

جس نے ادارے کی انتظامی صلاحیتوں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ تقریب میں کئی امور کو نظر انداز کیا گیا، اور عمومی اجلاس میں فیصلوں کی باضابطہ منظوری کے بجائے مخصوص افراد کے ذریعے نام فائنل کیے گئے۔

کچھ ایوارڈ یافتگان کو 50 ہزار روپے کا نقد انعام دیا گیا، جبکہ بعض دیگر شخصیات کو محض 10 ہزار روپے اور ایک علامتی سند کے ساتھ "خصوصی ایوارڈ" کے نام پر نوازا گیا۔ اس تفریق نے مزید شکوک و شبہات کو جنم دیا کہ کہیں انتخاب علمی خدمات کے بجائے کسی اور بنیاد پر تو نہیں کیا گیا؟

کہا جارہا ہے کہ ایوارڈ کمیٹی کے فیصلے پر عمومی اجلاس میں منظوری نہیں لی گئی، بلکہ چند افراد نے از خود نام فائنل کر لیے۔ ایوارڈ یافتگان کے ناموں کو آخری وقت تک خفیہ رکھا گیا، تاکہ کسی قسم کی بحث یا مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کئی مستحق اور معتبر ادبی شخصیات کو نظر انداز کر کے ایسے افراد کو نوازا گیا جن کی اردو خدمات مشکوک یا محدود تھیں۔ نہ ایوارڈ یافتگان کو تحریری طور پر مطلع کیا گیا اور نہ ہی ان کے کارناموں پر مبنی کتابچہ شائع کیا گیا، یہ بھی سوالات اٹھائے جارہے ہیں کہ اتنی عجلت میں ایوارڈ تقریب کے انعقاد کی ضرورت کیا تھی، کیوں تیاریاں نہیں کی گئیں، اور کس لیے دیگر اراکین کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔

یہ صورتحال اس وقت اور بھی پیچیدہ ہو گئی جب اکادمی کے چیئرمین کی خاموشی کو محسوس کیا گیا۔ ایسے وقت میں جب ادارہ بحران میں گھرا ہو، اور ادبی طبقہ احتجاج کر رہا ہو، تب قیادت کی خاموشی مزید شکوک کو جنم دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ایوارڈز کی تقسیم شفاف تھی، تو پھر ان اعتراضات کا مدلل جواب کیوں نہیں دیا گیا؟ کیا خاموشی خود ایک غیر اعلانیہ اعترافِ جرم نہیں؟

جب ایک ادارہ بحران میں ہو، اور اس کے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہوں، تو اس کے سربراہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان مسائل پر گفتگو کرے، اعتراضات کا جواب دے، اور اصلاحات کا اعلان کرے۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے — مکمل خاموشی، غیر سنجیدگی، اور عدم دلچسپی!

یہ جو اہلِ سیاست ہیں، یہ جو اہلِ حکومت ہیں
یہ جو تخت پہ بیٹھے ہیں، یہ جو تاج سنبھالے ہیں
یہ اگر آئینہ دیکھیں، تو سنور جائیں زمانے

کرناٹک اردو اکادمی کے سالانہ ایوارڈز کی تقریب کبھی ریاستی سطح پر بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ وزیر اعلیٰ اور مسلم وزراء اس میں شریک ہوتے، اردو کے فروغ کے لیے نئے اعلانات کیے جاتے، اقلیتی بہبود سے متعلق منصوبے زیرِ بحث آتے اور اردو دان طبقے کے علاوہ اقلیتوں کے مطالبات سرکاری سطح پر رکھے جاتے تھے۔ مگر اس بار کی تقریب میں جو کچھ ہوا، اس نے اردو داں طبقے کو سنجیدہ فکر میں مبتلا کر دیا ہے۔ اردو اکادمی کی وہ روایات، جو پہلے اس کی شان و شوکت میں اضافہ کرتی تھیں، اب ختم ہو رہی ہیں۔ اس بار وزیر اعلیٰ کے سیاسی مشیر اور دیگر نمائندے شریک ہوئے، مگر دونوں مسلم وزراء اور محکمہ اقلیتی بہبود کے اعلیٰ افسران کی غیر موجودگی نے مزید واضح کر دیا کہ اردو اور ادارہ اب حکومتی ترجیحات میں شامل نہیں رہے۔

یہ محض کسی ایک تقریب کی بدنظمی نہیں، بلکہ ایک پورے نظام کی ناکامی کا اظہار ہے۔ جب کسی ریاست کی اردو اکادمی خود ہی اردو کے وقار کی حفاظت نہ کر سکے، تو پھر اس کے وجود کا جواز کیا رہ جاتا ہے؟

ایوارڈ واپسی کا یہ احتجاج ایک پیغام ہے کہ اردو زبان کی عزت کسی ایوارڈ سے زیادہ ہے۔ اگر اردو اکادمی کو واقعی ایک معتبر ادارہ بنانا ہے، تو اسے فوری طور پر خود احتسابی کے عمل سے گزرنا ہوگا۔

یہ کس کی سازشیں تھیں، جو چراغ بجھائے گئے؟
یہ کس کا حکم تھا، جو قافلے لٹائے گئے؟

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اردو زبان کو آج کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایسے میں اردو اکادمی جیسے ادارے کا کردار اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ادارہ خود ہی بدنظمی اور غیر شفافیت کی نذر ہو جائے، تو پھر اردو کے فروغ کی امید کہاں باقی رہے گی؟

ادبی حلقے اب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اردو اکادمی کو فوری طور پر خود احتسابی کے عمل سے گزرنا چاہیے۔ اردو اکادمی کی موجودہ صورتحال ایک اصلاحی انقلاب کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر فوری اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو اردو کے دانشوروں اور ادیبوں کا اکادمی پر سے اعتماد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ تنقید کو اصلاح کا ذریعہ بنانے کے بجائے ذاتی حملوں میں بدلا جارہا ہے، جو مزید نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اب وقت آچکا ہے کہ اردو اکادمی کے وقار کو بحال کرنے کے لیے ٹھوس اور عملی اقدامات کیے جائیں۔ ورنہ اردو کے سنجیدہ دانشور اور ادیب اس ادارے سے مکمل کنارہ کشی اختیار کر لیں گے اور یہ اکادمی صرف ایک سرکاری خانہ پری تک محدود رہ جائے گی۔

(مضمون نگار معروف صحافی و تجزیہ نگار ہیں)

☆☆☆☆☆

دنیا میں اقتصادی مساوات ہوتا تو 15 لاکھ جملہ نہیں ہوتا

عالمی غیر برابری رپورٹ 2022 الگ سی تصویر پیش کرتی ہے۔ اس کے مطابق دنیا میں امیری غریبی نہ ہوتی تو ہر کسی کے پاس قریب 46.62 لاکھ روپیہ کی جائیداد ہوتی۔ سال کے انکم کو بھی برابر بانٹی جاتی تو 31.14 لاکھ روپیہ ہر آدمی کے پاس ہوتا

محمد رفیع

دہقاں ہے کسی قبر کا اگلا ہوا مردہ
بوسیدہ کفن اس کا ابھی زیر زمیں ہے

اقبال کے اس شعر کو پڑھنے کی میں نے حماقت کی ہے اس کا صرف ایک وجہ دنیا کے مال و دولت کا تخمینہ کر اس کو تقسیم کرنا جو ہماری بند آنکھیں کھولتا ہے۔ عالمی غیر برابری رپورٹ 2022 شائع ہو چکا ہے۔ اس نے دنیا کی دولت کا حساب پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر دنیا کی پوری دولت سبھی میں برابر برابر بانٹی جائے تو ہر ایک آدمی کے پاس 62 لاکھ روپے ہوتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ رپورٹ میں پورا اسٹیٹسٹک رپورٹ پیش کیا گیا ہے۔ رپورٹ پر فوکس سے پہلے ہمیں کچھ باتیں سمجھ لینی چاہئے۔ دنیا کی کل آبادی 2019 کے مطابق 753.7 ارب ہے اور کل دولت قریب 40 ٹریلین یو ایس ڈولر ہے، وہیں 2019 کے جی ڈی پی کے مطابق دنیا کے تمام لوگوں کی آمدنی 18 ہزار 381 روپیہ ہے۔ مگر عالمی غیر برابری رپورٹ 2022 الگ ہی تصویر پیش کرتی ہے۔ اس کے مطابق دنیا میں امیری غریبی نہ ہوتی تو ہر کسی کے پاس قریب 46.62 لاکھ روپیہ کی جائیداد ہوتی۔ سال کے انکم کو بھی برابر بانٹی جاتی تو 31.14 لاکھ روپیہ ہر آدمی کے پاس ہوتا۔ رپورٹ کے مطابق تین حصہ میں عوام کو بانٹ کر یہ رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہی سب سے غریب 50 فیصدی آبادی کے پاس 12، سب سے امیر 10 فیصدی آبادی کے پاس 76 و باقی بچے 40 فیصدی مڈل کلاس کے پاس 22 فیصدی جائیداد ہے۔ یہ رپورٹ دنیا کی 8.7 ارب آبادی کے 1.5 ارب بالغ کے مطابق کی گئی ہے۔ وہیں سب سے غریب 50 فیصدی آبادی والوں کا سال کے آمدنی کا تناسب 39.2 لاکھ روپیہ اور سب سے امیر ایک فیصدی کا 75.2 کروڑ روپیہ ہے۔ ملک میں سرفہرست 10 فیصدی امیروں اور 50 فیصدی سب سے غریبوں کی آمدنی میں 22 گنا کا فرق ہے جو دنیا کے ٹاپ 10 ملکوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ایک بات جو اس میں سال کے انکم کی بات کی گئی ہے وہ رقم اتنا ہے جتنا مودی حکومت نے ملک کے غریبوں کے اکاؤنٹ میں بھیجنے کا جھوٹا اعلان کیا تھا، یعنی مودی حکومت میں عوام کو پندرہ پندرہ لاکھ دینے کا اعلان۔

یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں نہ صرف سماجی اور سیاسی غیر برابری ہے بلکہ اقتصادی غیر برابری بھی قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے لوگوں کو ایک نظریہ صرف دو حصوں امیر اور غریب میں تقسیم کرتی ہے جب کہ وہیں دوسرا نظریہ ہے جو اسی عوام کو تین حصوں امیر، غریب اور مڈل کلاس میں تقسیم کرتی ہے۔ دراصل اس کی بنیاد یہ ہے کہ سماج کا ایک حصہ کافی مالدار ہے اور دوسرا طبقہ نہایت ہی غربت میں زندگی گزارنے کو مجبور ہے۔ وہیں تیسرا بڑا طبقہ مڈل کلاس کا ہے جو دوہری مار جھیلتا ہے۔ عوامی سطح پر تو وہ امیر اور غریب کے بیچ دبکا رہتا ہے، سرکاری سطح پر بھی اس کے فلاح کے لئے حکومت قابل ستائش، قابل اعتماد اقدام نہیں کرتی۔ یہ بات بلکل ہی درست ہے کہ دولت صرف ایک ہی طبقہ کے ہاتھوں میں نہیں ہوتی اور اس کا ایمانداری کے ساتھ تقسیم ہوتا تو شاہد اتنے بڑے اور مضبوط جمہوریہ بھارت کے رہنماؤں کو جھوٹ نہیں بولنی پڑتی، حقیقت میں لوگوں کے پاس پندرہ پندرہ لاکھ روپے ہوتے۔ مگر یہ بھی سچائی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے خاندان کے جائیداد کا بٹوارہ بدعنوانی کا شکار ہو جاتا ہے تو اتنا بڑا پریوار جس میں کروڑوں عوام شامل ہیں، کیسے منصفانہ عمل کی یقین کی جائے، جبکہ ہمارے رہنما ہاؤس میں پہنچنے کے لئے کروڑوں خرچ کرتے ہیں، زندگی میں ہی عزت و شہرت حاصل کر جنت کا مزہ لینے کا خواب دیکھتے ہیں، انتخاب میں کئے گئے خرچ سے کئی گنا زیادہ رقم وہ اپنے بٹوے میں بھرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے وہ ملک ہی نہیں بیرون ملک کے بینکوں کی مدد حاصل کرتے ہیں اور اسے چھپا کر بڑی جائیداد بنانا چاہتے ہیں، اس سمت میں جب کامیابی نہیں ملتی ہے تو جس مادر وطن کی حلف برداری میں وہ قسم کھاتے ہیں کو چھوڑ کر بیرون ملک بھاگ جاتے ہیں، ایسے رہنماؤں سے ہم کیا امید کر سکتے، وہ جھوٹ ہی بولیں گے اور ہم بھی اس بھدے مزاق کو ایک انتخابی جملہ سمجھ کر بھول جائیں گے۔ مگر ایک بات یاد رہے یہ جو دنیا میں مالی غیر برابری کا رپورٹ شائع ہوا ہے یہ ہماری آنکھیں اور ہمارے رہنماؤں کی پول کھولتا ہے۔

اقتصادی غیر برابری کی بات ہوتی ہے تو کارل مارکس اور لینن کے ذکر کے بغیر بات ادھوری ہوگی۔ کارل مارکس اور لینن کا نظریہ بھی اقتصادی مساوات کو جنم دیتا ہے۔ کارل مارکس کے نظریات کو مارکس ازم کہا جاتا ہے۔ کارل مارکس سرمایہ داری نظام، اس کے خاتمہ اور سوشلزم و کمیونزم کے قیام کو مستحکم کرنا چاہتے تھے۔ وہ عوامی انقلاب کے ذریعہ انسان دوست نظام کا تصور کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ سرمایہ دارانہ نظام کے اندر یہ خامی موجود ہے کہ یہ مسلسل بڑے پیمانے پر معاشی اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اسے آج غیر مستحکم نظام معیشت قرار دیتے ہیں۔ روسی انقلابی، اشتراکی سیاست دان، اکتوبر کے انقلاب کے رہنما اور 1922ء روسی سوویت سوشلسٹ جمہوریہ کے پہلے رہنما ولادیمیر ایلچ لینن بھی مارکسزم تھے اور مارکسس نظریہ میں ان کے حصہ کو نظریہ لینن کہا جاتا ہے۔

اسلام میں اقتصادی مساوات جن اصولوں پر مبنی ہے وہ کارل مارکس سے تھوڑا مختلف لیکن حقیقی طرز زندگی پر منحصر کرتی ہے۔ دراصل اسلامی اقتصادیات اسلامی معیشت کی بنیاد محدود خواہشات (بنیادی ضروریات) اور لامحدود وسائل پر قائم ہے جس سے انڈسٹری ترقی کرتی ہے اور ملک خوشحال ہوتا ہے۔ اسلام مساوی معاشی حقوق (حق معیشت میں مساوات) کی بات کرتا ہے۔ اب یہاں مساوات کے معنی کو سمجھنا ضروری ہے۔ معاشی مساوات کا معنی اگر یہ ہے کہ ایک معاشرہ کے سبھی افراد ایک جیسی زندگی گزاریں اور ان کا خوراک، لباس، رہائش، ملکیت، کاروبار اور دیگر معاملات میں ان میں کسی طرح کا کوئی تفاوت اور ترجیحات نہ ہو تو یہ قطعی طور پر ایک غیر فطری تصور ہے جو نہ صرف یہ کہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے بلکہ عملاً بھی ناممکن ہے۔ سچائی یہ ہے کہ ہر انسان ذہنی صلاحیت، قوت کار اور وسائل سے استفادہ کی استعداد کے لحاظ سے دوسرے سے مختلف ہے۔ مساوات سے متعلق ایک واقعہ پیش ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بحرین سے بیت المال میں خاصا سامان اور دولت آئی، مال کے تقسیم کی ایک تجویز حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کیا کہ بیت المال سے وظائف اور اموال تقسیم کرنے میں ترجیحات قائم کی جائے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہا اجمعین میں فضیلت کے جو درجات ہیں اسی لحاظ سے تقسیم کئے جائیں، مثلاً بدری صحابہ کو سب سے زیادہ، پھر مہاجرین کو، پھر انصار کو تب بعد میں ایمان میں داخل ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہا اجمعین کو دیا جائے۔ لیکن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تجویز کو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ اس ترجیحات کا تعلق آخرت سے ہے اور یہ معیشت ہے اس میں برابری ترجیح سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت کے شروعاتی دور میں خود کے پیش کردہ تجویز پر ہی عمل کیا لیکن آخر وقت میں انہوں نے بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجویز کو درست فرمایا۔

شاعر مشرق علامہ اقبال کارل مارکس اور لینن کے انقلابی جزبہ سے متاثر ہو کر "فرمان خدا" میں فرشتوں سے جو عرض کرتے ہیں، انہیں میں سے کچھ اشعار کا میں ذکر کر رہا ہوں، حقیقت میں یہ اشعار گرے مردہ کو اکھاڑنے کی قوت رکھتا ہے۔ عالمی غیر برابری رپورٹ 2022 کے شائع ہونے کے بعد اس اشعار کی افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امرا کے در و دیوار ہلا دو
کنجشک فرو مایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سلطانی جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو
جس کھیت سے دہقان کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

لڑکیوں کی شادی کی عمر

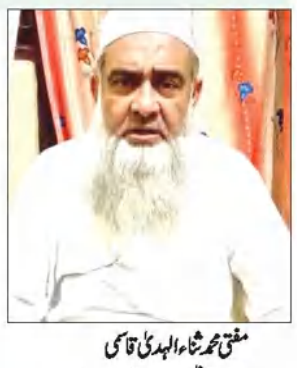

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
نائب ناظم امارت شرعیہ پٹنہ

۱۷ دسمبر ۲۰۲۱ء کو مرکزی حکومت کی کابینہ نے لڑکیوں کی شادی کی عمر بڑھا کر اکیس (۲۱) سال کرنے پر اتفاق کر لیا، وزیر اعظم نریندر مودی نے یوم آزادی کے موقع سے اپنے خطاب میں اس کا تذکرہ کیا تھا کہ لڑکیوں کی شادی کی عمر کے سلسلے میں جائزہ لیا جا رہا ہے، اس کے بعد جیا جیٹلی کی صدارت میں ایک ٹاسک فورس کی تشکیل عمل میں آئی تھی اور اس کی سفارش کی روشنی میں کابینہ کی منظورک بعد وزیر سمرتی ایرانی نے اسے پارلیامنٹ میں پیش کر دیا ہے گو اسے پاس نہیں کیا گیا ہے، حزب مخالف کے شور شرابے سے مجبور ہو کر حکومت نے اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہندوستان میں کم عمر کے بچے بچیوں کی شادی پر روک لگانے کی غرض سے ایشور چندر ودیا ساگر نے ۱۸۵۰ء میں کم عمر کی شادیوں کے خلاف عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے تحریک چلائی تھی، جیوتی با پھولے، گوپال ای دیش کھ، جسٹس رانا ڈے، کے ٹی تلنگ، ڈی کے کردے نے بھی عورتوں کی حالت سدھارنے کے لیے عوامی بیداری لانے کے کام میں سرگرم حصہ داری نبھائی تھی، اس کے نتیجے میں ۱۸۹۰ء میں لڑکیوں کی شادی کی عمر دس سے بڑھا کر بارہ سال کی گئی۔ ۱۹۲۷ء میں ہرلاس سارداجو ایک ماہر تعلیم، جج اور سماجی اصلاح کے کام کے لیے مشہور تھے، انہوں نے لڑکوں کے لیے شادی کی عمر اٹھارہ (۱۸) اور لڑکیوں کی عمر چودہ (۱۴) سال رکھنے کی تجویز رکھی تھی، ۱۹۲۹ء میں یہ قانون بنا اور انہیں کے نام پر اس قانون کا نام ساردا ایکٹ رکھا گیا، یہ قانون مسلم پرسنل لا کے خلاف تھا، اس لیے امارت شرعیہ نے اس بل کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کیا، بانی امارت شرعیہ ابوالمحاسن مولانا محمد سجادؒ نے مسلمانوں کو اس بل کے منسوخ نہیں ہونے کی صورت میں سول نا فرمانی کی تحریک چلانے کا مشورہ دیا، اس کے لیے "تحفظ ناموس شریعت" کے عنوان سے ایک ایکشن کمیٹی بنائی گئی اس کا ناظم مولانا ابو المحاسن محمد سجادؒ کو چنا گیا، پورے ملک میں منظم تحریک چلائی گئی، امارت شرعیہ کی زیر سرپرستی احتجاجی جلسے منعقد ہوئے اور ہر جگہ سے وائسرائے ہند کو تار کے ذریعہ احتجاج درج کرایا گیا، قانون تو ختم نہیں ہوا، البتہ اس احتجاج کے نتیجے میں حکومت کی طرف سے عمل درآمد کا کام نہیں ہو سکا۔

آزادی کے برسوں بعد ۱۹۷۸ء میں اس قانون میں ترمیم کر کے لڑکوں کی شادی کی عمر اکیس (۲۱) اور لڑکیوں کی اٹھارہ سال کر دی گئی، جو اب تک رائج ہے، البتہ اس قانون کی وجہ سے کم عمر کی شادیوں پر روک نہیں لگ سکی؛ کیوں کہ یہ ایک سماجی مسئلہ تھا اور لڑکے، لڑکیوں کی جسمانی ساخت اور بلوغیت پر منحصر تھا؛ اس لیے عملی طور پر اس کو برتا نہیں جا سکا، عام رجحان یہ بنا کہ یہ شخصی آزادی پر پابندی کے مترادف اور بنیادی حقوق کی دفعات میں جس قسم کی آزادی کا ذکر ہے یہ اس کی روح کے منافی ہے، لیکن حکمراں طبقہ اس دلیل سے مطمئن نہیں تھا، چنانچہ ۲۰۰۶ء میں بچوں کی شادی پر روک کا قانون بنا کر اسے جرم کے دائرہ میں لایا گیا، اور اس کے لیے دو سال جیل اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا بھی مقرر کی گئی، لیکن یہ قانون فطرت کے خلاف تھا، اس لیے آج بھی اس قانون کے خلاف شادیاں ہو رہی ہیں اور اعداد و شمار کے اعتبار سے راجستھان اس معاملہ میں سب سے آگے ہے۔

خود قانونی اعتبار سے اس میں بڑا تضاد ہے، اٹھارہ سال کی عمر میں حکومت لڑکے لڑکیوں کو بالغ مانتی ہے اور اس عمر کو پہونچ کر سارے اختیارات لڑکے لڑکیوں کو حاصل ہو جاتے ہیں، وہ سرکاری نوکری حاصل کر سکتا ہے، کمپنی کھول سکتا ہے، ووٹ کا حق اسے مل جاتا ہے، لیکن وہ اپنی شادی نہیں کر سکتا، کیوں کہ وہ ابھی اکیس (۲۱) برس کا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح ہم باشی (لیو ان ریلیشن شپ) کے لیے بھی عمر کی قید نہیں ہے اور اسے ہندوستان میں قانونی حیثیت حاصل ہے، لڑکا، لڑکی بغیر کسی ذمہ داری لیے ایک کمرے میں رہکر گل چھڑے اڑائے تو غیر قانونی نہیں، کئی کئی گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ سے ریلیشن شپ رکھے تو قانون اس پر دارو گیر نہیں کرتا، بلکہ مختلف عدالتوں کے فیصلے میں اس تعلق پر دارو گیر کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ بعض فیصلوں میں ریلیشن شپ میں رہنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آخر سرکار کو اس سے کیا دلچسپی ہے؟ یہ ایک سوال ہے، سرکار کہتی ہے کہ شادی کی عمر میں مرد و عورت میں تفریق صنفی بنیاد پر قانون کے مطابق نہیں ہے، اس کے جواب میں اسد الدین اویسی صاحب نے یہ بات صحیح کہی ہے کہ اگر تفریق درست نہیں ہے تو اتنے دن سے اسے قانون کے دائرہ میں کیوں رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لڑکوں کی عمر ہی کم کر کے اٹھارہ سال کر دو، مساوات ہو جائے گی، لیکن اصل بات یہ ہے کہ سرکار چاہتی ہے کہ شادی کی عمر جتنی بڑھائی جائے گی، توالد و تناسل کی مدت اسی قدر کم ہوتی جائے گی، اور بڑھتی آبادی پر اس طرح بھی قابو پایا جا سکے گا، یہ ایک منفی سوچ ہے اور اس منفی سوچ کی مار صرف مسلم پرسنل لا پر ہی نہیں، بھارتیہ عیسائی ازدواجی ایکٹ، پارسی ازدواجی وطلاق ایکٹ، خصوصی اطفال ازدواجی ایکٹ، مسلم عائلی قانون (شریعت) طلاق ایکٹ، خصوصی ازدواج ایکٹ، ازدواج ہندو ایکٹ (۱۹۵۵) اور غیر ملکی ازدواج ایکٹ کے بھی خلاف ہے، اس قانون کو پاس کرنے کی وجہ سے حکومت کو ان تمام ایکٹ میں تبدیلیاں لانی ہوں گی، جو بہت آسان نہیں ہوگا۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکا لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کو ازدواجی رشتے میں بندھ جانا چاہیے؛ تاکہ جنسی بے راہ روی میں مبتلا ہونے کا امکان ختم ہو جائے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے سکون و محبت کا ذریعہ بن جائیں۔ اس سلسلے میں واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ اگر کوئی ایسا معقول رشتہ مل جائے، جس کے دین و ایمان سے تم مطمئن ہو تو اسے رشتہ نکاح میں باندھ دو، ورنہ بڑے فساد کا اندیشہ ہے، یہ بڑا فساد وہی جنسی بے راہ روی، زنا کاری، بن باپ کے بچوں کی ولادت ہے، اس لیے ہمیں یہ قانون کسی طرح منظور؛ بلکہ گوارہ نہیں ہے، جب اٹھارہ سال کی عمر میں شادی ہوتی ہے تو ان کی تولیدی صلاحیت میں کمی محسوس کی جا رہی ہے اور ایک سروے کے مطابق تیرہ فی صد عورتیں بانجھ پن کی شکار پائی جا رہی ہیں، تین سال عمر میں اضافہ کی وجہ سے بانجھ پن میں مزید اضافہ ہوگا، یہ ہماری سوچ نہیں، دہلی میڈیکل کونسل کے سکریٹری ڈاکٹر گریش تیاگی کا کہنا ہے۔

ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں بلوغیت کی عمر لڑکیوں کی الگ الگ ہے، اس میں رہن سہن کے طریقے، کھانے پینے اور موسم کا بھی اثر ہوتا ہے، ماہر طبیبوں کی رائے اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جسمانی ساخت کے اعتبار سے لڑکیاں، لڑکوں سے عمر کے اعتبار سے بہت پہلے بالغ ہو جاتی ہیں، ان کے اندر جنسی تبدیلی نو سال کے بعد سے شروع ہونے لگتی ہیں، اور بارہ سال کی عمر ان کی اس لائق ہوتی ہے کہ وہ رشتۂ ازدواج میں بندھ سکیں۔ تیس برس کی ہوتے ہوتے ان کی تولیدی صلاحیت اس قدر کمزور ہونے لگتی ہے کہ ماں بننے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ معاشی طور سے کمزور والدین اپنی اس ذمہ داری سے جلد سبکدوش ہونا چاہتے ہیں، انہیں اپنی ضعف و علالت کی وجہ سے بھی ان کے ہاتھ پیلے کرنے کی جلدی ہوتی ہے، ایسے میں تین سال مزید انتظار ان کے لیے انتہائی پریشان کن ثابت ہوگا، معقول رشتے جلد ملتے نہیں ہیں، مل جائیں تو اس مرحلہ سے گذر جانے میں ہی عافیت محسوس کیا جاتا رہا ہے، سرکار اچھی طرح جانتی ہے کہ لڑکیوں کی شادی کی عمر بڑھا دینے سے کوئی انقلاب آنے والا نہیں ہے یہ کام ہمیشہ سے لڑکیاں اپنی مرضی یا گارجین کی ہدایت پر کرتی رہی ہیں، اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ البتہ اس قانون کے ذریعہ ملک کی عوام کو تقسیم کر کے ووٹر کو اپنی طرف کیا جا سکے گا۔

سردی کا موسم اور موسم کا تقاضہ!!

تحریر: جاوید اختر بھارتی

آیا موسم سردی کا بازاروں میں گرم کپڑوں کی آمد، مفلر، سوئٹر، کوٹ سے دکانیں سج گئیں ایک طرف جہاں بہت سے لوگ گرم کپڑوں کی خریداری میں مصروف ہیں تو دوسری طرف بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو گرم کپڑوں کی خریداری کرنے سے محروم ہے، روڈ کے کنارے اپنی زندگی کا گزر بسر کر رہی ہے اور اپنی غربت اور بے بسی پر آنسو بہا رہی ہے کورونا وائرس اور وقتاً فوقتاً نائٹ کرفیو سے بہت زیادہ لوگ ایسے ہیں جو آج بھی بھکمری کے دہانے پر کھڑے ہیں وہ کیسے اپنے آپ کو سردی سے بچائیں گے، اپنے بچوں کیلئے کیسے گرم کپڑے خریدیں گے،، کیا ان کے بچے سردی میں ٹھٹھر کر اپنی زندگی کا گذارا کریں گے سردی کے موسم نے بہت سارے سوال کھڑے کر دیئے ہیں کیونکہ پڑوسی کا خیال، غریبوں کا خیال، کمزوروں کو سہارا، انسانی ہمدردی یہ سب فرمان، خیالات، نظریات اسٹیج سے کتاب تک اور تقریر سے تحریر تک سمٹ گئے ہیں۔

آج نمائش کا وقت ہے جس کے پاس دولت ہے وہ گرمیوں میں ایر کنڈیشن کمروں میں رہتا ہے باہر نکل کر اسکی خوبیوں اور اپنی فراوانیوں کا خوب تذکرہ و تبصرہ کرتا ہے، سردیوں میں کمبل، توسک، مہنگے مہنگے داموں کے کپڑوں میں زیب تن ہو کر خوب نمائش کرتا ہے دوسرے لوگ جو ان تمام سہولیات سے محروم ہیں اور ان چیزوں کا انتظام نہیں کر سکتے ان کا ذرہ برابر خیال نہیں رہتا شام ہوتے ہی گرم کپڑوں کی دکانوں پر بھیڑ لگنا شروع ہو جاتی ہے کچھ لوگ خریداری میں مصروف ہوتے ہیں تو کچھ لوگ خریداروں کو دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں لیکن جب ایک غریب انسان کسی دوسرے کو اپنے سے بھی زیادہ غربت میں مبتلا دیکھتا ہے تو اسے کچھ تسلی ہوتی ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری زندگی قدر غنیمت ہے،، جبکہ ضروری ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کا خیال کریں اللہ نے دولت سے نوازا ہے تو خود بھی کھائیں پہنیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں پہنائیں یہی انسانیت ہے اور یہی مذہب اسلام کی تعلیم بھی ہے اس سے منہ موڑنے والا ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔

فی الحال سردی کا موسم ہے اور یہ موسم بھی نیکیاں کمانے کا ذریعہ ہے جہاں ہم اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لیے گرم کپڑوں کی خریداری کریں تو ساتھ ہی ساتھ اپنے پڑوسی، اپنے سماج اور کمزور طبقے و افراد پر ضرور ایک نظر دوڑائیں اور ان کے لئے بھی سردیوں سے بچنے بچانے کا انتظام کریں اس طرح سردیوں کے موسم کو نیکی کا ذریعہ بنائیں جب ہم خود اس طرح کا راستہ اختیار کریں گے تو پھر حکومت و انتظامیہ سے بھی مطالبہ کر سکتے ہیں کہ شہر کے اندر ایسے انتظامات کئے جائیں جس سے مسافروں کو شدید سردی سے بچنے کیلئے آسانی ہو وہ رات کے کسی حصے میں اچانک کوئی پریشانی لاحق ہونے پر بلا جھجک اپنی رات گذار سکیں یہی وقت کا تقاضا ہے اور یہی وقت کی ضرورت بھی ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ آج ہم جتنا اپنے دکھ سے پریشان نہیں ہیں اس سے کہیں زیادہ دوسروں کے سکھ سے پریشان ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جب روٹی اور بوٹی کا انتظام کرو تو سائز چھوٹی کر دو لیکن تعداد بڑھا لو، گوشت پکاؤ تو شوربا بڑھا لو تا کہ وقت پڑنے پر پڑوسی کے کام آئے مذہب اسلام کی تو تعلیم یہ ہے کہ اگر پڑوس میں بچہ روئے تو دوسرا پڑوسی یہ سوچ کر بیچین ہو جائے کہ کہیں میرا پڑوسی بھوکا تو نہیں ہے، کہیں اس کے گھر کے چولہے میں آگ کا جلنا تو بند نہیں ہے، کہیں کھانے پینے کے سامان سے محروم تو نہیں ہے اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک پڑوسی بھر پیٹ کھا کر سو گیا اور اس کا دوسرا پڑوسی فاقہ کشی کی بنیاد، پر اشیاء خورد و نوش سے محرومی کی بنیاد پر رات بھر بھوکا رہ گیا تو وہ بھر پیٹ کھا کر سونے والا پڑوسی مومن نہیں ہو سکتا بھلے ہی اس نے عشاء و فجر کی نماز بھی ادا کی ہو،، پڑوسی کا مقام و مرتبہ اور حق اتنا زیادہ ہے کہ اس میں ذات برادری، مذہب اور مسلک کی بھی شرط شامل نہیں ہے پڑوسی صرف پڑوسی ہے خود اللہ کے رسول صل اللہ علیہ وسلم جب پڑوسیوں کے حقوق بیان فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تشویش ہونے لگتی اور خدشہ ہونے لگتا کہ کہیں اللہ کے نبی ہماری جائداد میں پڑوسیوں کو حصہ دار نہ ٹھہرا دیں،، یہ حقوق ہیں پڑوسیوں کے،، اور آج کے ماحول میں پڑوسیوں سے نا اتفاقی عام ہے، پڑوسیوں کی غربت کا مذاق اڑانا عام ہے کل تک غیر قوموں کے لوگ کہیں سفر کے لئے جاتے تھے تو اپنی لڑکیوں کو پڑوس کے مسلمانوں کے حوالے کر کے جاتے تھے لاکھ اسلام و مسلمان دشمنی کے باوجود بھی انہیں اس بات کا یقین تھا کہ ہمارا پڑوسی مسلمان ہے تو ہم گھر رہیں نہ رہیں لیکن ہمارا گھر محفوظ ہے ہم اپنی بچیوں کو ان کے گھر بطور حفاظت، بطور امانت رکھ کر کہیں جائیں گے تو یہ قوم مسلم خیانت نہیں کر سکتی لیکن آج ماحول اور معاشرے میں برائیاں آسمان چھو رہی ہیں ایک پڑوسی کی بہن دوسرے پڑوسی سے خطرہ محسوس کرتی ہے اور خطرہ ہو بھی رہا ہے اور ایک پڑوسی مالدار ہے دوسرا پڑوسی غریب ہے، کمزور ہے تو مالدار پڑوسی اسے سہارا دینے کے بجائے اسے دباتا ہے غاصبانہ قبضہ تک کر بیٹھتا ہے اور یہی نہیں ہر شعبے میں آج کمزوروں کا حق مارا جا رہا ہے ان کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی ہے یہاں تک کہ جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم دی جاتی ہے، درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں وہاں پر بھی کورونا وائرس اور لاک ڈاؤن کا حوالہ دیکر نہ جانے کتنے ایسے اساتذہ و مدرسین کو ایک جھٹکے میں مدارس سے، درسگاہ سے سبکدوش کر دیا گیا جو دو ہزار سے پانچ سات ہزار روپے کی تنخواہ میں درس و تدریس کی خدمات کو انجام دے رہے تھے اور اسی پانچ سات ہزار روپے میں اپنا اور اپنے کنبے کی کفالت کر رہے تھے اور اسی مقام پر ایسے بھی اساتذہ ہیں جنہیں سرکاری مہر لگی ہوئی ہے جن کی تنخواہیں اسی نوے ہزار روپے تک ہے ان سے نہ کسی کو چندہ مانگنے کی ہمت ہے اور نہ ہی انہیں کچھ کہنے کی ہمت ہے تو یہاں پر بھی حق کمزوروں کا ہی مارا گیا لاپرواہی، بے حسی، بے بسی کا بول بالا ہے کوئی غریب بھوکا مر جائے، سردی سے مر جائے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ نشے کا عادی رہا ہوگا، کوئی پریشان حال ہے تو اس پر کام چوری کا الزام عائد کر دیا جاتا ہے، کوئی ہاتھ بھی پھیلاتا ہے تو چار پیسے اس کے ہاتھ میں ایسے رکھا جاتا ہے کہ اس کی خودداری تک چھین لیا جاتا ہے اور کہنے کے لیے بار بار کہا جاتا ہے کہ کسی کی مدد کرو تو ایسے کرو کہ داہنے ہاتھ سے دو تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو لیکن بیحیائی اتنی ہے کہ سردی کے موسم میں کسی شخص کو چالیس روپے کا کمبل بھی دیا جاتا ہے تو لینے والے کو مجرم کی طرح بیٹھا کر اس کے سر کے اوپر کمبل پھیلا کر دس دس آدمی دونوں ہاتھوں سے کمبل پکڑ کر فوٹو کھینچاتے ہیں اور اس فوٹو کو سوشل میڈیا سے لیکر اخبار کے صفحات تک خوب تماشہ کیا جاتا ہے یہ کسی کی غربت اور لاچاری کا مذاق نہیں تو اور کیا ہے،، یہی وجہ ہے کہ رات میں کتنے لوگ فٹپاتھ پر اخبار بچھا کر سو جاتے ہیں، اپنے ٹھیلے اور رکشے پر اپنے جسم کے بوسیدہ کپڑوں میں لپٹ کر سو جاتے ہیں لیکن کوئی کچھ دیتا ہے تو وہ لینے سے کتراتے ہیں لیکن ہاں سارے لوگ ایسے نہیں ہیں بلکہ آج بھی ایسے لوگ ہیں جن کے سینے میں انسانیت کا درد ہے انہیں اس بات کا احساس ہے کہ ہم غریبی کا خاتمہ نہیں کر سکتے لیکن خفیہ طریقے سے ان کی امداد کر کے ہم اللہ و رسول کی خوشنودی ضرور حاصل کر سکتے ہیں اور یہی جوش اور جذبہ ہر ایک کے اندر ہونا چاہیے اور بالخصوص مسلمانوں کے اندر سب سے زیادہ ہونا چاہیے اس لیے کہ مذہب اسلام میں زکوٰۃ کا نظام ہے اور زکوٰۃ کے نظام کے باوجود بھی کوئی بھوکا مرے تو واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ زکوٰۃ کے جو اصل مقاصد ہیں، جو فوائد ہیں، جو احکام ہیں اس کے مطابق زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی جا رہی ہے بلکہ اس کی اہمیت و فضیلت کو ایک مخصوص مقام تک محدود کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے اصل حقدار اس مخصوص و عظیم الشان سہولت سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ صاف لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ زکوٰۃ جیسے زبردست نظام کو بھی ایک مخصوص مقام تک محدود کر کے غریبوں کا حق مارا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج گلی گلی اور بازاروں میں گھوم گھوم کر بھیک مانگنے والے زیادہ تر مسلمان ہی نظر آتے ہیں اور اب تو لاؤڈ اسپیکر سے بھیک مانگا جانے لگا،، جبکہ مذہب اسلام میں بھیک مانگنا سخت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

ملک کے لیے کام کرنے والے مسلمانوں کو کانگریس کمزور کر رہی ہے: بی جے پی

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کرناٹک کی کانگریس حکومت کی طرف سے بجٹ میں مسلمانوں کو سرکاری ٹھیکوں میں چار فیصد ریزرویشن دینے کے اعلان کو خوشامد کی سیاست کی نئی جہت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس ایسے فیصلے کر کے ملک کے لیے کام کرنے والے مسلمانوں کی آواز کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر روی شنکر پرساد نے آج پارٹی کے مرکزی دفتر میں ایک پریس کانفرنس میں اس خیال کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ موضوع ریاست کرناٹک کا ہے لیکن اس کا اثر ملک گیر ہے۔ یہ موضوع مسٹر راہل گاندھی اور محترمہ سونیا گاندھی کی سوچ سے متعلق ہے۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ کرناٹک حکومت نے مسلمانوں کے لیے چار فیصد ریزرویشن کا اعلان کیا ہے۔ اب تک ریزرویشن صرف نوکریوں تک محدود تھا، اب سرکاری ٹھیکوں میں بھی ریزرویشن ہو رہا ہے۔ یہ کانگریس پارٹی اور راہل گاندھی کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اس غیر آئینی اور قوم کو کمزور کرنے والے فیصلے کی شدید مخالفت کرے گی۔ انہوں نے کہا "تمام خدشات کے باوجود ملک نے کل پرامن طریقے سے ہولی منائی.....خواہ وہ اتر پردیش، بہار، مدھیہ پردیش، راجستھان ہو ہر جگہ پیار، محبت اور ہم آہنگی کے ساتھ ہولی منائی گئی۔ ہندو اور مسلم بھائیوں نے ایک نئی ہم آہنگی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن دوسری طرف ووٹ بینک کی سیاست کو ایک نئی جہت دی جا رہی ہے، جیسا کہ کرناٹک میں ہو رہا ہے۔ یہ چیزیں چھوٹی لگتی ہیں لیکن چھوٹی چیزیں بڑی ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پارٹیاں شاہ بانو، تین طلاق، رام مندر جیسے مسائل کی مخالفت کرتی رہیں لیکن ملک بدل گیا اور بی جے پی جہاں ہے وہیں پہنچ گئی۔ ان جماعتوں نے پارلیمانی انتخابات میں زبانی مہم چلائی تھی کہ بی جے پی آئین میں تبدیلی کرے گی لیکن عوام نے لگاتار انتخابات میں اس کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ عوام مسٹر نریندر مودی کو کمزور نہیں دیکھنا چاہتے۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ بی جے پی اس بات پر زور دینا چاہے گی کہ کرناٹک میں مسلمانوں کے لیے چار فیصد ریزرویشن کی تجویز کو راہل گاندھی کی مکمل منظوری حاصل ہے۔ مسٹر سدارامیا میں خود اس کا اعلان کرنے کی ہمت اور سیاسی طاقت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی بات کرنے والوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ریزرویشن سماجی اور تعلیمی پسماندگی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ ہندوستانی آئین کے تحت مذہبی بنیادوں پر ریزرویشن کی اجازت نہیں ہے۔ مسلمانوں کی خوشنودی کا نیا فیصلہ ملک کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا "مغربی بنگال میں ہندو مندروں پر حملے ہوتے ہیں، وہاں ہر روز نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ میں کانگریس اور اپوزیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ خوشامد کی سیاست کہاں تک جائے گی۔ بی جے پی اس کی مخالفت کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش میں بھی مسلمانوں کو مذہبی برادری کے طور پر چار فیصد ریزرویشن دیا گیا تھا لیکن ہائی کورٹ نے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ آئین میں مذہب کی بنیاد پر کوئی ریزرویشن نہیں ہے۔

مسٹر پرساد نے کہا کہ سرکاری ٹھیکوں میں چار فیصد ریزرویشن مکمل طور پر غیر آئینی ہے۔ مذہب ریزرویشن کی بنیاد نہیں ہو سکتا۔ ریزرویشن صرف سماجی پسماندگی کی بنیاد پر دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے آئین بنانے والے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تقاریر کی تالیف سے ایک تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مسلم کمیونٹی کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ریزرویشن کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔

انہوں نے کہا کہ ملک میں دو طرح کے سلسلے ہیں۔ ایک سلسلہ مولانا ابوالکلام آزاد، عبدالحمید، ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام، رس خان، رحیم کا ہے اور دوسرا سلسلہ محمد علی جناح کا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم ملک کو کیسا لیڈر دے رہے ہیں۔

بی جے پی کے لیڈر نے کہا کہ ووٹ بینک کی سیاست نے ان مسلمانوں کی آواز کو کمزور کر دیا ہے جنہوں نے ملک کو مضبوط کیا ہے۔ بی جے پی دراصل ان مسلمانوں کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی بنیادوں پر مسلم کمیونٹی کے لیے ریزرویشن غیر آئینی ہے، اس سے خوشامد پسندی کو فروغ ملتا ہے اور قوم کمزور ہوتی ہے۔

اتر پردیش: شاہجہاں پور میں 'لاٹ صاحب کے جلوس' پر پولیس لاٹھی چارج، اناؤ میں پتھراؤ سے 3 پولیس اہلکار زخمی

لکھنؤ، 15 / مارچ: اتر پردیش میں ہولی کے پیش نظر جمعہ کے روز جگہ جگہ سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ کوشش یہ تھی کہ کہیں بھی فرقہ وارانہ فسادات پیدا نہ ہوں، لیکن کچھ مقامات پر ہولی جلوس نکالنے والوں سے ہی یوپی پولیس پریشان نظر آئی۔ ایک طرف اتر پردیش کے شاہجہاں پور میں مشہور 'لاٹ صاحب کا جلوس' پولیس لاٹھی چارج کا گواہ بنا، اور دوسری طرف ضلع اناؤ میں بھی ہولی کے جلوس میں شامل لوگوں پر پولیس لاٹھی چارج کی نوبت آ گئی، کیونکہ کچھ لوگوں نے پولیس پر ہی پتھراؤ شروع کر دیا تھا۔ اس پتھراؤ میں 3 پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع بھی مل رہی ہے۔

آج شاہجہاں پور میں ہولی کے دوران نکالے جانے والے سینکڑوں سال قدیم 'لاٹ صاحب کے جلوس' میں اس وقت ہنگامہ شروع ہو گیا جب ہولی کھیل رہے لوگوں نے پولیس پو جوتوں-چپلوں کی بارش کر دی۔ پولیس پر اینٹ اور پتھر پھینکے جانے کی خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں۔ دفاع میں پولیس نے ہنگامہ کرنے والوں پر خوب لاٹھیاں برسائیں۔ پولیس کی لاٹھیاں پڑتے ہی شرپسند نوجوان فرار ہو گئے۔ بعد میں پولیس نے حالات کو قابو میں کیا۔

دوسری طرف اناؤ میں ہولی جلوس کے دوران زوردار ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ شراب نوشی کی حالت میں کچھ نوجوانوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا جس میں 3 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ ان نشیڑیوں پر قابو پانے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا۔ اس لاٹھی چارج میں کئی لوگ زخمی بھی ہو گئے۔ پولیس کی کارروائی سے ناراض کئی لوگ بعد میں دھرنے پر بیٹھ گئے۔ اس کی جانکاری ملتے ہی انتظامیہ کے افسران جائے وقوع پر پہنچے۔ اے ایس پی، سی او اور ایس ڈی ایم نے دھرنے پر بیٹھے لوگوں کو سمجھانا شروع کیا اور علاقے میں اضافی پولیس جوان بھی تعینات کیے گئے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق معاملہ ضلع کے بانگرمئو تھانہ کے تحت گنج مراد آباد قصبہ کا ہے۔ یہاں ہولی پر پھاگ جلوس نکالا جاتا ہے۔ رنگ میں ڈوبے لوگ پھاگ گاتے ہوئے چلتے ہیں اور ہولی کا جشن مناتے ہیں۔ پھاگ جلوس میں کچھ قابل اعتراض گانوں پر تنازعہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جلوس جب اپنی منزل سے واپس ہوا تو اچانک شراب کے نشے میں ڈوبے کچھ نوجوانوں نے چھیڑ چھاڑ اور ہنگامہ شروع کر دیا۔ انھیں روکنے کے لیے پولیس نے جب ہلکی طاقت کا استعمال کیا تو دوسری طرف سے پتھراؤ شروع ہو گیا۔

پتھراؤ کی وجہ سے کم از کم 3 پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں، جنھیں اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے ہنگامہ اور پتھراؤ کرنے والے نوجوانوں کو کھدیڑنے کے لیے لاٹھی چارج کیا، جس کے بعد بھیڑ منتشر ہو گئی۔ پولیس لاٹھی چارج میں کئی لوگ زخمی ہوئے اور الزام ہے کہ پولیس نے گھر میں گھس کر لوگوں کو باہر کھینچا اور پٹائی کی۔ زخمیوں میں خواتین بھی شامل بتائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ پولیس کا کہنا ہے کہ نوجوانوں کی ٹولی شراب پی کر ہنگامہ کر رہی تھی، اس لیے ہلکی طاقت کا استعمال کیا گیا۔ اس پورے واقعہ سے ناراض کچھ لوگ دھرنے پر بیٹھ گئے ہیں اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ووٹر فوٹو شناختی کارڈ پر کمیشن اگلے ہفتے اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کر سکتا ہے

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے انتخابی تصویری شناختی کارڈ (ای پی آئی سی) پر مرکزی وزارت داخلہ، وزارت قانون و انصاف اور یونیک آئیڈینٹی فکیشن اتھارٹی آف انڈیا (یو آئی ڈی اے آئی) کے ساتھ اگلے ہفتے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ بلائی ہے۔ ہر ای پی آئی سی کے لیے الگ نمبر رکھنے اور ای پی آئی سی کو آدھار کارڈ سے جوڑنے کے معاملے پر بات کی جا سکتی ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذرائع نے یہاں بتایا کہ مسٹر کمار اس مسئلہ پر بات چیت کے لئے مرکزی داخلہ سکریٹری، قانون و انصاف کی وزارت میں قانون ساز محکمہ کے سکریٹری اور یو آئی ڈی اے آئی کے چیف ایگزیکیٹیو آفیسر (سی ای او) کے ساتھ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اجلاس منگل 18) مارچ) کو الیکشن کمیشن کے ہیڈ کوارٹر میں ہو سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کچھ دن پہلے کمیشن کو مختلف ریاستوں میں کچھ ووٹروں کے فوٹو شناختی کارڈ (ای پی آئی سی) میں ایک جیسے نشانات کی شکایت ملی تھی۔ اس پر کمیشن نے کہا تھا کہ اگرچہ ان ووٹروں کی تعداد ایک جیسی ہو سکتی ہے لیکن ان کی آبادی کی تفصیلات، اسمبلی حلقوں کے نام اور پولنگ اسٹیشنوں کی تفصیلات ضرور مختلف ہوں گی۔ ایسے ووٹرز صرف اپنے مخصوص پولنگ اسٹیشن پر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ کمیشن نے کہا تھا کہ ووٹر لسٹ کی اطلاعات کے ڈیٹا بیس کے لیے متحد 'ایرو نیٹ' سسٹم کے استعمال سے پہلے یہ عمل مختلف سطحوں پر مکمل کیا گیا تھا اور دستی طور پر کچھ ووٹروں کے ای پی آئی سی نشانات ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ کمیشن نے واضح کیا تھا کہ کچھ ریاستوں کے چیف الیکٹورل افسران کے دفاتر نے ای پی آئی سی نشانات کی الاٹمنٹ میں یکساں حروف تہجی کی ترتیب کا استعمال کیا۔ مختلف علاقوں میں ووٹرز کے فوٹو کارڈ پر نشانات ایک جیسے رہے ہوں گے۔ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ووٹر کے فوٹو کارڈ کو اس کا اپنا منفرد نمبر دیا جائے گا۔ اس کے لیے ایرو نیٹ سسٹم کو اپ ڈیٹ کیا جائے گا۔

پاپ کارن کے بعد ڈونٹ پر بھی جی ایس ٹی، 'میڈ اوور ڈونٹس' کو 100 کروڑ کا نوٹس، کانگریس کا 'جی ایس ٹی 2.0' کا مطالبہ

15 / مارچ: کانگریس کے سینئر لیڈر اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ہفتہ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جی ایس ٹی کی پیچیدہ شرحوں کی وجہ سے کاروبار متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاپ کارن کے بعد اب ڈونٹ پر بھی جی ایس ٹی کا اثر پڑا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ملک میں ایک نئے، بہتر ٹیکس نظام یعنی 'جی ایس ٹی 2.0' کی اشد ضرورت ہے۔ جے رام رمیش نے اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ سِنگاپور کی مشہور ڈونٹ چین 'میڈ اوور ڈونٹس' کو ہندوستان میں اپنے کاروبار کے غلط زمرہ بندی کے الزام میں 100 کروڑ روپے کا جی ایس ٹی نوٹس موصول ہوا ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ اس کمپنی نے اپنے بیکری پروڈکٹس پر 18 فیصد کے بجائے صرف 5 فیصد جی ایس ٹی ادا کیا، کیونکہ اس نے خود کو ایک ریستوران کے طور پر رجسٹر کیا تھا۔ جے رام رمیش نے کہا کہ یہ معاملہ اب بامبے ہائی کورٹ تک پہنچ گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں کاروباری ماحول دوستانہ نہیں رہا۔ انہوں نے کہا، "یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں جی ایس ٹی 2.0 کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کاروباری سہولت کے نام پر جو دعوے کیے جاتے ہیں، وہ حقیقت میں صرف کاغذوں تک محدود ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ جی ایس ٹی کی مختلف شرحوں کی وجہ سے کاروباری ادارے مسلسل قانونی مسائل میں الجھ رہے ہیں، جس سے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا، "پاپ کارن کے بعد اب ڈونٹ پر بھی ٹیکس کا اثر دیکھنے کو مل رہا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ جی ایس ٹی کا ڈھانچہ غیر منطقی ہے اور اسے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔" واضح رہے کہ ہندوستان میں جی ایس ٹی کے تحت مختلف اشیاء پر الگ الگ ٹیکس عائد کیا جاتا ہے، جو اکثر کاروباری برادری کے لیے الجھن کا سبب بنتا ہے۔ اس معاملے میں، حکومت نے موقف اختیار کیا ہے کہ ڈونٹ ایک بیکری پروڈکٹ ہے، جس پر 18 فیصد ٹیکس لاگو ہونا چاہیے، جبکہ کمپنی نے اسے ریستوران سروس کے تحت شمار کرتے ہوئے صرف 5 فیصد ٹیکس ادا کیا تھا۔ کانگریس نے اس مسئلے کو حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ جی ایس ٹی کی موجودہ پالیسیوں پر از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کاروباری اداروں کو غیر ضروری قانونی تنازعات سے بچایا جا سکے۔

☆☆☆☆

کرناٹک میں سرکاری ٹھیکوں میں مسلمانوں کو ملے گا 4 فیصد ریزرویشن، کابینہ نے ترمیمی بل کو دی منظوری

15 / مارچ: کرناٹک کابینہ نے ٹرانسپیرنسی ان پبلک پروکیورمنٹ (کے ٹی پی پی) ایکٹ میں ترمیم کو منظوری دے دی ہے۔ ایجنسی کے مطابق اس قانون میں ترمیم کر کے ٹھیکے میں مسلمان ٹھیکہ داروں کو 4 فیصد ریزرویشن دیا جائے گا۔ جمعہ کو وزیر اعلیٰ سدارمیا کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں اس فیصلے پر مہر لگائی گئی۔ موجودہ اسمبلی اجلاس میں ہی اس ترمیمی بل کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے 7 مارچ کو بھی سدارمیا نے کہا تھا کہ سرکاری کام کاج کے 4 فیصد ٹھیکے مسلمانوں کے لیے محفوظ کیے جائیں گے۔ اس فیصلے کے تحت اب مسلم ٹھیکہ داروں کو سرکاری ٹنڈروں میں زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق یہ قدم ریاست میں اقلیتی طبقہ کو اقتصادی طور سے بااختیار بنانے کے مقصد سے اٹھایا گیا ہے۔ سدارمیا کابینہ کے اس فیصلے کو لے کر بی جے پی سخت ناراض ہو گئی ہے۔ بی جے پی نے کرناٹک حکومت کے بجٹ کو ہی اورنگ زیب سے متاثر بتا دیا۔ ذرائع کے مطابق کابینہ نے ہیبل میں محکمہ زراعت کی 24?4 ایکڑ زمین کو بین الاقوامی پشپ نیلامی بنگلورو (آئی ایف اے بی) کے لیے دو سال کے لیے بغیر کرایہ کی بنیاد پر دینے کی تجویز پر چرچا کی۔ جنوری میں آگ لگنے کے واقعہ کے بعد بنگلورو بایو اینوویشن سینٹر میں آلات کی تعمیر نو اور ری پلیسمنٹ کے لیے 96?77 کروڑ روپے کی مالی امداد کو منظوری دینے پر بھی بات ہوئی۔ ذرائع نے بتایا کہ کابینہ میں کرناٹک پبلک سروس کمیشن (کے پی ایس سی) میں سدھار کے طریقوں پر بھی بحث ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ کے پی ایس سی میں سدھار کے لیے طریقہ بجھانے کے لیے ایک ماہرین کی کمیٹی تشکیل کرنے اور کے پی ایس سی اراکین کی تقرری کے لیے ایک سرچ کمیٹی تشکیل کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

کھڑگے، راہل نے کانشی رام کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے آج دلت تحریک کے ممتاز لیڈر اور بہوجن سماج پارٹی کے بانی کانشی رام کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا" سماج کے دلت، محروم، استحصال زدہ اور پسماندہ طبقات کو ہندوستانی سیاست کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں اہم تعاون دینے والے عظیم سماجی مصلح کانشی رام جی کے یوم پیدائش پر، ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا" انہوں نے مساوات اور سماجی انصاف کے علمبردار کے طور پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔" مسٹر گاندھی نے کہا" عظیم سماجی مصلح کانشی رام جی کو ان کی یوم پیدائش پر میرا خراج عقیدت۔ دلتوں، محروموں اور استحصال زدہ لوگوں کے حقوق کے لیے ان کی جدوجہد سماجی انصاف کی اس لڑائی میں ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتی رہے گی۔"

روہتک روڈ کی مرمت کا کام وقت پر مکمل کیا جائے گا: پرویش صاحب سنگھ

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) دہلی کے تعمیرات عامہ کے وزیر پرویش صاحب سنگھ نے کہا ہے کہ ہم ایسی سڑکیں اور ڈرینج سسٹم بنا رہے ہیں جو برسوں تک چلے گی۔ آج یہاں روہتک روڈ کا معائنہ کرنے کے بعد مسٹر پرویش صاحب سنگھ نے سڑک کی خراب حالت اور ماضی میں اسے نظر انداز کرنے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا [؟] روہتک روڈ کی حالت بہت خراب تھی اور مقامی لوگوں کی یہ عام شکایت تھی کہ کوئی عوامی نمائندہ اس کا خیال نہیں رکھتا۔ اب یہاں ڈرینج کا کام شروع ہو گیا ہے، اور پوری سڑک کو این ایچ اے آئی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس پروجیکٹ میں پی ڈبلیو ڈی اور فلڈ کنٹرول ڈپارٹمنٹ مل کر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے تعمیراتی کام کے معیار کو برقرار رکھنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سڑکیں اور پانی کی نکاسی کا نظام بنا رہے ہیں جو برسوں تک چلے گا۔ اگر تعمیراتی معیار میں کوئی کوتاہی پائی گئی تو ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ کر دیا جائے گا اور متعلقہ اہلکاروں کو معطل کر دیا جائے گا۔

مرادآباد: ہولی پر گلے لگانے سے انکار کرنے پر نوجوان نے گولی مار دی!

15 / مارچ: پیار و محبت کے تہوار ہولی پر ایک نوجوان کے پستول سے گولی چلائے جانے کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ گلے ملنے سے انکار پر مشتعل نوجوان نے اندھا دھند فائرنگ کر کے سنسنی پیدا کر دی۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر خبر سے پتہ چلا ہیکہ فائرنگ میں ایک بجلی کارکن اور بی جے پی بوتھ صدر زخمی ہو گئے۔ بجلی کارکن کو ران میں چوٹ آئی اور بی جے پی لیڈر کے سر میں چوٹ آئی۔ زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ کی چھان بین کے بعد حملہ آور کی تلاش شروع کر دی ہے۔

اکشے گپتا ولد پنچ گپتا جو کلکھر تھانہ علاقے کے ویر شاہ ہزاری میں ہولی کھیلنے کے بعد گھر آیا تھا، اسے محلے کے چار نوجوانوں نے گھر سے باہر بلایا۔ اسی دوران محلے کا ابھیشیک اپنی پستول سے لگاتار فائرنگ کرتا آیا۔ گولی گھر کے باہر کھڑے اکشے کی ران میں لگی۔ بتایا جاتا ہے کہ ابھیشیک عرف چھوٹو ہولی پر رام گوپال آریہ کے بیٹے بی جے پی بوتھ صدر سنجے کمار آریہ سے ملنے آیا تھا۔ سنجے نے گلے ملنے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر ابھیشیک گھر گیا اور پستول سے فائرنگ کرتے ہوئے واپس آیا۔

اکشے کو گولی مارنے کے بعد سنجے نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن ابھیشیک نے پستول کے بٹ سے اس کے سر پر مارا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ دونوں کو زخمی کرنے کے بعد ابھیشیک پستول لہراتے ہوئے بھاگ گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کلکھر تھانے کے افسر انچارج موقع پر پہنچے اور آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی۔ زخمی کو علاج کے لیے ضلع اسپتال بھیج دیا گیا۔ تھانہ انچارج نے بتایا کہ اکشے کو گھر سے بلایا گیا تھا اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران کچھ ہوا اور اکشے پر گولی چلا دی گئی۔ اکشے کا کہنا ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ انہیں گولی کیوں ماری گئی۔ اس کا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں ہے اور نہ کوئی پرانی دشمنی ہے۔ اس نے بتایا کہ محلے کے چار نوجوانوں نے اسے فون کیا تھا اور بات کر رہے تھے۔ دوسری جانب ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ سنجے نے بتایا کہ ابھیشیک نشے میں تھا اور لوگوں کے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا۔ اس لیے اس نے اسے گلے سے نہیں لگایا اور اسے کہا کہ اب گھر چلو۔

اس نے کہا کہ اسی وجہ سے وہ گھر سے پستول لایا اور فائرنگ شروع کر دی۔ اس نے احتجاج کیا تو اس کے سر پر پستول کے بٹ سے حملہ کیا گیا۔ دوپہر ساڑھے تین بجے کے قریب پیش آئے اس واقعہ سے علاقہ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ شوٹنگ کی وجہ سے اکشے کے خاندان میں افراتفری مچ گئی۔ رونے سے ماں بہنوں کا برا حال تھا۔ تھانہ انچارج کا کہنا ہے کہ حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

گجرات: لڑکے نے تیز رفتار کار سے کئی لوگوں کو کچل ڈالا

احمد آباد، 15 / مارچ: گجرات کے شہر وڈودرا میں ایک افسوسناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب 20 سالہ نوجوان نے اپنی کار چار افراد پر چڑھا دی۔ اس حادثے میں کل تین لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ یہ واقعہ جمعرات کی رات تقریباً 12.30 بجے کریلی باغ علاقے میں پیش آیا۔ پاوا گڑھ سے واپس آتے ہوئے سورت کے ایک خاندان کی کار بائی وے سے پھسل کر درخت سے ٹکرا گئی، جس سے تین افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ پانچ دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ اور پولیس نے موقع پر پہنچ کر مزید کارروائی شروع کر دی۔ فائر بریگیڈ کے عملے نے فائر کٹر سے گاڑی کا ایک حصہ کاٹ کر لاشوں کو باہر نکالا۔ سورت کے ڈنڈولی سے یہ خاندان پاوا گڑھ گھومنے کے لئے آیا تھا اور یہ حادثہ واپسی کے وقت ہوا۔ کل آٹھ لوگوں میں سے پانچ کو علاج کے لیے وڈودرا کے سایاجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ زخمی مریضوں کو فی الحال شہر کے مکر پورہ اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ مرنے والوں میں 24 سالہ ونے پٹیل، دیپکا بین پٹیل اور ہتیش پٹیل شامل ہیں۔ جبکہ چراغ پٹیل، دھرو پٹیل، ونے پٹیل، جگدیش پٹیل اور نیرج بین پٹیل زخمی ہوئے ہیں۔ ڈرائیور کی شناخت رکشت چورسیا کے طور پر کی گئی ہے جو اتر پردیش کے وارانسی کا رہنے والا ہے اور وڈودرا کی ایک یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس معاملے میں دوسرا ملزم جو کار کا مالک ہے اور حادثے کے وقت چورسیا کے ساتھ تھا، کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تاریخ میں آج کے دن

نئی دہلی، 15 مارچ (یو این آئی) ہندوستان اور عالمی تاریخ میں 16 مارچ کے اہم واقعات اس طرح ہیں۔

37ء۔ روم کے شاہ تیبریس کا انتقال کوپیلس کی خلیج کے نزدیک ہوا تھا۔

1527۔ میواڑ کے رانا سنگرام سنگھ اول نے آگرہ کے پاس کھنڈوا میں بابر پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی۔

1787۔ جرمن ماہر فزکس جارج اوم کا جنم ہوا تھا۔

1827۔ امریکہ میں سیاہ فاموں کے پہلے رسالہ فریڈ مجرل کی اشاعت شروع ہوئی تھی۔

1846۔ انگریزوں نے امرتسر معاہدہ کے تحت کشمیر راجہ گلاب سنگھ کو سونپ دیا۔

1860۔ ڈاکٹر ڈبلیو ایم ہاٹکن کی پیدائش ہوئی تھی۔

1880۔ بنگالی زبان کے ادیب راج شیکھر بسو عرف پرسورام کا جنم ہوا تھا۔

1917۔ روس میں گرینڈ ڈیوک مائیکل نے تخت پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔

1926۔ رقیق ایندھن راکٹ رابرٹ گوڈارڈ نے میساچوسیٹ سے فضا میں روانہ کیا۔

1930۔ اسپین کے جنرل اور تاناشاہ میگوئل پرائمو ڈی ریویرا کا انتقال ہوا تھا۔

1930۔ سولوواکیہ جرمنی کے کنٹرول میں گیا۔

1935 جرمن لیڈر ایڈولف ہٹلر نے میں وارسا معاہدہ کی ترک اسلحہ مشق کو رد کر دیا۔

1937۔ برطانوی لیڈر سر جوزف آسٹن چیمبرلن کا انتقال ہوا تھا۔

1939۔ جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کیا۔

1955۔ امریکی صدر آئزن ہاور نے جنگ میں نیوکلیائی ہتھیاروں کے استعمال کو جائز قرار دیا۔

1968۔ ویتنام کی لڑائی میں امریکی فوجیوں نے مائیلائی گاؤوں میں سو سے زیادہ شہریوں کو قتل کر دیا۔

1970۔ نیوز انگلش بائبل کی اشاعت ہوئی تھی۔

1976۔ برطانوی وزیر اعظم ہیرولڈ ولسن نے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا۔

1978۔ اٹلی کے سابق وزیر اعظم ایلڈو مورو کا اغوا ریڈ بریگیڈ نے کیا تھا اور نومئی کو ان کی لاش ملی۔

1982۔ سوویت صدر لیونیڈ برزنیف نے ایس ایس۔ 20 میزائلوں کی تعیناتی روکنے کا اعلان کیا۔

1984۔ جنوبی افریقہ اور موزامبیق کے درمیان ناجنگ معاہدہ ہوا تھا۔

1985۔ امریکی صحافی ٹیری اینڈرسن کو بیروت میں اغوا کیا گیا اور اسے چار دسمبر 1991ء تک یرغمال بنا کر رکھا گیا۔

1988۔ پناما میں جنرل مینوئل انٹونیو کو اقتدار سے ہٹانے کی سازش کامیاب ہوئی تھی۔

1999۔ یوروپی یونین کمیشن کے تمام ارکان نے استعفیٰ دیا۔

2000۔ ہیروشیما پر دوسری جنگ عظیم میں بم گرانے والے تھامس فیربی کا انتقال ہوا تھا۔

2007۔ جنوبی افریقہ کے بلے باز ہرشل گبز نے ایک اوور میں چھ چھکے لگا کر عالمی ریکارڈ بنایا۔ گبز نے کپ کے دوران ہالینڈ کے خلاف میچ میں ڈین وین بنج کی چھ گیندوں پر چھ چھکے لگائے۔

2008۔ پرویز مشرف نے پاکستان میں سزائے موت پانے والے ہندوستانی شہری سربجیت سنگھ کے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کیے۔

2012۔ سچن تیندولکر بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں بنانے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔

2014۔ کریمیا میں یوکرین سے علیحدگی اور روس میں شامل ہونے کے لیے ریفرنڈم ہوا۔ کئی ممالک کی مخالفت کے باوجود روس نے ریفرنڈم کے بعد کریمیا کا الحاق کر لیا۔

63,000 ٹن خوراک غزہ میں امدادی ناکہ بندی کے خاتمے کی منتظر: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 15 مارچ (یو این آئی) اقوام متحدہ کے انسانی ہمدردی کے کارکنوں نے کہا کہ غزہ میں 63,000 میٹرک ٹن خوراک امداد کے انتظار میں ہے جب تک کہ ناکہ بندی نہیں ہٹ جاتی، یہ 11 لاکھ لوگوں کے لئے دو سے تین ماہ تک کافی ہوگی۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (اوسی ایس اے) نے کہا کہ 12 دن کی امداد رکاوٹ سے امدادی کارروائیوں میں خلل پیدا ہو رہا ہے۔ اوسی ایچ اے نے کہا کہ "اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی اور کمرشل سپلائی کے لئے تمام سرحدی پوائنٹ بند ہونے کی وجہ سے عالمی خوراک پروگرام (ڈبلیو ایف پی) غزہ میں کوئی بھی خوراک کی فراہمی نہیں پہنچ سکی ہے۔ ڈبلیو ایف پی کے پاس غزہ کے لئے تقریباً 63000 میٹرک ٹن خوراک ہے۔ جو خطے کے لئے محفوظ شدہ یا راستے میں ہے۔ ڈبلیو ایف پی نے کہا کہ اس کے پاس ایک ماہ تک فعال بیکریوں اور کمیونٹی کچن کو چلانے کے لیے کافی ذخیرہ ہے اور وہ دو ہفتوں تک پانچ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو پکا ہوا کھانا فراہم کر سکتا ہے۔ تاہم، جنگ بندی سے پہلے، ڈبلیو ایف پی نے کھانے کے لیے تیار کھانے کے پیکٹوں کی مقدار کو کم کر دیا تھا، جس سے خاندان اپنی فراہمی بڑھا سکیں اور زیادہ لوگوں کو کھانا دستیاب کرا سکیں۔ یہ صرف خوارک کی کمی نہیں ہے۔ ایندھن کی کمی سے غزہ میں گاڑیوں کی نقل و حرکت متاثر ہو رہی اور پہلے ریسکیو ردعمل میں تاخیر ہو رہی ہے۔ اوسی ایچ اے نے کہا کہ غزہ کے اسپتالوں میں حیات بخش آپریشنوں کو جاری رکھنے کے لئے آکسیجن کی فراہمی اور الیکٹرک جنریٹرز کی بھی اشد ضرورت ہے۔ صحت کے مراکز کے لیے کم از کم دو درجن اضافی جنریٹرز کی کمی ہے، کیونکہ زیر استعمال جنریٹروں کو دیکھ بھال اور اسپیئر پارٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ مغربی کنارے میں، انسانی ہمدردی کے دفتر نے خبردار کیا ہے کہ خطے کے کچھ علاقوں میں تارکین وطن کے تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے، جس سے جانی نقصان، املاک کو نقصان پہنچ رہا ہے اور کمیونٹیز کے بے گھر ہونے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ پچھلے دو سالوں کے دوران، اوسی ایچ نے مغربی کنارے میں 2,000 سے زیادہ فلسطینیوں کی نقل مکانی کی دستاویز کی ہے، جو کہ بڑھتے ہوئے تشدد اور رسائی کی پابندیوں کی وجہ سے ہے۔ شمالی مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی آپریشن آٹھویں ہفتے میں داخل ہو گیا ہے۔ دفتر نے کہا کہ لوگوں کی نقل مکانی کا سلسلہ جاری ہے اور گزشتہ ہفتے اسرائیلی فوج نے مشرقی یروشلم سمیت مغربی کنارے میں کم از کم 10 مساجد پر چھاپہ مارا۔ اوسی ایچ اے نے کہا کہ "پیر سے جنین شہر میں کارروائیاں تیز ہو گئی ہیں، میونسپلٹی کے مطابق شہر کے مشرقی حصے میں تین محلوں سے 500 سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داروں نے خبردار کیا ہے کہ خوراک کی عدم تحفظ میں اضافہ ہو رہا ہے، کیونکہ اسرائیلی فورسز کی کارروائیاں، نقل مکانی اور نقل و حرکت پر پابندیاں خوراک تک رسائی کو محدود کر رہی ہیں۔ "مزید برآں، اوسی ایچ اے نے کہا کہ گزشتہ ڈیڑھ ہفتے کے دوران مغربی کنارے میں فلسطینیوں کی ملکیتی تعمیرات کی مسماری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس سال رمضان المبارک کے پہلے 10 دنوں میں گرائے جانے والے ڈھانچے کی تعداد 2024 کے پورے رمضان میں کل تعداد سے زیادہ ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ کی بائیڈن پر سخت تنقید
امریکہ میں جرائم میں اضافے ذمہ دار قرار

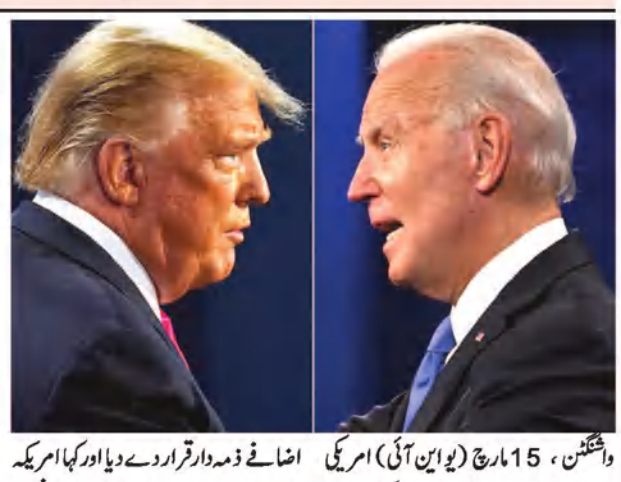

واشنگٹن، 15 مارچ (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بائیڈن پر کڑی تنقید کرتے ہوئے امریکہ میں جرائم میں اضافے ذمہ دار قرار دے دیا اور کہا امریکہ میں اب دوبارہ لاقانونیت نہیں ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق واشنگٹن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے محکمہ انصاف میں نیوز کانفرنس میں سیاسی مخالفین پر تنقید کی اور کہا بائیڈن دور میں امریکہ میں جرائم میں بڑی حد تک اضافہ ہوا لیکن بحیثیت صدر ملک میں جرائم کا خاتمہ اولین ترجیح ہے امریکی صدر کا کہنا تھا کہ ہر امریکی شہری کی حفاظت کا عزم کرتا ہوں، امریکی شہریوں کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے، ہم مل کر امریکہ کو دوبارہ عظیم بنائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ پولیس اہلکاروں کے قتل میں ملوث جو ہوگا سزائے موت دیں گے، میری کوشش ہوگی اہلکاروں کے قتل میں ملوث ملزمان کو جلد سزائے موت ہو، محکمہ پولیس میں محبّ وطن افسران کو تعینات کیا ہے۔ ٹرمپ نے بائیڈن پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بائیڈن انتظامیہ نے مجرموں کی بجائے پولیس اہلکاروں کو ہتھکڑیاں لگائیں، اوپن بارڈر پالیسی ایسی تھی کہ ہر مجرم آسانی سے آ سکتا تھا، قاتل، اسمگلر سمیت دیگر جرائم پیشہ افراد ملک میں آسانی سے آ جاتے تھے لیکن امریکا میں اب دوبارہ لاقانونیت نہیں ہوگی۔ امریکی صدر نے مزید کہا کہ اس وقت ہماری تاریخ کا سب سے بہترین محفوظ بارڈر ہے، بارڈر کی حفاظت کرنے والوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، شہریوں نے امریکا کو محفوظ بنانے کے لیے مجھے ووٹ دیے۔

یوکرینی فوجی کرسک میں ہتھیار ڈال دیں تو جان بخشی، باوقار سلوک کیا جائیگا: پوتن

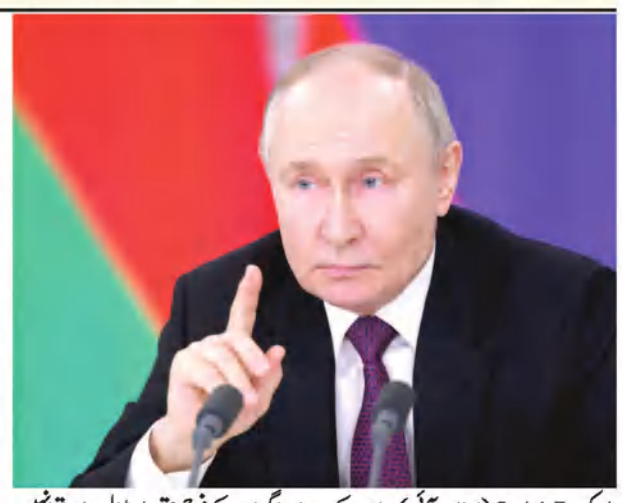

ماسکو، 15 مارچ (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کرسک کے علاقے میں لڑنے والے یوکرین کے فوجیوں سے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا ہے، جب کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پوتن پر زور دیا ہے کہ وہ یوکرین کے فوجیوں کی جانیں بچائیں۔ ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق پیوٹن نے ٹیلی ویژن پر اپنے خطاب میں کہا کہ صدر ٹرمپ کے مطالبے سے ہمدردی ہے، پوتن نے یوکرین کے رہنماؤں سے مطالبہ کیا کہ وہ ہتھیار ڈالنے کا حکم جاری کریں اور اگر ان کے فوجی ہتھیار ڈال دیں تو انہیں زندگی اور 'باوقار سلوک کی ضمانت' دی جائے گی۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پوتن پر زور دیا کہ وہ یوکرین کے کرسک میں موجود فوجیوں کو چھوڑ دیں، یہ جنگ کے خاتمے کا 'بہت اچھا امکان' ہے۔ ٹرمپ نے جمعرات کی رات ماسکو میں پوتن کے ساتھ اپنے نمائندہ خصوصی اسٹیو وٹکوف کی طویل ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پر پیغام پوسٹ کیا، ملاقات کو ٹرمپ نے 'بہت اچھا اور نتیجہ خیز' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خوفناک، خونی جنگ بالآخر ختم ہو سکتی ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ یوکرین کے ہزاروں فوجی روسی فوج کے گھیرے میں ہیں اور انتہائی خراب اور کمزور حالت میں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے صدر پوتن سے پرزور درخواست کی ہے کہ ان کی جانیں بچائی جائیں، یہ ایک ہولناک قتل عام ہوگا جو دوسری جنگ عظیم کے بعد سے نہیں دیکھا گیا، خدا ان سب پر رحم کرے! فوجی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ کرسک میں یوکرین کی افواج روسی علاقے میں اپنے قدم جمانے کے بعد تقریباً منقطع ہو چکی ہیں، تاہم کیف کی فوج کا کہنا ہے کہ محاصرے کا کوئی خطرہ نہیں اور اس کی فوجیں بہتر پوزیشنز پر واپس جا رہی ہیں۔ امریکی سیکریٹری خارجہ مارکو روبیو نے کینیڈا کے شہر لا مالبائی میں جی سیون اجلاس میں کہا کہ اسٹیو وٹکوف امریکہ واپس آ رہے ہیں اور ہفتے کے آخر میں یوکرین کے بارے میں بات چیت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ یقینی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ ہم کم از کم اس جنگ کو ختم کرنے اور امن لانے کے قریب ہیں، لیکن یہ اب بھی ایک طویل سفر ہے۔ ماسکو نے جمعے کے روز کہا ہے کہ اس کی افواج نے یوکرین کی افواج کو روس کے علاقے کرسک سے بے دخل کرنے کی مہم میں ایک اور گاؤں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ کریملن کا کہنا ہے کہ پیوٹن نے ٹرمپ کو وٹکوف کے ذریعے جنگ بندی کے منصوبے کے بارے میں پیغام بھیجا تھا اور محتاط امید' کا اظہار کیا تھا کہ 3 سال سے جاری تنازع کے خاتمے کے لیے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کارولن لیوٹ نے صحافیوں کو بتایا کہ ٹرمپ نے خود اب تک پیوٹن سے بات نہیں کی ہے۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے بھی جمعے کے روز کہا تھا کہ انہیں روس کے ساتھ جنگ ختم کرنے کا اچھا موقع نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے جنگ بندی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس اس جنگ کو جلد ختم کرنے اور امن کو یقینی بنانے کا ایک اچھا موقع ہے، ہمارے یورپی شراکت داروں کے ساتھ مضبوط سیکیورٹی مفاہمت ہے، ہم خاموشی اور جنگ ختم کرنے کے پہلے قدم کے قریب ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ کا پاکستان سمیت 43 ممالک کے شہریوں پر سفری پابندیاں لگانے پر غور

واشنگٹن، 15 مارچ (یو این آئی) امریکہ میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے پاکستان سمیت 43 ممالک کے شہریوں پر سفری پابندیاں لگانے کی تجویز پر غور شروع کر دیا ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے پابندی کی زد میں آنے والے تمام 43 ممالک کو 3 کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی کیٹیگری ریڈ لسٹ کی ہے۔ اس ریڈ لسٹ میں افغانستان، ایران، لیبیا، یمن اور شمالی کوریا سمیت 11 ممالک کو شامل کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح دوسری کیٹیگری اورنج لسٹ کی ہوگی، جس میں پاکستان، روس، سوڈان سمیت 10 ممالک کو شامل کرنے کی تجویز سامنے آئی ہے۔ ریڈ لسٹ والے ممالک کے شہریوں کے ویزے معطل کیے جائیں گے، اورنج لسٹ میں شامل ممالک کے شہریوں کے امیگرینٹ اور سیاحتی ویزے محدود کیے جائیں گے، تیسری کیٹیگری یلو لسٹ کی ہے، جس میں 22 ممالک کو شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل 6 مارچ 2025 کو رپورٹ آئی تھی کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے نئی سفری پابندی اگلے ہفتے افغانستان اور پاکستان کے لوگوں کو امریکہ میں داخلے سے روک سکتی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ معاملے سے واقف 3 ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ دیگر ممالک بھی اس فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کون سے ممالک ہیں۔ یہ اقدام ریپبلکن صدر کی جانب سے پہلی مدت کے دوران 7 مسلم اکثریتی ممالک کے مسافروں پر پابندی کے بعد سامنے آیا ہے، یہ پالیسی 2018 میں امریکی سپریم کورٹ کی جانب سے برقرار رکھنے سے قبل کئی بار دہرائی گئی تھی۔ سابق صدر جو بائیڈن نے 2021 میں اس پابندی کو ختم کرتے ہوئے اسے قومی ضمیر پر داغ قرار دیا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ اس نئی پابندی سے ان ہزاروں افغانوں پر اثر پڑ سکتا ہے جنہیں پناہ گزینوں کے طور پر یا خصوصی امیگرینٹ ویزا پر امریکہ میں آباد کاری کے لیے کلیئر کر دیا گیا ہے کیونکہ انہیں اپنے آبائی ملک میں 20 سالہ جنگ کے دوران امریکہ کے لیے کام کرنے پر طالبان کی انتقامی کارروائی کا خطرہ ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے 20 جنوری کو ایک ایگزیکٹو آرڈر جاری کیا تھا، جس میں قومی سلامتی کے خطرات کا پتہ لگانے کے لیے امریکہ میں داخلے کے خواہش مند کسی بھی غیر ملکی کی سیکیورٹی جانچ پڑتال کو تیز کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس حکم نامے میں کابینہ کے متعدد ارکان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ 12 مارچ تک ان ممالک کی فہرست پیش کریں، جہاں سے سفر جزوی یا مکمل طور پر معطل کیا جانا چاہیے کیونکہ ان کی جانچ پڑتال اور اسکریننگ کی معلومات بہت کم ہیں۔ 3 ذرائع اور ایک دوسرے ذریعے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا تھا کہ افغانستان کو مکمل سفری پابندی کے لیے تجویز کردہ ممالک کی فہرست میں شامل کیا جائے گا، 3 ذرائع نے کہا کہ پاکستان کی بھی شمولیت کی سفارش کی جائے گی۔ محکمہ خارجہ، انصاف اور ہوم لینڈ سیکیورٹی اور ڈائریکٹر برائے قومی انٹیلی جنس کے دفتر، جن کے رہنما اس اقدام کی نگرانی کر رہے ہیں، نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا تھا۔

ایف اے اے نے واشنگٹن ہوائی اڈے کے قریب ہیلی کاپٹر کی آمدورفت پر جاری کی مستقل پابندی

واشنگٹن، 15 مارچ (یو این آئی) امریکی فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے جمعہ کو کہا کہ وہ نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ (این ٹی ایس بی) کی سفارشات کے بعد رونالڈ ریگن واشنگٹن نیشنل ایئرپورٹ کے اردگرد غیر ضروری ہیلی کاپٹر آپریشنز پر مستقل طور پر پابندی عائد کر رہا ہے اور ہیلی کاپٹر اور مسافر جیٹ مخلوط ٹریفک کو ختم کر رہا ہے۔ ایف اے اے کے تازہ ترین قوانین 29 جنوری کو ہوائی اڈے کے قریب بلیک ہاک ہیلی کاپٹر اور ایک مسافر بردار طیارے کے درمیان ہونے والے مہلک تصادم کے ایک ماہ بعد سامنے آئے ہیں جس میں 67 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ایف اے اے نے ایک بیان میں کہا کہ ایف اے اے رونالڈ ریگن واشنگٹن نیشنل ایئرپورٹ (ڈی سی اے) کے اردگرد حفاظت کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے، جو این ٹی ایس بی کی سفارشات پر عمل کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایف اے اے روٹ 4 کو مستقل طور پر بند کر رہا ہے، جو کہ ہیلی کاپٹر کا ایک بڑا راستہ ہے اور جانچ کی قیادت کر رہے این ٹی ایس بی کی سفارش کے مطابق متبادل ہیلی کاپٹر روٹس کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایف اے اے نے رن وے 15/33 اور 4/22 کے بیک وقت استعمال پر پابندی لگا دی ہے جب ہیلی کاپٹر فوری مشن کے لیے ڈی سی اے کے قریب پرواز کر رہے ہوں۔ یہ محدود فضائی حدود کے باہر بعض کوسٹ گارڈ، میرین اور پارک پولیس کے ہیلی کاپٹر آپریشنز تک 'بصری علیحدگی' کے استعمال کو محدود کر رہا ہے۔ بصری علیحدگی معیاری طریقہ کار ہے جس میں پائلٹ صرف ریڈار کی علیحدگی پر انحصار کرنے کے بجائے دیگر طیاروں کو دیکھ کر ان سے محفوظ فاصلہ برقرار رکھنے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مہلک تصادم سے پہلے، بلیک ہاک کے پائلٹ نے بصری علیحدگی کی درخواست کی تھی اور اسے ایئر ٹریفک کنٹرولر نے اجازت دی تھی۔ فروری کے وسط میں ایک اپ ڈیٹ میں، این ٹی ایس بی نے کہا کہ تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ریڈیو ٹرانسمیشن کے مسائل کی وجہ سے مواصلات میں غلط فہمیاں ہوئی ہوں گی، جو ٹکر کا سبب بن سکتی ہیں۔ حادثے کے بعد، ایف اے اے نے ہوائی اڈے کے قریب زیادہ تر ہیلی کاپٹروں پر عارضی طور پر پابندی لگا دی۔ منگل کو، این ٹی ایس بی نے فوری طور پر سفارش کی کہ ایف اے اے ہوائی اڈوں کے قریب ہیلی کاپٹر کی کارروائیوں پر مستقل طور پر پابندی عائد کر دے جب کچھ رن وے آمد یا روانگی کے لیے استعمال ہو رہے ہوں اور اسے "ہوائی تصادم کے امکانات کے پیش نظر ہوا بازی کی حفاظت کے لیے ناقابل برداشت خطرہ" قرار دیا۔

عراق اور شام نے تعلقات اور انسداد دہشت گردی تعاون پر کیا تبادلہ خیال

بغداد، 15 مارچ (یو این آئی) عراقی لیڈروں نے جمعہ کو بغداد میں شام کے خارجہ امور کے سربراہ اسد الشیبانی سے ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات اور انسداد دہشت گردی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ عراقی وزیر اعظم محمد شیعہ السودانی کے میڈیا آفس نے ایک بیان میں کہا کہ عراقی وزیر اعظم نے شامی عوام کی خواہشات کے احترام میں عراق کے مضبوط اور مستقل موقف کی توثیق کی اور ایک جامع سیاسی عمل کی ضرورت پر زور دیا جو شام کے تنوع اور سماجی اتحاد کا تحفظ کر سکے۔ انہوں نے شام کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے لیے عراق کی حمایت اور شام کے اندرونی معاملات میں کسی بھی بیرونی مداخلت کو مسترد کرنے کا اعادہ کیا، خاص طور پر شام کی زمین کے بڑے حصوں پر اسرائیلی قبضے کے پیش نظر۔ اس کے علاوہ السودانی نے استحکام کے حصول کی جانب ایک اہم قدم کے طور پر دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان قریبی ہم آہنگی کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ عراقی وزیر خارجہ فواد حسین نے دہشت گرد گروہ اسلامک اسٹیٹ سے نمٹنے کے لیے مشترکہ کارروائی کی اہمیت پر زور دیا۔ عراقی وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق، الشیبانی کے ساتھ اپنی بات چیت کے دوران حسین نے آئی ایس گروپ سے نمٹنے کے لیے عراق، شام، اردن، ترکی اور لبنان سے پانچ رکنی آپریشن روم بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ حسین نے اس مقصد کے لیے فوجی اور انٹیلی جنس کوآرڈینیشن اور وسیع تر علاقائی سیکیورٹی تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے شام کی عبوری حکومت اور شامی کردوں کے درمیان پیر کو طے پانے والے اہمیت کے حامل معاہدے کے لیے عراق کی حمایت کا بھی اظہار کیا، جس کے تحت شام کے کردوں کے زیر کنٹرول علاقے میں تمام سویلین اور فوجی اداروں کو دمشق میں مرکزی حکومت کے تحت ضم کر دیا جائے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ الشیبانی نے مشترکہ سیکورٹی کمیٹیوں کی تشکیل اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پڑوسی ممالک کے تجربات سے استفادہ کرنے کے لیے شام کی تیاری کا اظہار کیا۔ شامی اہلکار نے عراق کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے شام کی سیاسی خواہش پر بھی زور دیا اور کہا کہ کرد زیر قیادت شامی جمہوری فورسز کے ساتھ حالیہ معاہدے دونوں ممالک کے درمیان سرحد کو کنٹرول کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

ٹوکیو، جاپان میں این ایچ کے پارٹی کے رہنما تاچیبانا پر حملہ

ٹوکیو، 15 مارچ (یو این آئی) جاپانی سیاسی گروپ کے رہنما تاکاشی تاچیبانا پر وسطی ٹوکیو میں انتخابی مہم کے دوران حملہ کیا گیا، لیکن ان کی چوٹیں جان لیوا نہیں تھیں۔ یہ اطلاع ٹوکیو پولیس نے ہفتہ کو دی۔ میٹروپولیٹن پولیس ڈیپارٹمنٹ کے مطابق، جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق شام 5:10 بجے، این ایچ کے پارٹی کے سربراہ تاچیبانا پر ایک شخص نے چاقو سے حملہ کیا جب وہ وزارت اقتصادیات، تجارت اور صنعت کے سامنے تقریر کر رہے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ حملہ آور نے اپنی بندوق تاچیبانا کے سر پر ماری، جس سے اس کے کان سمیت کئی حصوں سے خون بہنے لگا، لیکن ہسپتال لے جانے سے قبل وہ ہوش میں تھا اور جان لیوا حالت میں نہیں تھا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے 30 سالہ شیون میاشی کو قتل کی کوشش کے شبہ میں گرفتار کیا، جبکہ 16 سینٹی میٹر بلیڈ والا ہتھیار برآمد کیا گیا۔

امریکہ نے جنوبی افریقی سفیر کو ملک بدر کر دیا

واشنگٹن، 15 مارچ (یو این آئی) امریکہ نے جنوبی افریقہ کے سفیر کو صدر ٹرمپ سے نفرت کی بنیاد پر ملک بدر کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے الزام عائد کیا ہے کہ جنوبی افریقی سفیر ابراہیم رسول امریکہ اور صدر ٹرمپ سے نفرت کرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے صدر نے امریکی اقدام پر ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے اسے افسوس ناک قرار دیا ہے۔ جنوبی افریقی حکومت نے سفارتی آداب کو برقرار رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم امریکہ کے ساتھ تعمیری تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ٹرمپ انتظامیہ نے جنوبی افریقہ کی امداد معطل کر دی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ نے ایک متنازع قانون کی بنیاد پر جنوبی افریقہ کی امداد معطل کی تھی، جس کے تحت مبینہ طور پر سفید فام کسانوں کی زمینیں ضبط کی جا سکتی ہیں۔

محمود خلیل کی گرفتاری یہودیوں کی حفاظت یا کچھ اور؟ امریکی دفتر خارجہ کے سابق افسر کا نیا انکشاف

واشنگٹن، 15 مارچ (یو این آئی) امریکی دفتر خارجہ کے سابق ذمہ دار اینڈریو ملر نے دعویٰ کیا ہے کہ محمود خلیل کو اس لیے غیر قانونی حراست میں نہیں لیا گیا ہے کہ یہودیوں کو تحفظ کا احساس فراہم کیا جا سکے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جمعرات کو اپنی پوسٹ میں اینڈریو ملر نے کہا صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو یہودیوں کی کوئی پروا نہیں ہے، محمود خلیل کی غیر قانونی حراست یہودیوں کے تحفظ کے لیے ہرگز نہیں، بلکہ یہ حراست اس لیے ہے تاکہ آئندہ دنوں میں آزادیٔ اظہار پر سخت حملے کیے جا سکیں۔ انھوں نے خبردار کیا کہ امریکہ میں اظہار رائے پر پابندی کا دور آنے والا ہے، ملر نے کہا بدقسمتی سے ہم اس وقت ایسے راستے پر ہیں جو اظہار رائے پر پابندی کی طرف جاتا ہے، ایسا حملہ ہمیشہ کمزور طبقات کے اظہار رائے کو روکنے سے شروع ہوتا ہے اور پھر سب کو لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف کولمبیا یونیورسٹی میں ہونے والے مظاہروں میں محمود خلیل کی شخصیت سامنے آئی تھی، تاہم ٹرمپ انتظامیہ نے جب انھیں ملک بدری کے لیے گرفتار کیا تو اب وہ عالمی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ محمود بدھ کو عدالتی سماعت کے بعد لوزیانا میں نظر بند کیے گئے ہیں۔ اس کیس نے کالج کیمپس میں آزادانہ تقریر اور اس قانونی عمل کے بارے میں سوالات اٹھائے ہیں جو امریکی مستقل رہائشی کو ملک بدر کرنے کی اجازت دے گا۔ دوسری طرف حقوق اور مسلم تنظیموں نے ڈونلڈ ٹرمپ کے ان ریمارکس کی شدید مذمت کی ہے جس میں انھوں نے سینیٹر چک شومر کے بارے میں کہا تھا کہ وہ اب یہودی نہیں رہے بلکہ فلسطینی بن گیا ہے۔ کئی گروپوں نے چک شومر پر اس 'حملے' کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور کہا ہے کہ ان کو فلسطینی کہنا فلسطینیوں کی توہین ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والا محمود خلیل زیر حراست ہیں، اور ان کی بیمار بیوی کولمبیا رہائشی کالونی میں مقیم ہیں، جب کہ ٹرمپ انتظامیہ کی کوشش ہے کہ وہ خلیل کو امریکہ سے ڈی پورٹ کر دے، حالاں کہ محمود کے پاس امریکہ میں مستقل رہنے کا قانونی جواز موجود ہے۔ محمود کو امریکہ سے ڈی پورٹ کرنے پر اسرائیل نے کافی اطمینان کا اظہار کیا ہے، تاہم دنیا بھر کے آزادی پسند اور انسانی حقوق پر یقین رکھنے والے رہنما اس امریکی اقدام کی مذمت کر رہے ہیں۔

داعش سربراہ عراق وشام ابوخدیجہ ہلاک، امریکہ کی تصدیق

بغداد، 15 مارچ (یو این آئی) داعش عراق وشام کے سربراہ عبداللہ مکی المعروف ابو خدیجہ کو عراق میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ عراقی وزیر اعظم محمد شیعہ السودانی نے گزشتہ شب اعلان کیا ہے کہ کالعدم تنظیم داعش کے سربراہ کو عراقی اور امریکی افواج کے ایک آپریشن میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ عراق کے وزیر اعظم نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر بیان جاری کیا ہے اور عراقی افواج کو اس کامیابی پر مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے جاری کیے گئے بیان میں کہا ہے کہ عراق دہشت گردی کے خلاف اپنی فتوحات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ کے تعاون سے عراقی سیکیورٹی فورسز کے ہاتھوں عراق اور دنیا کے سب سے خطرناک دہشت گردوں میں سے ایک ابوخدیجہ ہلاک ہو گیا ہے۔ ادھر امریکہ نے بھی داعش کے سربراہ عبداللہ مکی کی موت کی تصدیق کر دی ہے۔

روسی فضائی دفاعی فورسز نے روسی علاقوں میں یوکرین کے 126 ڈرونز کو مار گرایا

ماسکو، 15 مارچ (یو این آئی) روسی فضائی دفاع نے جمعہ کی رات چھ روسی علاقوں میں یوکرین کے 126 ڈرونز کو تباہ اور روک دیا۔ یہ اطلاع روسی وزارت دفاع نے ایک بیان میں دی ہے۔ وزارت نے ہفتے کے روز کہا کہ گزشتہ رات ڈیوٹی پر موجود فضائی دفاعی نظام نے 126 یوکرین کی بغیر پائلٹ کی فضائی گاڑیوں کو تباہ اور روکا، جن میں وولگوگراڈ کے علاقے میں 64 یو اے وی، وورونش میں 38، بیلگورود علاقے میں 14، برانس کے علاقے میں سات، روستوف میں 2 اور کرسک میں ایک یو اے وی شامل ہیں۔

وزیر مولئے گھٹک نے لاکھوں روپے کے ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): ریاستی وزیر قانون و وزیر محنت مولئے گھٹک نے لاکھوں مالیت کے ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا ۔ذرائع کے مطابق ریاستی وزیر قانون مولئے گھٹک نے کل ایم ایل اے فنڈ سے تعمیر شدہ سڑک اور آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال میں نصب منی ماسٹ لائٹ کا افتتاح کیا ان کے ساتھ ضلع اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کمل چندر داس، میئر کونسل ممبر گرداس چٹرجی، کونسلر کلیانی رائے ودیگر موجود تھے اس پروگرام کی نظامت بھانو باس نے کی ساتھ ہی وارڈ نمبر 99 کے مٹھانی میں آسنسول درگاپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے فنڈز سے تقریباً 59 لاکھ روپے کی لاگت سے بننے والی سڑک کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس تقریب میں وزیر مولئے گھٹک کے علاوہ آسنسول درگاپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین کاوی دتہ، وائس چیئرمین اجل چٹرجی، بورو چیئرمین انمیش داس اور مقامی کارکنان موجود تھے یہاں سے بارتوریا تک سڑک 59 لاکھ روپے میں تعمیر کی جائے گی۔

قومی شاہراہ پر پتھروں سے لدی لاری ڈیوائیڈر سے ٹکرائی، ڈرائیور بال بال بچا

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): پنڈیشور میں نیشنل ہائی وے 60 پر حادثات کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے نیشنل ہائی وے 60 پر مویشیوں کی آزادانہ نقل وحرکت سے آئے روز چھوٹے موٹے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ صبح پانچ بجے پتھروں سے لدی ایک 12 پہیوں والی لاری قومی شاہراہ 60 پر ایک سڑک حادثے کا شکار ہوگئی خوش قسمتی سے ڈرائیور اور عملہ بچ گیا حادثہ ہفتہ کی صبح تقریباً 5 بجے اس وقت پیش آیا جب پتھروں سے لدی ایک 12 پہیوں والی لاری بیر بھوم سے رانی گنج کی طرف جارہی تھی حادثہ اس قدر شدید تھا کہ لاری کا اگلا حصہ کچل کر مڑ گیا ذرائع کے مطابق لاری بیر بھوم سے رانی گنج کی طرف آتے ہوئے تیز رفتاری سے کنٹرول کھو بیٹھی اور پنڈویشور میں ڈی وی سی چوراہے سے متصل ایک پٹرول پمپ کے سامنے متعدد ڈیوائیڈروں سے ٹکرا گئی اور بعد میں بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گئی واقعے میں ٹرک کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا جس میں لاری ڈرائیور کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ یہ واقعہ ہفتہ کی صبح 5 بجے کے قریب پیش آیا جس سے مقامی لوگوں نے ایک بڑے حادثے سے بچا لیا کیونکہ اس علاقے میں قومی شاہراہ کے بالکل ساتھ کئی دکانیں ہیں اس سڑک پر ایک پٹرول پمپ بھی ہیا گر یہ حادثہ پہلے ہوجاتا تو اس سے بڑا مسئلہ ہوسکتا تھا تاہم، مقامی لوگ پنڈویشور میں نیشنل ہائی وے 60 پر بار بار ہونے والے حادثات میں ٹریفک پولیس کے کردار پر سوال اٹھا رہے ہیں۔

وارڈ 45 کے ایک کچے مکان میں آتشزدگی

آسنسول: 15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 45 میں واقع رامسر تالاب کے قریب کچے مکان میں آگ لگی اس آگ لگنے کی اطلاع فوری طور پر فائر ڈپارٹمنٹ کو دی گئی اطلاع پاکر فائر بریگیڈ ٹیم جلد ان پہنچی اور آگ پر قابو پالیا ورنہ آگ شدت اختیار کرسکتی تھی بتایا جاتا ہے کہ اس کی اطلاع کونسلر نے دی اور وہ فوری طور پر اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے اور آگ پر قابو پالیا انہوں نے کہا کہ اس کچے گھر میں آگ کیسے لگی یہ تحقیقات کا معاملہ ہے لیکن آگ پر قابو پالیا گیا اس بارے میں وارڈ نمبر 45 کے کونسلر اتپل رائے نے بتایا کہ یہ کچا گھر تالاب کے حفاظتی محافظ کا ہے جو کہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے تاہم آگ لگنے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بچے کا برتھ سرٹیفکیٹ بناتے وقت جعلی والدین کا انکشاف

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): ایک جوڑے کی جانب سے اپنے بچے کے پیدائشی سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی گئی تھی لیکن تفتیش میں کچھ تضادات پائے گئے تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ وہ بچے کے حقیقی والدین نہیں ہیں گرفتاری کے بعد جعلی والدین کو عدالت میں پیش کیا گیا جعلی سوک رضا کاروں اور جعلی اہلکاروں کے بعد اب جعلی والدین کا واقعہ سامنے آگیا ہے انڈال میں پیش آنے والے اس واقعہ کے بارے میں ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ چند روز قبل کشور بالا اور پرن بالا نامی جوڑے نے اپنے 7 ماہ کے بچے کے پیدائشی سرٹیفکیٹ کے لیے انڈال کے بی ڈی او آفس میں درخواست دی تھی جس پر اہلکاروں کو ان کے سرٹیفکیٹ کے طور پر جمع کرائے گئے کاغذات میں کئی تضادات پائے گئے اور پتہ چلا کہ یہ بچہ ضلع کے علاقے کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں پیدا ہوا ہے رہائشی سرٹیفکیٹ بہولا پنچایت سے تعلق رکھتا حقائق میں تضادات نظر آتے ہی بی ڈی او آفس سے درخواست کی گئی کہ وہ اس معاملے کی تمام معلومات انڈال پولیس اسٹیشن میں جمع کرائیں اور سخت پوچھ گچھ کے بعد بتایا گیا کہ یہ بچہ ان کا نہیں تھا اور اس کے بعد ہی اس کی بیوی کو گرفتار کیا گیا آسنسول کے کسی قریبی علاقے سے انہوں نے ضرورت مند والدین سے شیر خوار بیٹے کو لے لیا تھا اور پھر جعلی دستاویزات پیش کر کے بچے کے برتھ سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تھی تفتیشی افسران اب اس بات کی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا اس کے پیچھے کوئی درمیانی حلقہ ہے۔

وانچل اکسپریس کو آسنسول سہرسہ سے مونگیر تک چلانے کا مطالبہ،

آسنسول چیمبر آف کامرس کے سکریٹری نے کیرتی آزاد کو لکھا خط

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): آسنسول چیمبر آف کامرس کے سکریٹری شمبھو ناتھ جھانے درگاپور کے رکن پارلیمنٹ کیرتی آزاد کو ایک خط لکھا ہے تاکہ وانچل ایکسپریس کو آسنسول سے سہرسہ کے راستے مونگیر تک چلانے کا مطالبہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ خط بڑی امید سے لکھا ہیا یک طویل عرصے کے بعد اس علاقے میں ایک ایم پی آیا ہے جو پارلیمنٹ میں اپنے خیالات کو اچھی طرح پیش کرنا جانتا ہے ہم سب کو آپ پر فخر ہے آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس شلپنچال اور کوئلہ انچل میں بہار کے سہرسہ، مدھے پورہ اور سپول اضلاع کی ایک بڑی آبادی رہتی ہے آج ہندوستانی ریلوے ہر جگہ پھیل رہی ہے لیکن بہار کے اس خطے کے درگاپور اور آسنسول کے علاقے میں رہنے والے لوگ ابھی تک براہ راست ٹرین کی سہولت سے محروم ہیں اگر وانچل ایکسپریس رانچی سے چلتی ہے جو بھاگلپور تک جاتی ہے اگر اسے ہفتے میں تین دن مونگیر سے سہرسہ کے راستے چلایا جائے تو مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکل سکتا ہے اگر ہوڑہ سے نئی باروٹی براستہ سہرسہ تک نئی ٹرین شروع کی جائے تو اس سے اس علاقے کے لوگوں کو کافی سہولت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس مسئلے کو پارلیمنٹ میں اٹھائیں گے اور اس خطے کے لوگوں کو بہت راحت فراہم کریں گے۔

مغربی بردوان ضلع کے نئے بی جے پی ضلع صدر بنے دیوتانو بھٹاچاریہ

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): ہولی کے دن بی جے پی نے مغربی بنگال میں ضلعی سطح پر تنظیمی تبدیلیوں کا اعلان کیا ریاست میں بی جے پی کے 25 تنظیمی اضلاع کے صدور کی فہرست جاری کی گئی ہے دیوتانو بھٹاچاریہ کو آسنسول ضلع کا صدر مقرر کیا گیا ہے ان سے پہلے پپا چٹرجی کو ہٹا کر دیوتانو بھٹاچاریہ کو لایا گیا ہے بتایا جاتا ہے کہ دیوتانو بھٹاچاریہ بی جے پی میں مختلف عہدوں پر رہ چکے ہیں اور لوک سبھا انتخابات میں بیر بھوم سے امیدوار بھی تھے 2026 کے انتخابات کے پیش نظر ان کے کندھوں پر بڑی ذمہ داری ہے حالیہ برسوں میں بی جے پی کو ضلع میں انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے ایسے میں ان پر تنظیم کو نئے سرے سے مضبوط کرنے کی بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے رنگوں کا تہوار ہولی کے دوران ہی ریاستی بی جے پی نے ایک بڑا فیصلہ لیا اور بی جے پی نے 25 تنظیمی اضلاع میں ضلع صدور کو تبدیل کر دیا گیا ان میں سے ایک ہے دیوتانو بھٹاچاریہ کو پپا چٹرجی کی جگہ آسنسول ضلعی تنظیم کا صدر بنایا گیا ہے دیوتانو بھٹاچاریہ ضلع صدر منتخب ہونے کے بعد جب بھاجپا دفتر پہنچے تو اسوقت بی جے پی کے سابق ضلعی صدر پپا چٹرجی، ریاستی بی جے پی رکن کرشنندو کھرجی اور دیگر سینئر بی جے پی لیڈر بھی موجود تھے نئے ضلع صدر بننے کے لیے دیگر بی جے پی لیڈروں نے بھی ہولی کے موقع پر ایک دوسرے پر رنگ جمائے بھگوا کارکنان نے نئے ضلع صدر دیوتانو کو پھولوں کا ہار گلدستہ، شال، شانہ زیب پیش کر کہ والہانہ استقبال کیا ہولی کے موقع کے مدنظر کارکنان ولیڈران نے نئے صدر کو رنگ وگلال عبیر ڈالے اور ہولی کی مبارکباد کے ساتھ نئے ضلع صدر منتخب ہونے پر بھی مبارکباد پیش کی اس کے بعد نئے ضلع صدر دیوتانو بھٹاچاریہ نے پارٹی آفس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے خطاب کیا اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے انہوں جواب دیتے ہوئے بی جے پی کے نئے ضلع صدر نے دعویٰ کیا کہ آج تک پورے مغربی بنگال میں ٹی ایم سی کی تنظیم نہ ہونے کے برابر ہے لیکن حکومت میں یہ صرف پولیس اور انتظامیہ کے زور پر قائم ہے انہوں نے کہا کہ ترنمول بوتھ لوٹ کرتی ہے اسکے لئے ہملوگوں کو بوتھ سطح پر ٹیم تیار کرنی ہے جو جمہوریہ الیکشن کرانے میں سرگرم رہے دھاندلی کو روکے انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ضلع پچھم بردوان کے تمام اسمبلی حلقے کے وارڈو پنچایتوں بلاکوں میں کارکنان کی ٹیم تیار کرنی ہے نئے ضلع صدر نے کہا کہ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت بی جے پی کے کارکنوں کے حوصلے بلند کرنے اور بی جے پی کے نچلے درجے کے کارکنوں کو متحد کرنے کے لیے ان کے ساتھ ہے کہا کہ ٹی ایم سی کا اگر لیڈروں کو لگتا ہے کہ اب وہ بی جے پی کارکنوں کو ڈرا دھمکا کر خاموش کرائیں گے تو ایسا نہیں ہوگا کیونکہ بنگال کے لوگ چاہتے ہیں کہ ٹی ایم سی سے نجات ملے اسکی حکومت چلی جائے اور عوام کے اس جذبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بی جے پی کا ہر کارکن اس مشکل جنگ میں لڑنے کے لیے پوری طرح تیار ہے لیکن بی جے پی قیادت کو اس کے لیے ہر ممکن قدم اٹھانے کے لیے بی جے پی قیادت کو تیار رہنا چاہیے وہ کہہ رہے ہیں کہ اقتدار کی تبدیلی کسی ایک پارٹی سے نہیں ہوتی اقتدار کی تبدیلی عام عوام کرتے ہیں اور بنگال کے عوام بنگال میں اقتدار کی تبدیلی کے لیے ذہنی طور پر تیار ہیں اور بی جے پی کے کارکنان اور لیڈر بنگال کے عوام کے اس جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس جمہوری جدوجہد کے لیے تیار ہیں ٹی ایم سی کے ایم ایل اے ہمایوں کبیر کی طرف سے بی جے پی لیڈر اور بنگال اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سبھیندو ادھیکاری کو دی گئی دھمکی کے تناظر میں دیوتانو بھٹاچاریہ نے کہا کہ یہ وقت ہی بتائے گا کہ کون کس پر غالب آئے گا اور بی جے پی کے کارکنان بھی پورے جوش وجذبے سے تیار ہیں ٹی ایم سی کی ہر کارروائی کا مناسب جواب دیا جائے گا انہوں نے کہا میری پارٹی نے مجھ پر اعتماد بحال کیا ہے میں انکے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کرونگا نئے صدر نے کہا کہ ہمارے ساتھ حلقے کے تمام لیڈران ہیں پپا چٹرجی جو اس ضلع کے صدر تھے انکی جگہ پر مجھے لایا گیا ہیا نہوں نے بھی میرے نام کو ضلع صدر کے لئے پروپوز کیا تھا ویسے پارٹی جو فیصلہ کرتی ہے اسے ہم سب مانتے ہیں ہماری پارٹی کا ایک اصول ہے اسی پر ہم سبھوں کو چلنا ہوتا ہے۔

برنپور رنگا پاڑہ میں قبائلی برادری کے لوگوں نے صرف پانی سے ہولی کھیلی

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): برن پور رنگا پاڑہ کے علاقے ہرمڈیہی میں آج صرف پانی سے ہولی کھیلی گئی ہ جسے بہابسکی کہا جاتا ہیاس بارے میں ایک مقامی قبائلی سماج کے نمائندے موتی لال سورین نے کہا کہ ہولی کے دن وہ اپنے مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ہولی کھیلتے اس پھول کے پانی سے ہولی کھیلی جاتی ہے اور یہ قبائلی معاشرے کی روایت ہے ہر سال اس علاقے میں قبائلی برادری کے لوگ اسی طرح سے ہولی مناتے ہیں انہوں نے کہا کہ چھوٹے کلشوں سے ایک دوسرے پر پانی چھڑکنا بہت مقدس سمجھا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چھوٹے کلشوں سے پانی چھڑکنے سے تمام پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں انہوں نے بتایا کہ اس موقع پر روایتی قبائلی رقص موسیقی کا بھی اہتمام کیا گیا۔

دو الگ الگ واقعات میں ریلوے ملازم سمیت دو افراد جاں بحق

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): ٹرین کی زد میں آکر ریلوے ملازم کی موت ہوگئی یہ واقعہ گذشتہ رات مشرقی ریلوے کے آسنسول ڈویژن کے انڈال اسٹیشن کے قریب پیش آیا انڈال تھانہ نیو کالونی کا رہائشی متوفی ریلوے ملازم تھوئے رائے 55 سالہ ریلوے ملازم کی لاش دوپہر آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال میں پوسٹ مارٹم کیا گیا ذرائع کے مطابق انڈال ریلوے کالونی کے رہنے والے تھوئے رائے سیکشن انجینئر تھے رات انڈال اسٹیشن سے اس کی لاش برآمد ہوئی تھی ابتدائی تحقیقات کے بعد اندازہ لگایا جارہا ہے کہ ریلوے ملازم کی موت ٹرین کی زد میں آکر ہوئی بازیابی کے وقت اس لاش کی شناخت انگنت کے طور پر ہوئی دوپہر کو اس کی بیوی اور گھر والوں نے لاش کی شناخت کی دوپہر ریلوے پولیس نے میت کو اس کی بیوی کے حوالے کردیا دوسری جانب رات رانی گنج اسٹیشن کے قریب ٹرین کی زد میں آکر ایک نوجوان کی موت ہوگئی نوجوان کی لاش کو دوپہر آسنسول ضلع اسپتال لایا گیا معلوم ہوا ہے کہ رات رانی گنج ریلوے پولس نے نوجوان کو نازک حالت میں رانی گنج اسٹیشن سے ملحقہ ریلوے لائن سے بچا کر آسنسول ضلع اسپتال کے ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ میں پہنچایا وہاں ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور اسے مردہ قرار دیا۔

رانی گنج: مریضوں کی سہولت کیلئے کارپوریٹ ہاسپٹل میں او پی ڈی سروس شروع

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): عوامی مطالبہ پر، رانی گنج این ایس بی روڈ میں سبھادرشنی کارپوریٹ ہاسپٹل کے ذریعہ او پی ڈی میڈیکل سروس شروع کی گئی ہے رانی گنج کے مکینوں نے اسپتال مینجر کا شکریہ ادا کیا۔ ذرائع کے مطابق اسپتال کے ایچ آر مینا کشی داس نے کہا کہ اس کارپوریٹ اسپتال میں صحت کی بہتر خدمات فراہم کرنے کے لیے جدید طبی آلات اور ٹکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو بہتر علاج مل رہا ہے ہسپتال میں ماہر ڈاکٹروں کا عملہ ہے جو مختلف طبی شعبوں میں مہارت رکھتے ہیں ان ڈاکٹروں کو جدید طبی تکنیک کا علم ہے جس کی وجہ سے وہ مریضوں کو بہتر علاج فراہم کررہے ہیں۔ مریضوں کے لیے بہتر سہولیات دستیاب ہیں ہسپتال میں جدید آپریشن تھیٹر، آئی سی یو اور دیگر طبی سہولیات موجود ہیں مغربی بردوان ضلع کا واحد اسپتال ہے جہاں پلازما سینٹر بنایا گیا ہے، برنس یونٹ، ڈائیلاسز سینٹر، اور کئی انشورنس کمپنیوں کی کیش لیس سہولت بھی مریضوں کے لیے فراہم کی گئی ہے مغربی بنگال کے عزت مآب وزیر اعلیٰ کی طرف سے سواستھ ساتھی اسکیم کے تحت مریضوں کو یہ فائدہ فراہم کیا جارہا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ کارپوریٹ ہسپتالوں میں مریضوں کے اطمینان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ان ہسپتالوں میں مریضوں کو بہتر علاج اور خدمات فراہم کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ مطمئن ہیں۔

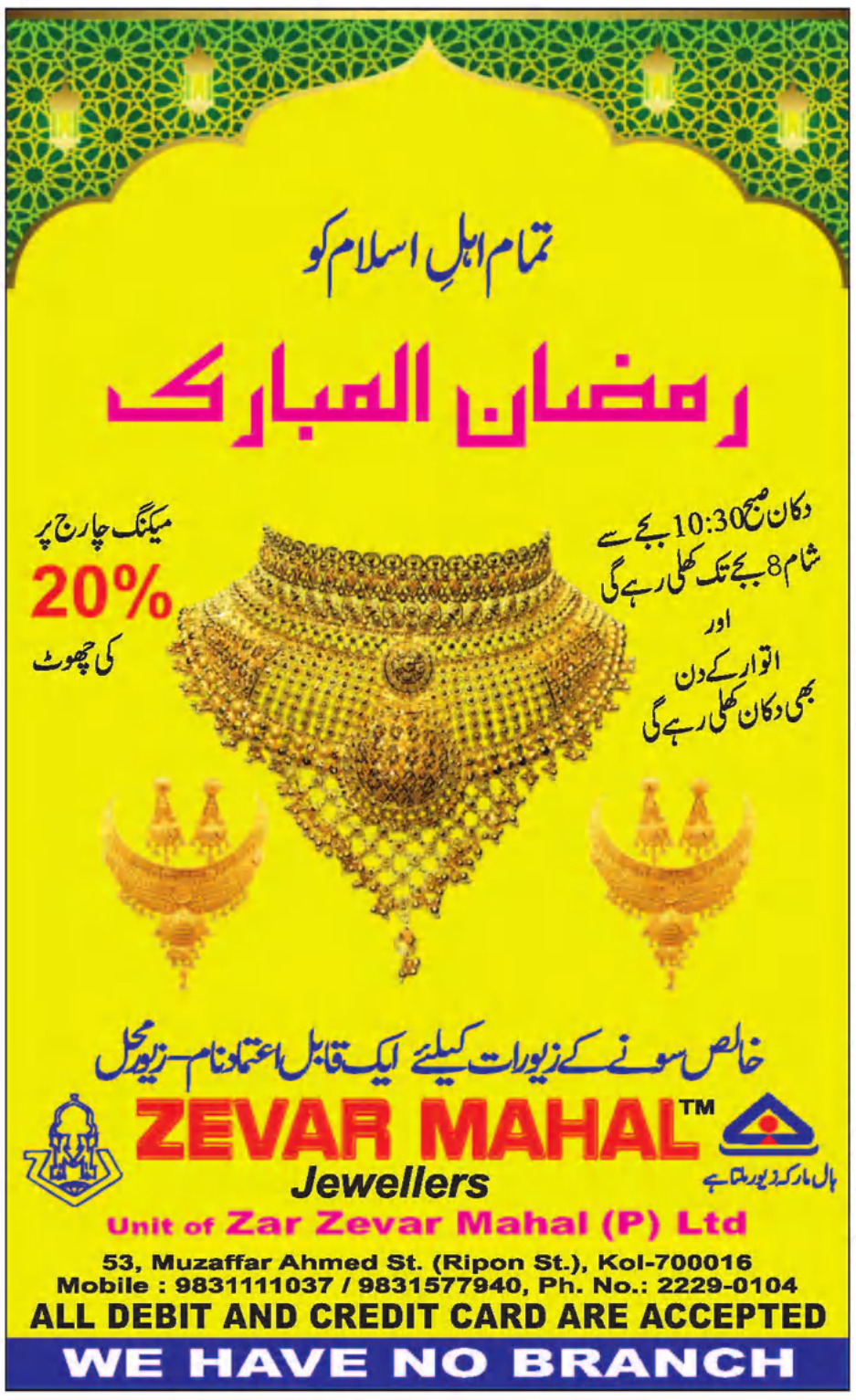

پبلسٹی مہم کا مقصد جموڑیہ پنچایت علاقہ کو پلاسٹک فری اور آلودگی سے پاک بنانا ہے

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): پلاسٹک اور پولی تھین کا استعمال بند کریں، صحت مند معاشرہ بنائیں اس خیال کو ذہن میں رکھتے ہوئے بی ایچ پی کی جانب سے جموڑیہ بلاک کے تمام دیہاتوں میں تشہیری مہم چلائی جارہی ہے جس کا مقصد گاؤں کو پلاسٹک سے پاک اور آلودگی سے پاک کرنا ہے ہولی کے تہوار سے پہلے جموڑیہ بلاک کے پنچایت علاقوں میں پلاسٹک کے استعمال کو روکنے کے لیے بلاک ڈیولپمنٹ آفس کی طرف سے ایک خصوصی بیداری مہم چلائی جاتی ہے ایک صحت مند سماج کی تشکیل کے مقصد سے یہ تشہیری مہم شیاملا گرام پنچایت کے کھوٹا ڈیہی گاؤں میں جموڑیہ بلاک کی جانب سے مختلف نعروں اور پلے کارڈز کے ساتھ چلائی جاتی ہیمہم میں نعرے کا بنیادی موضوع پلاسٹک اور پولی تھین کے استعمال کو کم کرنا، گھروں میں بیت الخلاء کا استعمال، سڑکوں اور کھیتوں میں پیشاب اور فضلے کو ختم کرنا تھا تشہیری مہم میں دیہاتیوں کو یہ بھی سمجھا جارہا ہے کہ پلاسٹک مٹی کی زرخیزی کو تباہ کرتا ہے، پانی کے ذرائع کو آلودہ کرتا ہے اور ماحولیات کو نقصان پہنچاتا ہیجموڑیہ سماگری ترقی سرکاری ارونا لک گھوش کہتے ہیں آنے والی نسل کے لیے ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دیں اس مقصد کے لیے کاغذ اور کپڑے کے تھیلوں کا استعمال ہمیں پلاسٹک فری معاشرہ بنانا ہوگا آج کی مہم میں، جموریہ بلاک کے ارونا لوک گھوش، محمد ناظم اللہ، اسلام ملا، پنچائیت ہردھان اسیت منڈل نے تمام بی آر پی اور کھوٹا ڈیہی گاؤں والوں کے ساتھ پورے گاؤں کا دورہ کیا اور گاؤں والوں کو بیداری کا پیغام دیا۔

ایڈووکیٹ منیر بیگ کی رحلت پر تنظیم آواز کی خراج عقیدت

آسنسول:15/مارچ، (عوامی نیوز سروس): مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی تنظیم آواز کے طرف سے پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے سکریٹری نعمان اسفر خان نے ایک تعزیتی پیغام میں مشہور ایڈووکیٹ اور سماجی کارکن روشن بیگ عرف منیر بیگ کی رحلت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے ایڈووکیٹ منیر بیگ نے ہمیشہ آواز کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ آواز جن مسائل کو اٹھا رہی ہیاس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے ایک بار ایڈووکیٹ منیر بیگ نے تنظیم آواز جموڑیا ٹاؤن کمیٹی کے کنونشن کو بھی خطاب کیا ہے اس کنونشن میں ان کے ہمراہ تنظیم آواز کے ریاستی صدر سابق رکن پارلیمنٹ پروفیسر سعید الحق بھی موجود تھے اس کنونشن سے انہوں نے این آر سی کے خلاف زبردست آواز بلند کی افسوس ایڈووکیٹ منیر بیگ آج ہمارے درمیان نہیں اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے تنظیم آواز اہل خانہ، دوست احباب اور تمام رشتہ داروں کے تعیں اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے رب العزت سے ان کی مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

روم اولمپکس 1960: پاکستان کا پہلا اولمپک گولڈ میڈل جس نے ہاکی کو قومی کھیل بنا دیا

سنہ 1951 میں ہاشم خان کا برٹش اوپن ٹائٹل جیتنا اور پھر 1954 میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کا اوول ٹیسٹ جیتنے کا تاریخی کارنامہ یہ ظاہر کر رہا تھا کہ پاکستان کھیلوں کے بین الاقوامی منظرنامے پر اپنی شناخت کرانے کے لیے تیار ہو گیا۔ لیکن سب کو ہاکی کے میدان سے بڑی خبر کا انتظار تھا۔ پاکستان بننے کے ایک سال بعد ہی پاکستانی ہاکی ٹیم نے 1948 کے لندن اولمپکس میں حصہ لیا لیکن ہالینڈ سے ہارنے کے سبب اسے چوتھی پوزیشن پر اکتفا کرنا پڑا۔ چار سال بعد ہیلسنکی اولمپکس میں بھی کہانی کچھ اسی طرح رہی جب برطانیہ نے اسے ہرا کر کانسی کے تمغے سے محروم کر دیا۔

پھر 1956 کے میلبرن اولمپکس میں پاکستانی ہاکی ٹیم کی کارکردگی پچھلے دو اولمپکس سے اس لحاظ سے بہتر رہی کہ اس نے فائنل تک رسائی حاصل کی۔ لیکن فائنل میں انڈیا نے اسے ایک گول سے ہرا دیا۔ پاکستان نے اگرچہ چاندی کا تمغہ حاصل کیا لیکن فاتح عالم بننے کی خواہش ہر کھلاڑی کے دل میں موجود تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہاکی کے میدانوں میں انڈیا کا طوطی بول رہا تھا۔ وہ مسلسل چھ اولمپکس مقابلوں میں گولڈ میڈل جیت چکا تھا۔

1960 کے روم اولمپکس شروع ہوئے تو اس وقت بھی عام رائے انڈیا کے حق میں دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن پاکستانی ہاکی ٹیم کو بھی کوئی نظر انداز کرنے کے لیے تیار نہ تھا اور اس وقت یہی کہا جا رہا تھا کہ اگر انڈین ہاکی ٹیم کو کوئی ٹیم چیلنج دے سکتی ہے تو وہ پاکستان ہے۔ روم اولمپکس سے قبل پاکستانی ہاکی ٹیم نے 1958 میں ٹوکیو ایشین گیمز میں گولڈ میڈل جیت کر ایک لحاظ سے نفسیاتی برتری حاصل کر لی تھی۔ اسی لیے روم اولمپکس میں ان کے درمیان ایک سخت مقابلے کا سب کو انتظار تھا۔ پاکستان اور انڈیا دونوں نے پُراعتماد انداز میں روم اولمپکس کا آغاز کیا۔ عبدالحمید حمیدی کی قیادت میں پاکستانی ٹیم نے اپنے گروپ میچوں میں آسٹریلیا، جاپان اور پولینڈ کو واضح فرق سے شکست دی۔ کوارٹر فائنل میں پاکستان کا سامنا جرمنی سے تھا جس میں پاکستان نے عبدالوحید خان اور نصیر بندہ کے گول کی بدولت دو ایک سے کامیابی حاصل کی۔ سیمی فائنل میں پاکستان نے سپین کو ایم ایچ عاطف کے فیصلہ کن گول کی بدولت زیر کیا۔

9 ستمبر 1960 کو پاکستانی ٹیم اور اس کے پہلے اولمپک گولڈ میڈل کے درمیان چار سال پہلے کی طرح اس بار بھی انڈیا کی ٹیم کھڑی تھی۔

لیکن روم میں وہ نہیں ہوا جو میلبرن میں ہوا تھا۔ اس مرتبہ ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ گیارہویں منٹ میں نصیر بندہ کے گول نے پاکستان کو ہاکی کے افق پر پہلی بار فاتح عالم بنا دیا۔ یہ اولمپکس مقابلوں میں انڈیا کی 32 سالہ بالادستی کا خاتمہ بھی تھا۔

روم اولمپکس کی فاتح ہاکی ٹیم کے کھلاڑی: روم اولمپکس میں گولڈ میڈل جیتنے والی پاکستانی ٹیم عبدالرشید (گول کیپر)، ایم ایچ عاطف، بشیر احمد (فل بیکس)، انوار احمد خان، غلام رسول چوہدری، حبیب علی کڈی (ہاف بیکس)، نور عالم، عبدالحمید حمیدی، عبدالوحید خان، مطیع اللہ اور نصیر بندہ (فارورڈز) پر مشتمل تھی۔ اس زمانے میں ہر سکواڈ اٹھارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتا تھا لیکن میڈلز ان گیارہ کھلاڑیوں کو ملا کرتے تھے جو میدان میں ہوتے تھے۔

جو کھلاڑی فائنل نہیں کھیلے تھے، ان میں روری گارڈنر، منیر ڈار، خورشید اسلم، ظفر حیات، ذکا الدین، ظفر علی خان اور مشتاق احمد شامل تھے۔

روم اولمپکس کے پاکستانی ہیروز: روم اولمپکس میں پاکستان کے تمام ہی کھلاڑیوں نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ لیکن کپتان عبدالحمید حمیدی، نصیر بندہ اور عبدالوحید خان کا جادو سر چڑھ کر بولا تھا۔ حمیدی کا یہ چوتھا اولمپک ٹورنامنٹ تھا اور انھوں نے رائٹ ان کی پوزیشن پر کھیلتے ہوئے نو گول کیے تھے۔

سینٹر فارورڈ کی پوزیشن پر عبدالوحید خان چھ گول کر کے دوسرے نمبر پر رہے تھے۔ نصیر بندہ لیفٹ ان کی پوزیشن پر باکمال کھلاڑی تھے جنھوں نے پورے ٹورنامنٹ میں پانچ گول کیے لیکن فائنل میں ان کے یادگار گول نے انھیں قومی ہیرو بنا دیا۔

مطیع اللہ اور نور عالم نے ونگرز کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں خوبصورتی سے نبھائی تھیں جبکہ ہاف لائن کا کردار کسی طور کم نہ تھا جو انوار احمد خان، حبیب علی کڈی اور غلام رسول چوہدری پر مشتمل تھی۔ روم اولمپکس میں پاکستانی ٹیم کی شاندار کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے چھ میچوں میں 25 گول کیے اور اس کے خلاف صرف ایک گول ہوا جو کوارٹر فائنل میں جرمنی نے کیا تھا۔

نصیر احمد کے نام کے ساتھ 'بندہ' کیوں؟

نصیر 'بندہ' کے بیٹے سابق انٹرنیشنل ہاکی کھلاڑی ناصر نصیر بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے کہتے ہیں؟ میری دادی نے میرے والد نصیر احمد کو بچپن میں کوئی منت مانتے ہوئے کان میں چھید کرا کر ایک 'بندہ' پہنا دیا تھا۔ یہ 'بندہ' زندگی بھر ان کے نام کا حصہ بن گیا۔'

ناصر نصیر نے یہ دلچسپ بات بھی بتائی؟ میرے والد عام طور پر کھیلتے ہوئے جوتے نہیں پہنتے تھے۔ وہ ننگے پاؤں کھیلنے میں آسانی محسوس کرتے تھے۔

عبدالوحید خان بتاتے ہیں روم اولمپکس میں نصیر بندہ کو جوتے پہن کر کھیلنا پڑا تھا کیونکہ اس گراؤنڈ میں گھاس بڑھی ہوئی تھی اور اس پر پانی بھی تھا۔'

نصیر بندہ کے لیے گول کرنا جیسے معمول کی بات تھی۔ انھوں نے 44 بین الاقوامی میچ کھیلے اور 43 گول کیے۔ وہ میلبرن اولمپکس میں سلور میڈل جبکہ ٹوکیو اور جکارتا کے ایشیائی کھیلوں میں گولڈ میڈل جیتنے والی ٹیم میں بھی شامل تھے۔ نصیر بندہ اپنی برق رفتاری سے دفاعی کھلاڑیوں کو بے بس کرنے میں مہارت کی وجہ سے اپنے کیریئر میں 'مکی ماؤس' کے نام سے بھی مشہور تھے۔

سانولی رنگت کے عبدالوحید کا چمکدار کھیل

روم اولمپکس کا فائنل کھیلنے والی فاتح پاکستانی ٹیم کے صرف دو کھلاڑی عبدالوحید خان اور مطیع اللہ اس وقت حیات ہیں۔ 83 سالہ مطیع اللہ کی قوت سماعت کمزور ہو چکی ہے لہذا وہ گفتگو میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ انھوں نے تین اولمپکس مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی جن میں ایک گولڈ میڈل اور دو سلور میڈل حاصل کیے۔ وہ دو ایشیائی کھیلوں میں طلائی تمغہ جیتنے والی ٹیم کا بھی حصہ تھے۔

مطیع اللہ کے دو بھتیجے سمیع اللہ اور کلیم اللہ اولمپکس میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

84 سالہ عبدالوحید خان کے پاس اس دور کی یادوں کا بہت بڑا خزانہ موجود ہے۔ وہ بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے کہتے ہیں؟ مجھے یاد ہے کہ جب قومی ہاکی کیمپ لگا تو مجھے یہ کہہ کر اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا کہ میں ختم ہو گیا ہوں۔' 'میں کسٹمز کی ٹیم کے ساتھ ممبئی کھیلنے چلا گیا۔ جب میں بحری جہاز سے واپس آ رہا تھا تو اس وقت مجھے اطلاع ملی کہ مجھے کیمپ میں بلا لیا گیا ہے۔

'یہ چار ماہ کا کیمپ تھا جو لاہور کی سخت گرمی میں لگایا گیا تھا۔ کرنل علی اقتدار شاہ دار ایک کیمپ کمانڈنٹ تھے جنھوں نے کھلاڑیوں کا حوصلہ بڑھانے کا ایک نفسیاتی حربہ اختیار کیا تھا۔ وہ بتاتے ہیں کہ 'انھوں نے کھلاڑیوں کے کمرے اور ڈائننگ ہال میں پوسٹر لگا دیا تھا جس پر درج تھا؟ وکٹری ایٹ روم تا کہ انھیں ہر وقت اس بات کا احساس رہے کہ انھیں روم اولمپکس میں جیتنا ہے۔'

عبدالوحید خان کہتے ہیں سخت ٹریننگ نے کھلاڑیوں کو ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل فٹ کر دیا تھا۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ یہ میرا آخری قومی سلیکشن ہو سکتا ہے۔ لہذا میں اپنی ٹریننگ پر بہت زیادہ توجہ دے رہا تھا۔ عبدالوحید خان نے روم اولمپکس کے بعد 1962 کے ایشین گیمز میں سترہ گول کیے تھے جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس میں ان کی ایک ڈبل ہیٹرک بھی شامل تھی۔'

نصیر بندہ کا تاریخی گول: عبدالوحید خان فائنل میں نصیر بندہ کے فیصلہ کن گول کے بارے میں بتاتے ہیں؟ عموماً لیفٹ آؤٹ اور رائٹ آؤٹ کے کراس کو سینٹر فارورڈ کے طور پر میں کنیکٹ کیا کرتا تھا۔

'فائنل میں انڈین کھلاڑیوں کے ذہنوں میں یہی بات تھی کہ جو بھی کراس آئے گا وہ میں کنیکٹ کروں گا۔ لیکن حمیدی کی ہٹ کو نور عالم نے روکا اور کراس لگایا۔' وہ بتاتے ہیں کہ 'انڈین کھلاڑی یہی سمجھے اس کراس کو میں روکوں گا۔ اسی وجہ سے ڈیفینڈر نصیر بندہ کو چھوڑ کر میرے پاس آ گیا۔ لیکن میں نے گیند چھوڑ دی اور نصیر بندہ خالی کھڑے تھے اور انھوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند گول میں پھینک دی۔'

حمیدی کی وزنی ہاکی سٹک: پاکستانی ٹیم کے کپتان عبدالحمید حمیدی دوسرے کھلاڑیوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی سٹک استعمال کرتے تھے۔ عام طور پر فارورڈز کی سٹکیں 18 اونس کی ہوا کرتی تھیں۔ لیکن حمیدی 26 اونس وزنی ہاکی سٹک سے کھیلا کرتے تھے۔ وہ گیند کو پش نہیں کرتے تھے بلکہ زوردار ہٹ مارتے تھے۔ عبدالحمید حمیدی پاکستان کے پہلے ہاکی اولمپین ہیں جنھیں روم اولمپکس کے بعد تمغہ امتیاز دیا گیا تھا۔ ان کے بعد اس ٹیم کے مزید دو کھلاڑیوں نصیر بندہ کو 1962 میں اور منظور حسین عاطف کو 1963 میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔ جبکہ مطیع اللہ کو 1963 میں تمغہ امتیاز دیا گیا۔

عبدالوحید خان، انوار احمد خان اور منیر ڈار کے لیے حکومت پاکستان نے 2015 میں تمغہ امتیاز کا اعلان کیا تھا۔

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل کیسے بنا؟: روم اولمپکس جیت کر پاکستانی ٹیم جب وطن واپس آئی تو صدر جنرل ایوب خان نے کراچی میں فاتح ٹیم کو مدعو کیا۔ اسی ملاقات میں انھوں نے ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دینے کا باقاعدہ اعلان کیا۔ عبدالوحید خان بتاتے ہیں؟ ٹیم کو مختلف شہروں میں لے جایا گیا تھا جہاں اس کا زبردست استقبال ہوا۔ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر ٹیم کی آمد کے موقع پر اتنے زیادہ لوگ تھے کہ میں اس ہجوم میں گر پڑا تھا۔ 'جب ٹیم واتا دربار جا رہی تھی تو سڑک لوگوں سے بھری ہوئی تھی جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ یہی حال دوسرے شہروں میں بھی تھا۔'

عبدالوحید خان بتاتے ہیں؟ روم اولمپکس میں جب پاکستانی پرچم لہرایا گیا تو کئی لوگ ایسے بھی تھے جو پاکستان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ لیکن پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب بھی پاکستان کا نام آتا تھا تو لوگ کہتے تھے یقیناً آپ ہاکی کے کھلاڑی ہیں۔ مطلب یہ کہ ہاکی اور پاکستان لازم و ملزوم بن گئے تھے۔'

'ہم پر جیسے پہاڑ گر پڑا ہو': روم اولمپکس کا فائنل جیت کر پاکستانی کھلاڑیوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ دوسری طرف انڈین ٹیم کے لیے یہ شکست کسی سانحے سے کم نہ تھی۔ اس ٹیم میں شامل اولمپین کلونت اروڑا بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ؟ فائنل کی یادیں ہمارے لیے خراب ہیں کیونکہ ہم ہارے تھے۔ اس وقت ایسا لگا تھا جیسے ہم پر پہاڑ گر پڑا ہو۔ آج بھی اس میچ کو یاد کر کے ہمیں بہت برا محسوس ہوتا ہے۔ 86 سالہ کلونت اروڑا کہتے ہیں ہمارے لیے یہی بات کسی دھچکے سے کم نہ تھی کہ پاکستان نے ہم پر پہلے گول کیسے کر دیا۔ ہم اس کے عادی نہیں تھے۔ 'ہماری ٹیم کے پاس گول کرنے والے کھلاڑی کم تھے۔ اس لیے ہم پاکستان کی ایک گول کی برتری ختم نہ کر سکے۔ کچھ کھلاڑی جنھیں ٹیم میں ہونا چاہیے تھا وہ سیاست کی وجہ سے اس ٹیم میں سلیکٹ نہیں ہو سکے تھے۔' روم اولمپکس کا فائنل کھیلنے والی انڈین ہاکی ٹیم کے سینٹر فارورڈ جسونت سنگھ اس وقت حیات ہیں اور ان کی عمر 90 سال ہو چکی ہے۔

جب میں نے ان سے فون پر رابطہ کر کے بات کرنا چاہی تو وہ زیادہ بات نہ کر سکے اور اتنا کہا کہ انھیں صرف یہ یاد ہے کہ وہ روم اولمپکس میں سینٹر فارورڈ تھے لیکن اس سے زیادہ کچھ اور یاد نہیں۔ یہ جسونت سنگھ ہی تھے جنھیں میچ کے ابتدائی لمحات میں گول کرنے کا موقع ملا تھا۔ لیکن وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے تھے۔

عبدالوحید خان کہتے ہیں؟ جسونت سنگھ ساڑھے چھ فٹ طویل قامت کھلاڑی تھے اور جب میدان میں میرا ان سے سامنا ہوا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ہم گلی ڈنڈا ہیں کیونکہ میں قد میں چھوٹا اور دبلا پتلا تھا۔ 'چرنجیت سنگھ بھی 90 کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ ان فٹ ہونے کی وجہ سے فائنل نہیں کھیل سکے تھے تاہم اپنی یادداشت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے بی بی سی اردو کو مختصراً بتایا کہ؟ اس زمانے میں پاکستان اور انڈیا کی ٹیمیں یکساں معیار رکھتی تھیں۔ 'ہمیں میلبرن میں ہی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ پاکستان سے ہونے والا آئندہ مقابلہ آسان نہیں ہوگا۔ لیکن ہماری ٹیم ایسی نہیں تھی کہ گولڈ میڈل نہ جیت سکتی۔'

انڈین سپر لیگ نے پلے آف کی تاریخوں کا اعلان کیا

ممبئی، 15 مارچ (یو این آئی) انڈین سپر لیگ (آئی ایس ایل) نے ہفتہ کو 25-2024 سیزن کے لئے پلے آف کی تاریخوں کا اعلان کیا۔

مقابلے کا لیگ مرحلہ 12 مارچ کو ختم ہوگا۔ ناک آؤٹ 29 اور 30[؟][؟] مارچ کو کھیلے جائیں گے، اس کے بعد 3-2 اور 7-6 اپریل کو سیمی فائنلز ہوں گے۔ 25-2024 سیزن کا بہت انتظار کا فائنل 12 اپریل کو کھیلا جائے گا۔

موہن بگان ایس جی نے لگاتار دوسرے سیزن کے لئے لیگ شیلڈ جیت کر تاریخ رقم کر دی ہے اور ایسا کرنے والی مقابلے کی پہلی ٹیم بن گئی۔

موہن بگان ایس جی کے ساتھ، ایف سی گوا (دوسرے)، بنگلورو ایف سی (تیسرے)، نارتھ ایسٹ یونائیٹڈ ایف سی (چوتھے)، جمشید پور ایف سی (پانچویں) اور ممبئی سٹی ایف سی (چھٹے) نے پلے آف میں داخلہ لیا ہے۔ پلے آف میں، تیسرے سے چھٹے مقام پر رہنے والی ٹیمیں موہن بگان ایس جی اور ایف سی گوا کے حریفوں کا تعین کرنے کے لئے دو سنگل لیگ ناک آؤٹ میچوں میں بھڑیں گی، جو براہ راست سیمی فائنل میں پہنچیں گے۔ سیمی فائنل ہوم اور اوے فارمیٹ میں کھیلے جائیں گے، جس میں دونوں لیگز کی فاتح 12 اپریل کو لیگ ٹیبل میں اعلیٰ درجہ کی ٹیم کے گھر فائنل کھیلیں گے۔

پلے آف شیڈول:

29 مارچ: ناک آؤٹ 1 - بنگلورو ایف سی (ہوم) بمقابلہ ممبئی سٹی ایف سی

30 مارچ: ناک آؤٹ 2 - نارتھ ایسٹ یونائیٹڈ ایف سی (ہوم) بمقابلہ جمشید پور ایف سی

2 اپریل: سیمی فائنل 1 (پہلا مرحلہ) - ناک آؤٹ 1 (ہوم) بمقابلہ ایف سی گوا کا فاتح

3 اپریل: سیمی فائنل 2 (پہلا مرحلہ) - ناک آؤٹ 2 کا فاتح (ہوم) بمقابلہ موہن بگان ایس جی

6 اپریل: سیمی فائنل 1 (دوسرا مرحلہ) - ایف سی گوا (ہوم) بمقابلہ ناک آؤٹ 1 کا فاتح

7 اپریل: سیمی فائنل 2 (دوسرا مرحلہ) - موہن بگان ایس جی (ہوم) بمقابلہ ناک آؤٹ 2 کا فاتح

12 اپریل: فائنل [؟] سیمی فائنل 1 کا فاتح بمقابلہ سیمی فائنل 2 کا فاتح۔

ایمان خلیف: روٹی اور کچرا بیچنے والی باکسر جن کا اولمپکس میں متنازع سفر طلائی تمغے پر ختم ہوا

ایمان خلیف: روٹی اور کچرا بیچنے والی باکسر جن کا اولمپکس میں متنازع سفر طلائی تمغے پر ختم ہوا

الجزائر کی باکسر ایمان خلیف نے پیرس اولمپکس میں خواتین کے باکسنگ مقابلوں کے فائنل میں چین کی باکسر یو یانگ کو شکست دے کر طلائی تمغہ جیت لیا ہے۔ انھوں نے یہ میڈل ایک ایسے وقت میں جیتا ہے جب اولمپکس کے آغاز پر ہی ان 'اہلیت' یا جنس کے بارے میں شروع سے ہی سوال اٹھنے شروع ہو گئے تھے اور ایک برس قبل انھیں ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ سے مبینہ طور 'صنفی اہلیت کا ٹیسٹ' پاس نہ کر پانے کے باعث نااہل قرار دیا گیا تھا۔ چینی باکسر یو یانگ کو شکست دینے سے پہلے ہی وہ رنگ میں خوشی سے جھوم رہی تھیں اور جیسے بیل بجی تو دونوں باکسرز نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ انھوں نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ میرا خواب ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ یہ لمحہ بہترین ہے۔ آٹھ سال محنت کی، بالکل نہیں سوئی۔ میں الجیریا میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اپنی پرفارمنس کے لیے بہت خوش ہوں۔ میں ایک مضبوط خاتون ہوں۔'

الجزائر کی 25 سالہ باکسر ایمان خلیف کی پیرس اولمپکس میں 'اہلیت' پر سوالات اٹھائے جاتے رہے ہیں اور ان کی صنف کو لے کر سوشل میڈیا پر صارفین میں بحث چھڑی رہی ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ وہ ٹرانس یعنی خواجہ سرا ہیں تو کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ مرد کے بھیس میں باکسنگ کر رہی ہیں۔ بی بی سی نے ایمان خلیف کے خاندان سے خصوصی گفتگو کی جنھوں نے بتایا کہ 'ایمان پیدائش سے لڑکی ہیں اور انھوں نے اپنی زندگی بھی ایک لڑکی کی طرح ہی گزار رہی ہیں۔'

آیئے آپ کو الجزائر کی پہلی باکسنگ گولڈ میڈلسٹ کے بارے میں بتاتے ہیں۔

سنہ 1990 کی دہائی کے آخر میں الجزائر کی شمال مغربی ریاست تیارت میں ایک عام گھرانے میں ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام ایمان رکھا گیا۔ ایمان چھ بہنوں اور ایک بھائی میں سب سے بڑی ہیں۔ ان کا بچپن تیارت کے ایک دور افتادہ گاؤں میں گزرا جہاں اینٹوں سے بنے گھر تھے۔ اس علاقے میں بچوں کی تفریح کے لیے کوئی مواقع نہیں تھے، بس کشادہ گلیاں اور میدان تھے جن میں صرف لڑکے ہی کھیلا کودا کرتے تھے۔ یہاں لڑکیوں کا گھر سے باہر نکلنا معیوب یعنی نامناسب سمجھا جاتا تھا۔ تاہم ایمان کو فٹ بال کھیلنا بہت پسند تھا۔ وہ گلی میں لڑکوں کے ساتھ خوب فٹ بال کھیلتی تھیں۔ جن لڑکوں کے ساتھ ایمان فٹ بال کھیلتی تھیں، وہ ان کی حفاظت کرتے تھے اور ایسے لوگوں سے لڑ پڑا کرتے تھے جنھیں ایمان کا لڑکوں کے ساتھ کھیلنا ناگوار تھا یا وہ اس بارے میں اُنھیں کچھ کہتے تھے۔

چونکہ ایمان کا بچپن میں ہی ایسے لڑاکا لوگوں سے پالا پڑا جس کے باعث ان میں چھپا باکسنگ کا ٹیلنٹ سامنے آیا۔ ایمان اپنی جسمانی صلاحیتوں کی وجہ سے مشہور تھیں جس کی وجہ سے انھیں اپنے باقی ساتھیوں پر برتری حاصل تھی۔ ان کی پرورش ایک سخت ماحول میں ہوئی تاہم ان کی صلاحیتوں نے انھیں گھر تک محدود نہیں رکھا۔ ایک مرتبہ ایمان گلی میں کھیل رہی تھیں تو ایک بچے نے انھیں دیکھ کر اپنے کوچ سے ان کا ذکر کیا۔ اس نے کوچ کو بتایا کہ ایک لڑکی ان کے ساتھ فٹ بال کھیلتی ہے جس کی شخصیت بہت مختلف ہے اور جسمانی ساخت بھی باقی لڑکیوں کے مقابلے میں مضبوط ہے۔

یہ جاننے کے بعد کوچ نے ایمان اور ان کے والدین سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

'ٹریننگ کرنے کے لیے گلی میں روٹی بیچنی پڑی'

تاہم ایمان ایک ایسے گاؤں میں رہتی تھیں جہاں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں تھی۔ لمبا سفر کرنے کے لیے لوگوں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور ان مسائل کے علاوہ وہاں خواتین پر پابندیاں تھیں اور وہ اکیلے سفر نہیں کر سکتی تھیں۔ جب ان مقامی کوچز نے ایمان کے والد سے بات کی کہ ایمان کو 10 کلومیٹر دور واقع ٹریننگ سینٹر بھیجا جائے تو ایمان کے والد کو معاشرتی رویوں کے خوف کے باعث منانا کافی مشکل تھا۔ تاہم کوچ کے اصرار پر ان کے والد نے ایمان کو تربیتی سینٹر بھیجنے کی حامی بھر لی۔ تاہم ٹریننگ سینٹر جانے کے لیے ایمان کے پاس کرائے کے پیسے نہیں ہوتے تھے اور کرائے کے پیسے جمع کرنے کے لیے وہ اور ان کی والدہ گلیوں میں روٹی اور کوسکوس (گندم کی ایک قسم) فروخت کرنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔ تاہم جب ایمان ٹریننگ سینٹر سے روزانہ الگ الگ گاڑیوں میں واپس لوٹتی تھیں تو گاؤں والوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں۔ ان دنوں ایمان کے والد بھیڑ بکریاں چراتے تھے اور گھنٹوں گھر سے باہر رہتے تھے۔ جب انھیں ایمان کے بارے میں لوگوں کی قیاس آرائیوں کا علم ہوا تو انھوں نے ایمان کے سفر کرنے پر اعتراض کیا اور ان سے کہا کہ وہ اب مزید ٹریننگ سینٹر جانا اور کھیل میں حصہ لینا چھوڑ دیں۔

ایمان کے حوصلے پست پڑنے لگے اور انھوں نے کھیل سے دوری اختیار کرنے کا سوچا۔ تاہم ان کی پھوپھی نے اپنے بھائی کو ایمان کی ذمہ داری لینے کی پیش کش کی۔ ایمان کے پھوپھا بھی ان کے والد کے کزن تھے اور ان کے بچے ایمان کے کزن۔ ایمان کو بچپن سے ہی اپنی پھوپھی کے گھر جانا پسند تھا کیونکہ ان کی گھر کے مالی حالات کے باعث ان کے پاس اپنے کھلونے نہیں ہوتے تھے اور وہ اپنی پھوپھی کے گھر اس لیے جاتی تھی تا کہ ان کے بچوں کے کھلونوں سے کھیل سکیں۔

ایمان کے پھوپھا راشد نے بتایا کہ 'ہم نے ایمان کے معاملے میں مداخلت کی اور انھیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے کیونکہ ٹریننگ سینٹر ہمارے گھر سے بہت نزدیک تھا۔' وہ کہتے ہیں کہ 'ایمان کا خیال رکھا کہ ان کی غذا کھیل کے مطابق ہو اور انھیں گھر کے فرد کی طرح سمجھا۔ ان کے والد نے اسی لیے انھیں ہمارے ساتھ رہنے کی اجازت دی تھی کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ ایمان ہماری بیٹی جیسی ہے۔ وہ بے فکر ہو جائیں۔'

جب ایمان اپنی پھوپھی کے گھر رہنے گئیں تو ان کے پاس ایک دینار بھی نہ تھا۔ اپنا خرچہ اٹھانے کے لیے وہ تانبے کا 'سکریپ' یعنی کچرا بیچتی تھیں۔ تاہم ان کے اردگرد لوگوں نے ان کا بہت ساتھ دیا۔ ایمان کے پھوپھا اور ان کے کزنز انھیں تربیتی سینٹر لے کر جاتے تھے۔ محلے والے بھی ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

وہ سال جس میں ان کی قسمت بدلی

ایمان نے تین سال لگ کر ٹریننگ کی۔ وقت کے ساتھ ان میں خود اعتمادی آتی گئی اور انھوں نے الجزائر کی قومی ٹیم میں شمولیت حاصل کی۔ انھوں نے 19 سال کی عمر میں 2018 میں 'ویمنز ورلڈ چیمپئن شپ' میں حصہ لیا جس میں وہ پہلے راؤنڈ میں باہر ہو گئی تھیں۔ تاہم انھوں نے 17 ویں پوزیشن حاصل کی تھی۔ ایمان کے پھوپھا کہتے ہیں کہ 'سنہ 2019 میں حالات نے بدلنا شروع کیا۔ ایمان نے خوب کامیابی حاصل کی اور کئی اعزازت جیتے۔ انھوں نے اپنے لیے ہر وہ چیز خریدی جس کی انھیں ضرورت تھی۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ ہمارے خرچے اٹھانے لگی اور ہمارا خوب خیال رکھا۔ انھوں نے ہسپتالوں کے دورے کرنا شروع کیے اور بوڑھے لوگوں اور مریضوں سے ملاقات کی۔ انھوں نے اپنے علاقے کے لوگوں کی خوب مدد کی۔' ایمان کے گاؤں میں ان کے لڑکوں کے ساتھ کھیلنا کافی متنازع تھا لیکن ایمان کو اس کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔ پھر انھوں نے گاڑی اور موٹر سائکل چلانے کے لیے لائسنس بھی حاصل کر لیا۔ انھیں گھڑ سواری کا بھی شوق تھا۔ لوگوں کی باتوں کی پروانہ کرتے ہوئے انھوں نے اپنے شوق خوب پورے کیے۔

ایمان کے پھوپھا بتاتے ہیں کہ 'حال ہی میں جو ایمان نے باتیں سنیں اور لوگوں نے جس طرح ان پر طنز کیا، انھیں اور ہمیں اس کی توقع تھی۔ سنہ 2023 میں ہم نے ساتھ مل کر اس کا تجربہ کیا تاہم الجزائر کی ریاست ہمارے ساتھ کھڑی ہوئی اور ہمارا دفاع کیا۔ ہم لوگوں کی باتوں کو ہنس کر ہوا میں اڑا دیتے ہیں اور کسی کی بات پر توجہ نہیں دیتے کیونکہ جو لوگ ان کے قریب ہیں وہ ان کی بہت حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ایمان ہار مان جانے میں یقین نہیں رکھتیں۔'

انھوں نے کہا کہ 'ایمان لڑکی پیدا ہوئی تھیں اور انھوں نے اپنی پوری زندگی ایک لڑکی کی طرح گزاری ہے۔ میرے بچے انھیں ٹریننگ سینٹر لے کر جاتے تھے تا کہ ان کی حفاظت کی جا سکے اور انھیں کوئی کچھ بُرا بھلا نہ کہے۔' ایمان خلیف کی زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے لیکن وہ گھبرائی نہیں۔ آج ایمان خلیف اپنے ملک میں بچوں کے حقوق پر کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے کی قومی سفیر ہیں۔

دارالحکومت الجزائر میں عالمی تنظیم کے دفتر میں ایک انٹرویو کے دوران انھوں نے کہا کہ ملک میں لڑکیوں کے لیے کھیل کے مواقع بہت کم ہیں، خاص طور پر چھوٹے گاؤں اور دور افتادہ علاقوں میں جہاں لڑکیوں کو صحت کے مسائل کا بھی سامنا ہے۔ ایمان خلیف کی زندگی کی کہانی ایک فلم کی جیسی ہے، ان کے والد کا معاشرے کے خوف اور دباؤ کی وجہ سے انھیں ٹریننگ کرنے سے روکنا، ان کا اپنی پھوپھی کے گھر منتقل ہونے سے باکسنگ کی دنیا میں ان کے عروج تک، ورلڈ چیمپئن شپ کے فائنل سے لے کر انھیں مقابلے سے باہر کر دینے تک اور بالآخر سینے پر تمغہ سجانے تک سب ایک خواب سا لگتا ہے، جسے ایمان نے اپنی مسلسل جدوجہد اور محنت سے تعبیر دی۔ ایمان خلیف کے پیرس اولمپکس میں باکسنگ میڈل کے لیے ملک کو دہائیوں سے انتظار تھا۔ انھیں 'تیارت کی بیٹی' کہا جانے لگا ہے کیونکہ انھوں نے کئی مشکلات اور مسائل کا سامنا کیا اور لڑکیوں کو پیغام دیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں پر کبھی شک نہ کریں اور خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھتی رہیں، کامیابی ضرور اُن کے قدم چومے گی۔

☆☆☆☆

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Sunday, 16th March, 2025
روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
اتوار، ۱۶/ مارچ ۲۰۲۵ء

SPORTS کھیل کی دنیا

پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان ٹی 20 سیریز کا آغاز آج سے

کرائسٹ چرچ، 15 مارچ (یو این آئی) چیمپئنز ٹرافی 2025 میں مایوس کن کارکردگی کے بعد پاکستان اب پانچ ٹی ٹوئنٹی اور تین ون ڈے میچوں کی سیریز کے لیے نیوزی لینڈ کا دورہ کررہا ہے۔ اگلے سال ہونے والے ٹی 20 ورلڈ کپ اور اس سال کے آخر میں ہونے والے ایشیا کپ کے پیش نظر، پاکستان نے ایک نوجوان ٹی 20 سکواڈ کا انتخاب کیا ہے جس کی قیادت نومنتخب کپتان سلمان علی آغا کررہے ہیں۔ پاکستان انجری کے باعث صائم ایوب اور فخر زمان کے بغیر کھیلے گا۔ اسکواڈ میں تین ان کیپڈ کھلاڑی عبدالصمد، حسن نواز اور محمد علی شامل ہیں جنہوں نے حال ہی میں ڈومیسٹک ٹورنامنٹس میں شاندار کارکردگی کی بنیاد پر قومی ٹیم میں جگہ بنائی ہے۔

سیریز سے قبل ٹیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے آغا نے کہا کہ ہماری ٹیم میں کچھ نوجوان کھلاڑی ہیں اور یہ ان کے لیے ڈومیسٹک کرکٹ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد بین الاقوامی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کا موقع ہے۔ آئی سی سی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آغا، جنہوں نے بطور کپتان اپنی پہلی سیریز میں زمبابوے کے خلاف سیریز 1-2 سے جیتنے میں پاکستان کی قیادت کی، نے نیوزی لینڈ کے دورے سے قبل اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'ٹیم کی تیاریاں اچھی جارہی ہیں اور ہم نیوزی لینڈ میں بہتر نتائج دینے کی کوشش کریں گے'۔ دونوں ٹیموں کے درمیان اب تک کھیلے گئے 44 ٹی ٹوئنٹی میچز میں 23 میچز پاکستان کے حق میں گئے ہیں جب کہ نیوزی لینڈ نے 19 میچز جیتے ہیں۔ آخری بار دونوں ٹیمیں 2024 میں ٹی ٹوئنٹی سیریز میں آمنے سامنے ہوئی تھیں، یہ سیریز 2-2 سے برابری پر ختم ہوئی تھی۔

پاکستان: سلمان علی آغا (کپتان)، شاداب خان، عبدالصمد، ابرار احمد، حارث رؤف، حسن نواز، جہانداد خان، خوشدل شاہ، محمد عباس آفریدی، محمد علی، محمد حارث، محمد عرفان خان، عمیر بن یوسف، شاہین شاہ آفریدی، سفیان مقیم اور عثمان خان۔

ون ڈے سکواڈ: محمد رضوان (کپتان)، سلمان علی آغا، عبداللہ شفیق، ابرار احمد، عاکف جاوید، بابر اعظم، فہیم اشرف، امام الحق، خوشدل شاہ، محمد علی، محمد وسیم جونیئر، عرفان نیازی، نسیم شاہ، سفیان مقیم، طیب طاہر۔

نیمار ورلڈ کپ کوالیفائر کیلئے ان فٹ

ریوڈی جنیرو، 15 مارچ (یو این آئی) گھٹنے کی انجری سے صحت یاب ہونے والے برازیل کے اسٹار کھلاڑی نیمار کولمبیا اور ارجنٹینا کے خلاف ورلڈ کپ فٹبال کوالیفائر میں نہیں کھیل پائیں گے۔ برازیلین فٹ بال فیڈریشن (سی بی ایف) نے جمعہ کو ایک بیان میں یہ معلومات شیئر کیں۔ کوچ ڈوریوال جونیئر نے کہا کہ نیمار، گول کیپر ایڈرسن اور ڈیفینڈر ڈینیلو کولمبیا اور ارجنٹائن کے خلاف میچوں کے لیے فٹ نہیں ہیں۔ ریال میڈرڈ کے اسٹرائیکر اینڈریک کو نیمار کی جگہ برازیل کی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نیمار نے اپنا آخری میچ 2 مارچ کو کھیلا تھا لیکن بائیں ران میں درد کی وجہ سے انہیں میچ درمیان میں ہی چھوڑنا پڑا تھا۔

ڈیپے کی اسپین کے خلاف میچ کے لیے نیدرلینڈز کی ٹیم میں واپسی

دی ہیگ، 15 مارچ (یو این آئی) نیدرلینڈ کے کوچ رونالڈ کومین نے جمعہ کو کہا کہ 20 اور 23 مارچ کو اسپین کے خلاف ہونے والے نیشنز لیگ کوارٹر فائنل کے لیے کورتھیز کے اسٹرائیکر میمفس ڈیپے کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ 31 سالہ ڈیپے کی آٹھ ماہ بعد ٹیم میں واپسی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال 10 جولائی کو، انہوں نے اپنے ملک کے لیے اپنا آخری میچ انگلینڈ کے خلاف یورو 2024 کے سیمی فائنل میں کھیلا تھا۔ انہیں گزشتہ سال ستمبر میں برازیلین کلب کورتھیز میں ٹرانسفر ہونے کے بعد اسکواڈ میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ڈیپے نے اب تک نیدرلینڈز کے لیے 98 کیپس حاصل کی ہیں۔

رمضان کریم
15
ختم سحری 4:23
وقت افطار 5:51
رمضان میں افطار اور سحری میں لذت والا کیک استعمال کریں
باپوجی کیک
ہر جگہ دستیاب ہے
باپوجی کیک کھاتے وقت (R) نشان مارکہ کے علاوہ نیو ہوڑہ بیکری باپوجی پرائیویٹ لمیٹیڈ مارکہ ضرور دیکھ کر خریدیں۔

کولکاتا ٹور اینڈ ٹراویلس
ماہِ صیام کی مبارک باد قبول فرمائیں
اور رمضان المبارک کے موقع پر عمرہ کی سعادت حاصل کریں
حج پیکج
زیارت پیکج
عمرہ پیکج
OUR SERVICES
HAJ PACKAGE, UMRAH PACKAGE,
ZIYARAT PACKAGE
INTERNATIONAL & DOMESTIC PACKAGE
TICKET, VISA, FOREX, CAR RENTAL,
MANPOWER CONSULTANT
KOLKATA TOURS & TRAVELS (I) PVT. LTD.
Recognised by Ministry of Minority Affairs (Hajj) Govt. of India
MOB: 9830146833 | 9330689678 | 7896414910 | 033-22836018
NORTH EAST BRANCH OFFICE : H. No.33, Elora Upa Path, Hatigoan
Beltola, Sanjogi Path (Abdul Hamid Residence, Guwahati, Assam (Pin - 781038)
HEAD OFFICE : 209, AJ.C. BOSE ROAD, KARNANI ESTATE
1st, Floor Office No.6, Kolkata-700 017
E-mail:ktt_in@hotmail.com | kttguw@gmail.com • Website : www.kolkatatours.net

Sharbat ka Shahenshah
Ganesh
راج کریگا سواد دلوں پر
Ramadan Kareem
SYRUP
KESARIA BADAM | SHAHI GULAB
MANGO PANNA | KESAR ELAICHI
ZERO ADDED SUGAR
Thandai | Badam | Rose
POWDER
KESARIA BADAM | MANGO PANNA | ROSE
MOCKTAIL
MOJITO MINT | WATERMELON | GREEN MINT
GRENADINE
FRUIT CRUSH
MANGO | STRAWBERRY | PINEAPPLE
ORANGE | LITCHI | KIWI | DRY FRUIT
Syrup | Fruit Crush | Squash | Mocktail | Zero Added Sugar Sharbat | Jam | Pickle
HELPLINE NO. : (033) 2268 9742
Email : ganeshproducts1@gmail.com | Shop online at : www.ganeshproducts.com
Exclusive Showroom:- M/s. Ganesh Products, 88 Burtolla Street
Ph: 9830251700 / 9836919742 / 9830223723

قادری دواخانہ کی کامیاب ترین یونانی دوائیں
GETHIA KE DARD MEIN ?
گٹھیا کے درد میں؟
ZAFRANI TEL
زعفرانی تیل
کسی بھی قسم کے درد چوٹ موچ۔ گٹھیا۔ جلنے کٹنے اور بچوں کے مالش میں بہت ہی مفید ہے۔
GASTRIC KE DARD MEIN ?
QADRI QABZTROZIN
قادری قبض ٹروجن
بدہضمی، بھوک کی کمی، درد جگر، قبض، سینے کی جلن اور پیٹ کے امراض میں بہت ہی مفید ہے
AAM KAMZORI MEIN
PUSHTAK CHURNA
پشٹک چورن
جریان، کثرت احتلام، سرعت انزال، ضعف باہ اور جملہ امراض مردانہ میں بہت مفید ہے
HABB-E-SURANJAN KHURD-O-KALAN
حبِ سرنجان خرد۔و۔کلاں
Joint Pain, Sciatic Pain,
Rheumetic Pain, Back Pain
جوڑو کے درد میں کافی مفید ہے
سبھی یونانی اور ایورویدک دکانوں میں دستیاب ہے
An ISO 9001 : 2015 Certified Company
LARGEST UNANI GMP CERTIFIED COMPANY
Qadri Dawakhana
Head Office : B-35/1 Iron Gate Road, Kol- 24 Ph.: 033-2469 3173
Retail Counter: B-18, Garden Reach Road, Kolkata - 700 024
BranchOffice : 1, B. N. Sarkar Sarani, (Chowringee Square),
Near Tipu Sultan Masjid, Kolkata - 700 072
Ph. : 033 40655155
www.qadridawakhana.com / E-mail. qadridawakhana80@yahoo.co.in
SHAFA DAWAKHANA, 117, Colin Street, Kolkata - 700016

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804